جمادي الثاني، رجب 1437ھ اپریل 2016

القدس کی آزادی

ہماری گردنوں پر قرض ہے

حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ شام کے گورنروں میں سے ایک گورنر تھے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں لشکروں کا امیر بنایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے ہم لوگوں میں بیان فرمایا، جس میں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تمہیں عطا فرمائی ہیں انہیں یاد رکھو۔ اگر تم غور سے دیکھو تو تمہیں بھی وہ سیاہ، سرخ، سبز اور سفید رنگ برنگی نعمتیں نظر آجائیں گی جو مجھے نظر آرہی ہیں اور گھروں میں بھی کتنی نعمتیں ہیں اور جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے، جنت کے اور جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور حوروں کو سجایا جاتا ہے اور وہ زمین کی طرف جھانکتی ہیں (اور جب میدان جنگ میں مسلمان صفیں بناتے ہیں تو اس وقت بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے) اور جب مسلمان جنگ کی طرف متوجہ ہو کر آگے بڑھتا ہے تو وہ حوریں کہتی ہیں کہ اے اللہ! اس کو جما دے۔ اے اللہ! اس کی مدد فرما اور جب کوئی پشت پھر کر میدان سے بھاگتا ہے تو وہ حوریں اس سے پردہ کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ لہٰذا تم دشمن کے چہروں پر پورے زور حملہ کرو۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں جب کوئی آگے بڑھتے ہوئے زخمی ہو کر گرتا ہے تو خون کے پہلے قطرے کے گرتے ہی اس کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے خزاں میں درختوں کے پتے گرتے ہیں اور موٹی آنکھوں والی دو حوریں اتر کر اس کے پاس آتی ہیں اور اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کرتی ہیں۔ وہ ان دونوں سے کہتا ہے، میں تم دونوں کے لیے ہوں۔ وہ کہتی ہیں نہیں ہم دونوں آپ کے لیے ہیں اور ایسے ایسے سو جوڑے پہنائے جاتے ہیں کہ اگر انہیں اکٹھا کر کے میری ان دو انگلیوں (درمیانی اور شہادت کی انگلیوں) کے درمیان رکھا جائے تو وہ باریکی اور لطافت کی وجہ سے سارے ان کے درمیان آجائیں گے اور بنی آدمؑ کے ہاتھوں کے بنے نہیں ہیں بلکہ جنت کے کپڑوں میں سے ہیں۔ تم لوگوں کے نام، نشانیاں، حلئے، تنہائی کی باتیں اور مجلسیں سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس لکھی ہوئی ہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو کسی سے کہا جائے گا اے فلانے! یہ تیرا نور ہے اور کسی سے کہا جائے گا اے فلانے! تیرے لیے کوئی نور نہیں ہے اور جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے ایسے ہی جہنم کا بھی ساحل ہے، وہاں کیڑے مکوڑے، حشرات الارض اور کھجور کے درخت جتنے لمبے سانپ اور خچر کے برابر بچھو ہیں۔ جب جہنم والے اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ ہمارا جہنم کا عذاب ہلکا کر دیا جائے تو ان سے کہا جائے کہ جہنم سے نکل کر ساحل پر چلے جاؤ، وہ نکل کر وہاں آئیں گے تو کیڑے مکوڑے حشرات الارض ان کے ہونٹوں، چہروں اور دوسرے اعضا کو پکڑ لیں گے اور انہیں نوچ کھائیں گے تو اب یہ فریاد کرنے لگیں گے کہ ہمیں ان سے چھڑایا جائے اور جہنم میں واپس جانے دیا جائے اور جہنم والوں پر خارج کا عذاب بھی مسلط کیا جائے گا اور جہنمی اتنا کھجائے گا کہ اس کی ہڈی ننگی ہو جائے گی۔ فرشتہ کہے گا اے فلانے! کیا تجھے اس خارش سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا ہاں! فرشتہ کہے گا تو جو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا یہ اس کا بدلہ ہے"۔

(اخرجہ الحاکم: ج3، ص494)

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۳

جمادی الثانی/رجب ۱۴۳۷ھ مارچ 2016ء

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''مجاہد کی ایذا رسانی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی ایذا کی وجہ سے ایسے ہی غضب ناک ہوتے ہیں جیسے اپنے رسولوں کی ایذا رسانی کی وجہ سے غضب ناک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کی دعا انبیائے کرام کی طرح قبول فرماتا ہے''۔ (ابن عساکر)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ہم کو نہ ہو گوارا اسلام کی تباہی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (بخاری و مسلم) ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہو گا! شریعت مطہرہ میں ظلم کی ہر شکل اور ہر صورت کی نفی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظالم کے لیے ڈھیل اور امہال کا قانون تو رکھا ہے لیکن اُس کے اعمال کا انجام کار لازمی طور پر دنیا و آخرت کی رسوائی اور ذلت ہی ہوتی ہے۔ دین نے ظلم کی جڑ کاٹنے ہی کے لیے جہاد کو فرض کیا ہے... آج امت مسلمہ ہر خطے اور ہر علاقے میں "اپنوں" اور پرائیوں کے جور و تعدی کا شکار ہے۔ کفارِ عالم 'مسلمان سرزمینوں پر چڑھ دوڑے اور اُنہیں روندتے ہوئے اہل ایمان کی جانوں، اموال اور عزتوں کی پامالی کو اپنا معمول بنا لیا... کفار کے ان مظالم کے لیے مدد و تعاون فراہم کرنے اور اُن کی صفوں کو مضبوط کرنے کے لیے "کلمہ گو" حواری بھی مسلمانوں کی عزت و ناموس، جان و مال اور دین و ایمان کے درپے ہو گئے... ایسے میں امت مسلمہ 'جو چہار اطراف سے سفاکوں اور ظالموں میں گھری ہوئی تھی' اُس کی امید و نجات کا واحد مرکز و محور مجاہدین اسلام تھے! مجاہدین کے سامنے کفر کی (ظاہری) مضبوطی، اُس کی ٹیکنالوجی اور جنگی برتری کے تمام لوازمات، اُس کی رعونت اور تکبر اور اُس کی غالب تہذیب کی حشر سامانیاں بھی تھیں، ساتھ ہی اُن کی نظریں امت کی ناگفتہ بہ حالت کو بھی دیکھ رہی تھیں، اپنی تہی دامنی اور وسائل کی قلت پر سامنے تھی، لیکن قلت تعداد اور کمیابی وسائل کو خاطر میں لانے کی بجائے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و توکل کرتے ہوئے اور اُسی کی نصرت و فضل کے یقین پر اُس کے احکامات کی بجاآوری اور فرض عین کی پکار پر لبیک کہا...

اپنے دین و ایمان کی حفاظت، اللہ رب العزت کی شریعت اور اہل ایمان کی جان، مال، عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے ہنستے بستے گھروں کو چھوڑنے، "روشن مستقبل" کی آرزوؤں سے دست برداری اختیار کرنے، اپنے پیاروں کی جدائیوں کو بخوشی قبول کرنے اور اپنی عزیز سے عزیز متاع اس راستے میں کھپا دینے والے ہی اس امت کے حقیقی خیر خواہ، اس کے اصل رہ نما اور اس کی امیدوں کا مرکز ہیں۔ یہ اس امت کے غم میں ہلکان ہوتے ہیں، اس کے درد میں تڑپتے ہیں، اس کے دکھ اور تکالیف اپنے دلوں میں محسوس ہی نہیں کرتے بلکہ اس غم، درد، دکھ اور تکالیف کا سبب بننے والوں کو ہر گھات پر شکار کرنے اور اُن کو پے در پے ضربیں لگا کر اسلام دشمنی کا مزہ چکھانے اور امت پر ڈھائے گئے مظالم کا بدلہ لینے کی تاک میں رہتے ہیں! یہ اللہ تعالیٰ پر توکل ہی تھا جس نے منظر نامے کو بدلا اور کفر اور اُس کے حواری دنیا بھر میں عملی طور پر شکست اور ہزیمت کا سامنا کر رہے ہیں... سرغنہ کفر کا سارا کروفر، تمام اکڑفوں اور غرور 'خطۂ خراسان میں مجاہدین نے دفن کر دیا! دوسری جانب تحریکِ جہاد ارضِ خراسان سے نکل کر دنیا بھر میں پھیلتی چلی جا رہی ہے! یہ معمولی کامیابی نہیں ہے! چند لفظوں یا چند جملوں میں اس کا بیان تو ہو گیا لیکن کفر کو جتنی کاری ضربیں اس خطے میں لگی ہیں اور جس اضمحلال کا شکار ہو کر وہ یہاں سے نکلا ہے 'وہ بلاشبہ انسانی تاریخ کا ایک غیر معمولی واقعہ ہے! مجاہدین نے ایک محاذ پر کفر کو شکست فاش دی ہے اور اس کی برکت سے جہادی محاذ پھیلتے چلے جا رہے ہیں... لیکن یاد رہے کہ کفر کی نابودی اور نظام شریعت کے قیام و استحکام کے لیے ایک محاذ پر کفر کی شکست کافی نہیں! بلکہ ہر ہر محاذ پر اس کی کمر توڑنے کی ضرورت ہے... ! یہ جنگ بہت طویل ہے... ! اب جب کہ عالمی تحریک جہاد کرۂ ارضی کے مختلف خطوں میں پھل پھول رہی ہے اور امریکہ، نیٹو، روس، روافض و مرتدین، ان کے تمام نظام ہائے مملکت، ہر طرح کے وسائل کی حامل حکومتیں اور تمام تر ٹیکنالوجی اور اسلحہ کے انباروں سے لیس افواج 'مجاہدین اسلام کے ایمان و ایقان اور اخلاص و قربانیوں کے مقابلے میں ناکام ہوتے چلے جا رہے ہیں ایسے میں شیطان ملعون نے اپنے لشکروں اور اُن کے ائمہ کو عیاری و مکاری کے سبق پڑھائے ہیں... لہٰذا جو کام منظم افواج اور مضبوط نظاموں کے بس میں نہیں رہا (یعنی جہاد اور تحریک جہاد کو دبانا اور مٹانا) وہ اب چند شریر گروہوں، مفسد ٹولوں اور غلاۃ کے گروہوں کے ذریعے کروایا جا رہا ہے! اولیائے شیطان 'عرب سے عجم تک، افریقہ سے خراسان تک اور پاکستان سے شام تک اسی حکمت عملی کو اپنائے ہوئے ہیں...

ان شیطانی منصوبوں میں سے سب سے کارگر منصوبہ جہاد اور مجاہدین کو عامۃ المسلمین سے کاٹ دینے، اپنے مکر و فریب اور میڈیائی کرتبوں سے اہل ایمان کے محسنوں کو اُن کی نظروں میں دشمن بنانا اور امت کے خائنین اور اصل غداروں کو امت کے سروں پر مستقل مسلط کرنا ہے... اسی منصوبے کے تحت عراق میں جماعۃ القاعدۃ الجہاد اور دیگر جہادی مجموعات کے ہاتھوں بُری طرح شکست کھانے کے بعد "داعش" کی صورت میں 'جہادیوں' ہی کے روپ میں ایک گروہ کو عراق و شام میں مختلف حیلوں بہانوں اور انداز و اطوار سے پروان چڑھایا... اس کا مقصد عراق میں تحریک جہاد کی کامیابی کے ثمرات کو ضائع کرنا، کفر کی واضح شکست کے بھیانک نتائج کو روکنا، عامۃ المسلمین کو جہاد اور مجاہدین سے متنفر کرنا اور جہادی صفوں میں اختلافات، چپقلش، نااتفاقی، پھوٹ، نزع اور بگاڑ کے بیج بونا تھا... انتہائی افسوس اور تاسف کا مقام ہے کہ شکست خوردہ صلیبی کفر اپنے اس مکر میں کامیاب ہوا اور "داعش" نے 'نادان دوست' کا کردار ادا کرتے ہوئے عراق و شام میں غلو اور بے جا سختی کی بنیاد پر تکفیر بین

المسلمین کے نازک اور شرعی مسئلے کو عامیوں کے سپرد کر کے عام مسلمانوں کی تکفیر کی مہم شروع کی، فرضی اور وہمی خلافت کی بناپر مجاہدین کے مابین خصومت، مخالفت اور معاندت کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری کیا، خونِ مسلم کی حرمت بھی اس طرح پامال کی کہ شام و عراق میں عام مسلمانوں سے لے کر مجاہدین اور قیادت جہاد تک کو اپنی تلواروں پر رکھ لیا! یقیناً یہ کفر کی ایسی چال تھی کہ جس کی وجہ سے شام و عراق میں مجاہدین کی صفوں میں کمزوری آئی، روافض مضبوط سے مضبوط تر ہوئے، بشار قصائی (جو کہ تین سال پہلے تک بے دست و پا ہو چکا تھا) کو سنبھلنے کا موقع ملا اور جہاد کے مبارک ثمرات امت سے دور ہوتے چلے گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ داعش کی وحشیانہ سرگرمیوں کی وجہ سے عام مسلمان اُن سے بے زار اور متنفر ہونے لگے، کفر تو اس تاک میں تھا ہی اور اُسے اپنا مقصد حاصل ہونے کی امیدیں نظر آنے لگیں!

یہی طریقہ واردات کفر اور اُس کے حواریوں نے خراسان میں اور بعد ازاں پاکستان میں اختیار کیا...اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے خراسان میں امارت اسلامیہ کی قیادت نے اس فتنہ اور فساد کو پنپنے کا موقع نہیں دیا اور غلاۃ کے گروہوں کو بزور قوت ختم کیا، جس کی وجہ سے افغانستان کی حد تک یہ فتنہ ختم ہو گیا...لیکن پاکستان میں اس میں آبیاری مسلسل جاری ہے...طریقہ کار شام اور عراق والا ہی ہے! یعنی مسلمانوں کا خون بہانے میں بے رحمی کی آخری حد تک چلے جانا، "تکفیر کی تلوار" سے اہل ایمان کی اکثریت کو دائرہ اسلام سے 'نکال باہر کرنا'، اُنہیں محارب قرار دے کر کاٹ ڈالنے پر زور دینا اور مجاہدین کو عمومی طور پر مسلمان معاشرے میں تنہا کرنے میں ہی اپنی تمام صلاحیتیں کھپانا ہے۔

شہر لاہور کے تفریحی مقام گلشن پارک میں ہونے والا مسلمانوں کا ظالمانہ قتل عام، چارسدہ شہر میں واقع باچا خان یونی ورسٹی میں ہونے والے عملیات، مردان میں نادرا دفتر کے باہر ہونے والے بم دھماکے، واہگہ بارڈر پر ہونے والے بم حملے اور پشاور میں اے پی ایس جیسی کارروائیاں ایسے ہی غلاۃ اور جہاد کے 'دوست نما دشمنوں' کی کارروائیاں ہیں! امت کی راحت و سکون کے لیے زمانے بھر کے کفار اور اُن کے حواریوں کے چرکے سہنے والے مجاہدین اور اُن کی قیادت ان حملوں کے نتیجے میں دل گرفتگی کا شکار بھی ہوتی ہے اور غم واندوہ سے اپنے دلوں کو ویران بھی پاتی ہے...! واللہ! یہ ظالمانہ کارروائیاں اور ان کے نتیجے میں بہنے والا مسلمانوں کا خون ہمارے دلوں کو اُسی طرح زخمی کرتا ہے جس طرح جامعہ حفصہ میں پرویزی حیوانیت کا نشانہ بننے والی بہنوں، تعلیم القرآن میں روافض کی درندگی کا شکار ہونے والے نونہال حفاظ قرآن، ڈمہ ڈولا کے مدرسے میں امریکی ڈرون کی بمباری سے چیتھڑوں میں تقسیم ہو جانے والے معصوم و کم سن طلبہ اور امریکی و اتحادی جیٹ طیاروں کی بمباریوں کی نذر ہو جانے والے مجاہدین اور عام مسلمانوں کی حالت ہمارا سینہ چھلنی کیے دیتی ہے!

واللہ! یہ جہاد نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کارروائیوں میں ملوث عناصر مجاہدین کی حقیقی تصویر ہی پیش کر رہے ہیں! یہ تو سراسر ظلم ہے، جو کہ قیامت کے دن اندھیروں اور نامرادی کا باعث ہو گا! ہم ان غلاۃ سے بھی کہتے ہیں کہ یہ اور ان جیسی تمام کارروائیاں جہاد اور مجاہدین کے خلاف ایسا وار ہیں جو آج تک دشمن بھی نہیں کر سکا! یہ تمام کارروائیاں دشمن کے بازوؤں کو مضبوطی فراہم کرنے، دعوت کے راستے مسدود کرنے، معاشرے میں بسنے والے عام مسلمان کے دل کو جہاد اور جذبہ جہاد سے متنفر اور بددل کرنے ہی کا سبب نہیں بن رہیں بلکہ یہ فی الاصل اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بھی بن رہی ہیں!

ہمارا تو سب کچھ وہی ہے، وہی رب العزت جس نے ان کمزور اور بے وسیلہ مجاہدین کے ہاتھوں کفر کو ذلیل و رسوا کروایا...بے شک اس میں ان مجاہدین کا کوئی کمال نہیں، یہ صرف اور صرف اُس کا فضل ہے، فقط اُس کی رحمت ہے، محض اُس کی نصرت ہے اور سراسر اُس کا احسان ہے! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے! نہ صلاحیتیں اور قابلیتیں ہیں، نہ مال و دولت ہے، نہ وسائل اور ہتھیار ہیں، نہ ٹیکنالوجی اور جدید جنگی آلات ہیں ، نہ حربی سامان اور نہ ہی ذرائع ابلاغ کی طاقت! ہمارا تو ملجا و ماویٰ ہی وہ ذات ہے جس کے علاوہ کوئی لائق بندگی نہیں! اُس کے علاوہ ہمارا کون ہے بھلا؟! نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ(الترمذی وأبو داود) "اے اللہ! تو میرا بازو اور میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا اور حملہ کرتا ہوں اور لڑائی کرتا ہوں" ہی میں تو سب کچھ بیان کر دیا گیا کہ ہمارا بازو بھی وہی ہے اور مددگار بھی، اُسی کی مدد سے چلتے ہیں، حملہ کرتے اور جہاد کرتے ہیں...اور فرمایا: وبكَ أَدرَأُ في نُحُورِ الأعداءِ والجَبابِرَةِ "میں تیرے ہی زور پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں اور زور آوروں سے!" اُسی کے سہارے اور زور پر دنیا بھر کے زور آوروں کے مقابلے میں ہیں! وہ رحیم و قدیر رب ہی تو ہمارا سب کچھ ہے، ہمارا اول بھی وہی ہے، آخر بھی وہی، ہمارا حامی بھی وہی ہے، ناصر بھی وہی، ہمیں تھامنے والا بھی وہی ہے اور سہارا دینے اور چلانے والا بھی وہی...پھر اگر وہ پیارا رب ان غیر شرعی افعال اور مسلمانوں کے ناحق بہتے خون کے سبب ہم سے خفا ہو گیا تو ہماری اور کون سی جائے پناہ ہے؟ اگر ظلم پر مبنی ایسی کارروائیوں کی وجہ سے اُس کی برکت اٹھ گئی

تو پھر کون ہمار ا پرسان حال ہو گا؟ اگر شریعت کی صریح مخالفت والے ان اعمال کی بنا پر اُس کی نصرت ہم سے منہ موڑ گئی تو پھر کون ہے جو ہماری مدد و نصرت کو آئے گا؟ اگر جذبہ انتقام ٹھنڈا کرتے کرتے اُس مالک و پروردگار سے کٹ گئے تو پھر کہاں پناہ ملے گی ؟!

لہٰذا اے مجاہدینِ کرام! لازم ہے کہ ایسی قبیح اور بے رحمانہ کارروائیوں سے کلی برات اور بے زاری کا اظہار کیا جائے اور کھل کر کیا جائے! ان کارروائیوں میں ملوث عناصر تحریک جہاد کو اس کے صریح دشمن سے زیادہ زِک پہنچانے کا سبب بن رہے ہیں! ہمارا صریح اور کھلا دشمن بظاہر ایسی کارروائیوں کے بعد عوام کی ہمدردیاں سمیٹنے کے لیے واویلا کرتا اور چیختا چلاتا ہے لیکن دلی طور پر ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ایسی ہر کارروائی ان کے لیے اطمینان اور طمانیت کا باعث بنتی ہے... ایسے ہر مجرمانہ دھماکے کے بعد یہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ٹسوے تو ضرور بہاتے ہیں لیکن ان کے دل خوشی سے اچھل رہے ہوتے ہیں کہ ان کے لیے اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے کہ عامۃ المسلمین ان کے جرائم، غداریوں اور خیانتوں کی بجائے ایسے عملیات میں ملوث سفہا اور بے وقوفوں ہی کو کوستے رہیں، نتیجتاً یہ مجرمین آرام و چین سے اس مفسد اور طاغوتی نظام کو سہارا دیے کھڑے رہیں! بلاشبہ ایسے دھماکے اور عملیات تحریک جہاد سے بھی دشمنی نبھانے کے مترادف ہیں اور شہدا کے مقدس خون سے بھی غداری اور بدعہدی کا باعث ہیں!

بفرضِ محال ایسی عملیات اور کارروائیوں سے یہ 'مجاہدین' فتح حاصل بھی کر لیں، اس نظام کو (اپنے دعووں کے مطابق) گرا بھی ڈالیں اور امریکی غلاموں کی رِٹ کی بجائے اپنی حکومت اور خلافت (بطرزِ بغدادی) بھی قائم کر لیں... تو بھی اس سے کیا ہو گا؟ امت کو اس سے کیا حاصل ہو گا؟ اُس کے دکھوں کا مداوا اور اُس کے زخموں کا مرہم کس قدر مہیا ہو گا؟ ان سوالوں کا جواب ہمیں 'داعش' کی "خلافت" کی صورت میں مل چکا ہے... جو اہل اسلام کے لیے رحمت کی بجائے مصیبت کا سبب بنی ہے! شام کے مسلمان جو بشار قصائی کی سربریت اور روافض کے ظلم کی چکیوں میں پستے پستے اس قدر مجبور ہو گئے کہ اُنہیں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنے پڑے، ایسے میں کہ اُن کے پڑوس میں "خلافت بغدادی" قائم و دائم تھی لیکن کسی ایک شامی مسلمان نے اس "خلافت" کو اپنے لیے جائے پناہ تصور کرنے کی بھی ہمت نہیں کی... یہ ترکی، لبنان، مصر، سوڈان، تیونس، جزیرۃ العرب، الجزائر اور یورپی ممالک میں سے کسی ایک کا انتخاب کرتے رہے، ان کے بچے، خواتین اور بزرگ سمندروں کی لہروں میں غرق ہوتے رہے، یہ مختلف ممالک کے مہاجر کیمپوں میں بدترین کسمپرسی کی زندگی گزارتے رہے، فن لینڈ ایسے برفیلے یورپی ممالک میں سردی سے ٹھٹھر کر جانیں گنواتے رہے... لیکن "خلافت بغدادی" کے قریب پھٹکنا ان کے لیے مشکل اور ایسے جان گسل مصائب کو سہہ جانا نسبتاً آسان ہے! اسی لیے امیر القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

> "حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم امت کے سامنے قول و فعل کے تضاد سے پاک ایک صالح نمونہ اور صاف ستھرا پیغام پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں چاہے ہم دس لوگ ہی کیوں نہ ہوں، یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم دسیوں ہزار ہوں لیکن امت ہم سے اور ہمارے اعمال سے متنفر ہو"۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہونے کی بنیادی وجوہات میں سے اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ امارت نے شریعت کی حدود کی پامالی کی کوئی صورت قبول نہیں کی۔ مجاہدین کے عام مسلمانوں کے ساتھ محبت و رافت اور شفقت بھرے سلوک نے ہی افغان مسلمانوں کے ذہنوں میں جہادی فکر کو مستحکم کیا ہے! آج ہر افغان نوجوان جو پندرہ سے سولہ سال کی عمر کو پہنچتا ہے اُس میں جذبہ جہاد بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے... کس نے ان لوگوں کے دلوں کے کواڑ کھول کر اُن میں جہاد اور مجاہدین کی محبت انڈیل دی ہے؟ بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت نے! لیکن اس رحمت کے اترنے کا سبب بنا مجاہدین کا دل کو موہ لینے والا کردار، محبت و پیار بھرا تعامل اور طور طریقے! آج امریکہ اور اُس کے تمام حواری افغانستان میں ذلت و رسوائی کے گھونٹ پی رہے ہیں تو یہ افغان مسلمانوں کی مسلسل قربانیوں، مجاہدین سے بے لوث محبت اور تحریک جہاد سے قلبی تعلق ہی کے نتیجے میں ہے! یہ کردار پاکستان سمیت دنیا کے ہر خطے میں موجود جہادی تحریک کے قائدین اور مجاہدین کو اپنانے اور اس سانچے میں خود کو ڈھالنے کی ضرورت ہے! تب ہی اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے دروازے بھی کھلیں گے!

دیکھیں! اس امت پر کفار اور اُن کے حواریوں کے توڑے جانے والے مظالم کس سے پوشیدہ ہیں؟ اس امت کی مظلومیت کے نوحے لکھنے کی آج کسی کو ضرورت نہیں کہ شرق سے غرب تک بے چارگی، بے بسی اور مظلومیت ہی کا راج ہے! صلیبی کفر، رافضی فتنہ اور حواریانِ صلیب کا بپا کردہ ظلم اپنے عروج پر ہے! ایسے میں امت کی امیدوں کا محور 'یہ مجاہدین ہی تو ہیں! اگر ان میں سے بھی کچھ عناصر ویسی ہی بہیمیت اور سفاکیت کو اختیار کریں گے جیسی کفار اور اُن کے حواری اپنائے ہوئے ہیں تو یہ امت

پھر کس کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھے گی؟ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب امت کی امیدوں اور مرادوں کو غارت مت کیجیے! جہاد کی مبارک تحریک کے صافی اور شفاف چہرے پر بدنمائی کے داغ کے طور پر مت ابھریئے!

یہ تسلیم کہ اس نظام نے اور اس کی محافظ فوج اور خفیہ اداروں نے سوات، مالاکنڈ، قبائل اور پورے پاکستان میں ظلم وجور کا جو بازار گرم کیا ہے اُس کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی حقیقی معنوں میں قلم کیا دل تک کانپ اٹھتا ہے... مجاہدین کے ساتھ خفیہ عقوبت خانوں اور ٹارچر سیلوں میں تشدد و تعذیب کے جو انسانیت سوز ہتھکنڈے آزمائے اور برتے جاتے ہیں وہ بھی ناقابل بیان ہیں! لیکن مجاہدین کی خواتین اور بچوں کے ساتھ جو کچھ خاکی وردی والے ظلم روا رکھتے ہیں اُس متعلق تو سوچتے ہوئے بھی چیخیں نکلتی ہیں! پاکستان بھر میں مجاہدین کی خواتین کو خفیہ ایجنسیوں کے درندے دن دیہاڑے گھروں سے اغوا کر کے لے جا رہے ہیں! اب تک تو ہم جامعہ حفصہ کی طالبات اور سوات ومالاکنڈ کی عزت مآب خواتین ہی کی دہائیاں دیتے تھے لیکن اب ان وحشیوں نے پورے پاکستان میں مجاہد گھرانوں کی خواتین کے ساتھ جو ذلت آمیز سلوک کرنے کا وطیرہ اپنایا ہے اس پر خون کھولتا بھی ہے اور جوش بھی مارتا ہے! عوامی مقامات پر ہونے والے دھماکوں اور فوجی خاندانوں کے بچوں کو نشانہ بنانے جیسی کارروائیوں سے نفرت وبے زاری جتنی ضروری ہے اُس سے کہیں زیادہ ضروری اُن عوامل کی نشان دہی اور سدباب ہے جن کی بنا پر اندھا دھند انتقام کا یہ سلسلہ چل نکلتا ہے! پاکستانی جرنیل اگر اس جنگ کو مردوں تک محدود رکھتے تو یہ جنگ کبھی بھی اُن کے گھروں، بچوں اور خواتین تک نہ پہنچتی! یہ اِنہی جرنیلوں کی بدبختی اور کرتوت ہیں کہ جنہوں نے منتقم مزاج گروہوں کو عام مسلمانوں پر چڑھ دوڑنے پر اکسایا اور ابھارا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود ہم ایسی کارروائیوں کو غیر شرعی ہی گردانتے ہیں اور دشمن کے ہر طرح کے غیر شرعی اعمال وافعال کے باوجود خود کو شریعت کے دائرے میں مقید رکھنے پر مجبور ہیں!

ان غیر شرعی افعال اور بم دھماکوں میں ملوث گروہوں کو بھی ہم یہی کہتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ اپنی تمام توانائیاں، اپنی ساری صلاحیتیں، تمام وسائل اور ہر قسم کی قوت 'شر کے منبع اور سرغنہ امریکہ، اس کے اتحادیوں، فوج، خفیہ اداروں، پولیس، حکومتی مراکز اور بیوروکریسی کو ٹارگٹ کرنے میں صرف کریں... عوام الناس اور عامۃ المسلمین کی گردنیں مارنے اور خون بہانے کی بجائے اصل مجرمین اور اُن کے آقاؤں کا تعاقب کریں، اُن پر گھات لگائیں، اُنہیں تاک تاک کر نشانہ بنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد بھی متوجہ ہو اور مسلمانوں کے دلوں کو بھی ٹھنڈک وفرحت نصیب ہو! ائمۃ الکفر کو ہدف بنانا ہی ہمارے رب کا حکم ہے!

ہم انفرادی زندگی میں بھی اور اجتماعی سطح پر بھی شریعت کے دائروں اور اُس کی متعین کردہ حدود کے پابند ہیں۔ جہاد کے میدانوں میں بھی اور دعوت کے مواقع پر بھی شرعی احکامات کی پابندی کو فرض سمجھتے ہیں! جہاں جہاں شریعت نے روک لگائی ہے ہمارے قدم وہاں ساکت ہوتے ہیں... کیونکہ ہم مجاہد بھی ہیں اور داعی بھی، ہم شریعت کے احکامات کے معاملے میں کسی مداہنت سے کام نہیں لیتے لیکن صدیوں سے مقہور ومجبور چلے آنے والے مسلمان معاشروں میں بسنے والوں کے اعذار کو تسلیم کر کے اُنہیں دعوت وتبلیغ اور محبت وتلقین کے ذریعے شرعی احکامات کی پاس داری کی جانب متوجہ کرتے ہیں! ہم نواقض اسلام کے مرتکب طبقہ مترفین کو امت کا دشمن سمجھتے ہیں لیکن کبائر کا اجتناب کرنے والوں کی تکفیر کرنے کے روادار نہیں، شریعت کے صریح دشمنوں کے لیے ہمارے ہاں کوئی رورعایت نہیں لیکن جہالت، کم علمی اور کج فہمی کی وجہ سے احکاماتِ شریعہ پر عمل نہ کرنے والے معاشرے کے عام مسلمان کو اپنے سے دور کر کے اُس کا گلا کاٹنے کی بجائے اُس کے سامنے نرم خوئی سے "اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" کا نمونہ پیش کرنے، مودت وپیار سے سمجھانے، شرعی احکام کی پابندی کا التزام کروانے اور اللہ کے دین کا صحیح فہم وادراک پیدا کرنے کی کاوشیں کرتے ہیں... بشروا ولا تنفروا کے نبوی قاعدے اور حکم کے مطابق انذار کے ساتھ تبشیر کا فرض بھی ادا کرتے ہیں۔ خراسان میں القاعدۃ الجہاد کے امیر، عالم ربانی اور فی زمانہ فقہ الجہاد میں کامل رسوخ کے حامل 'شہید شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

> " ہم اللہ عزوجل کی شریعت ہی کے پابند ہیں جس نے بغیر حق کے کسی نفس کے قتل کو حرام ٹھہرایا ہے، چاہے دشمنانِ دین کی نفرت ودشمنی حد سے بڑھ جائے اور چاہے ان کی جانب سے وحشت وسربریت کی انتہا ہو جائے مگر اس سب کے مقابلے میں اللہ عزوجل کا دین اس بات سے نہایت اعلیٰ وارفع ہے کہ ان دشمنوں کی رزیل حرکات کا جواب اس پست سطح پر اتر کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا وکرم کا حصول دیگر تمام مقاصد سے اعلیٰ اور معزز تر ہے۔ ہم پر اور ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی امت کو ان اندھیروں سے نجات دلائے اور اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ ایک مسلمان کا کام امت کو اس کا اصل مقام عزت وشرف واپس دلانا ہے نہ کہ افرادِ امت کا قتل، ان کی املاک کی تباہی اور ایسی تمام حرکات جو اس امت کی پریشان حالی اور کسمپرسی میں مزید اضافے کا باعث بنیں"۔

☆☆☆☆☆☆

خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ

سوشل میڈیا پر روافض اور منکرین حدیث کی دریدہ دہنیوں کی زد میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی مبارک ہستیاں بھی رہتی ہیں، اس ماحول میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشاق نے اُن کی سیرت کے پہلوؤں کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے، اُن کی پاکیزہ تعلیمات اور اُجلی حیات مبارکہ کے ادوار کو نمایاں کرنے کے غرض سے "ہفتہ مدح صحابہ" کے نام سے مہم شروع کی، اس مہم کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت کے مختلف گوشے نکھر کر سامنے آئے، صحابہ کرام کی عظمتوں کے تذکروں نے "ٹوٹے ہوئے تاروں" کو "گردوں" کے مقام کو پہچاننے کے مواقع فراہم کیے، انہی تذکروں میں سے ایک تذکرہ سیف اللہ المسلول سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ علیہ کی سیرت کا ہے، جسے ایک بھائی نے بہت ہی پر تاثیر انداز میں تحریر کیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اس تذکرے میں مجاہدین کے لیے بھی ایمان، شجاعت، ہمت، غیرت دینی، حمیت اور اطاعت کے بہت سے اسباق پنہاں ہیں

یہ تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی اس عاجز کا قلم اس شخصیت کی سیرت پر خامہ فرسائی کرے گا جس کا نام لکھنے سے قلم کے بھی بوسے لینے کو دل کرتا ہے...

ادب گاہِ محبت کا سب سے مشکل مقام وہ ہوتا ہے، جب قلم ایسی شخصیت کی مدح سرائی کرتا ہے کہ جن کی سیرت پر تحریر خود قلم کی تعظیم کا ذریعہ بنے...

یہ اثیم، واللہ ـــــ اپنے آپ کو اس سے عاجز اور تہی داماں سمجھتا ہے کہ محبت و یقین کے اس کعبہ و قبلہ کے بارے میں لکھے کہ جہاں آکر ساری انسانی عظمتیں سربسجدہ اور سارے الفاظ کوتاہ قد اور بونے پڑنے لگتے ہیں اور جہاں آکر جذبوں کی دنیا ایک ایسے آسمان کا دروازہ وا دیکھتی ہے، جس کے سامنے ہر جذبہ حقیر اور ہر خیال پر تقصیر لگتا ہے... حق تو یہ ہے کہ ہزار بار دھونے کے بعد بھی قلم اس قابل نہیں کہ خالد... سیف اللہ کی شان میں لکھے...

مگر امتثالِ امر اور کچھ "لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھوانے" کی حرص کہ چند الفاظ اس آسمان عظمت کے بارے میں اس وجہ سے بھی قلمبند کرنا چاہتا ہوں کہ خود قلم کی حرمت کا سامان اور ضامن بنے...

خالد ـــــ سیف اللہ کو جب بھی سوچا، جتنا بھی سوچا، اپنے تخیل سے اعلیٰ، سوچ سے اونچا پایا، اتنا اونچا کہ جہاں پر سوچ کے پر جلے اور تخیل کی بھی پرواز نہ ہو...

یہ درماندہ اس کی عظمتوں کا معترف کیوں نہ ہو کہ جس کی عقل کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقل تام کا خطاب دیا... خالد رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا، دعوت اسلام کی خاطر... اس کے الفاظ ہیں والعقل عقلك... کہ خالد عقل کی چوٹیوں پر فائز ہے... مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ خالد ابھی تک ایمان کیوں نہ لایا... اور جب وہ مکے کا بانکا، سجیلا... وہ گھبرو نوجوان خدمتِ اقدس میں آتا ہے، تو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جسے خود قرآن نے ثانی اثنین فرمایا... اولوالفضل فرمایا، وہ بھی اتنے خوشی سے پھولے نہیں سمارہے کہ اطلاع دینے والے کو قسم دے کر کہتے ہیں کہ یہ خبر دربارِ رسالت میں مجھے سنانے دو...

پھر واللہ ثم واللہ! میں نے اپنے تخیل کو بڑا دوڑایا، میں نے کتب سیرت سے پڑھ پڑھ کر اس وقت کا تصور کیا، دربار نبوی کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اس منظر کو تخیل کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کی کہ جب خالد ایمان لانے کے لیے آگے بڑھا ہوگا، اور وہ کہ جسے خداوند عالم نے علّمك ما لم تعلم کے خطاب سے اخبار غیبیہ کی لامتناہی حد سے مشرف فرمایا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھلملاتے چہرے کا تصور کیا، مسکراتے ہونٹوں کا تصور کیا، مسرت سے چمکتی آنکھوں کا تصور کیا... کہ جب وہ خالد کے چہرے پر گڑی ہوگی اور اپنے لائے دین کے اس داعی کبیر اور محافظ اعظم کو اپنے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے دیکھا ہوگا— جب خالد جرار کے ہاتھوں روم کو وحی کی آنکھ سے پٹتے اور ایران کو مٹتے دیکھا ہوگا، میں قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کی کیفیات اور خوشی کا تصور کرتا ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی خوشی مجھے "مسرت کے آنسو" رلانے لگتی ہے...

اور تب دربارِ رسالت سے وہ خبر نکلی، جو گویا آسمان کائنات پر ازلی تحریر بن کر مرتسم ہوگئی کہ آج مکہ نے اپنے جگر گوشے اسلام کی گود میں ڈال دیے...

پھر خالد ایک دن کے لیے بھی نہیں رکا... اس کا ہر ایک دن رفعت و عزت اور اسلام پر فداکاری سے معنون رہا...

اور تب حیاتِ نبوی میں ہی وہ وقت آیا کہ گویا خدا نے اپنی تلوار زمین پر اتار دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی... اور وہ خالد جو محض ایک جنگجو تھے، اب خداوندی تلوار بنے...

ان کا ایک ہی جذبہ، ایک ہی شوق تھا کہ اسلام عام ہو... اسلام کو عزت ملے... خالد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہر شوق اور جذبے کو اسلام پر لٹا دیا... اور زندگی کے حسین ترین ایام اسلام کی دربانی میں صرف کر دیے.... کبھی موتہ کے میدان میں ڈیڑھ لاکھ کے سامنے سینہ سپر ہو رہا، تو کبھی حنین میں زخموں سے گھائل ہو رہا..

پھر آسمانِ کائنات نے وہ وقت بھی دیکھا، جب خالد رضی اللہ عنہ نے دور صدیقی میں ایمان کے سب سے بڑے قذاق مسیلمہ کذاب اور اس کے دوسرے بھائی بند ــــ دعوی پیغمبری کے حاملین کا خاتمہ کیا... اور پھر عرب سے فارغ ہو کر اپنے سمند اقبال کو ایران و عراق کی طرف پھیر دیا... تب تاریخ نے وہ عجیب منظر دیکھا، جب عراق کی زرخیز وادیاں عرب کے شاہسواروں کے ٹاپوؤں سے لرز رہی تھیں... ہزاروں سال کی مجوسیت کو پناہ لینے کے لیے عراق میں ٹھکانہ نہیں مل رہا تھا... ملتِ بیضا روشن ہو رہی تھی... ظلمتوں کے اندھیرے چھٹ رہے تھے... آتش کدے ویران ہو رہے تھے... مساجد تعمیر اور آباد ہو رہی تھیں... ہدایت کا سورج طلوع ہو رہا تھا اور خالد سرپٹ اسلام کا جھنڈا بلند کیے عراق و ایران کو زیر نگیں کرتا جا رہا تھا....

پھر تاریخ نے ایک اور ورق پلٹا اور دربارِ خلافت کے محض ایک حکم پر خالد ایران کی فتح کو قدموں میں چھوڑ کر شام کی راہ لیتا ہے اور وہ تلوار جو کبھی مجوسیوں پر صاعقہ خداوندی بن کر گر رہی تھی، اب رومیوں کی شان و شوکت کو تاراج کر رہی تھی۔ شام کے اجنادین اور یرموک کے میدان خالد رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری کے وہ گواہ ہیں، کہ اگر ان کو زباں ملے، تو ان شاہسواروں کی عظمت گنوانے سے گنگ ہی رہ جائے...

خالد ــــــ وہ تھا کہ اللہ کے راستے کی چھاجوں برستی رات اسے نئی نویلی دلہن کے ساتھ شب باشی سے زیادہ محبوب تھی...امت کے سب سے بڑے ملہم اور سب سے بڑے فراست کے ماہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ــ جس کے سچے دل کی گواہی دے رہا... کہ اللہ خالد پر رحم فرمائے اس کے دل میں سوائے اسلام کی عظمت و سربلندی کے کچھ نہ تھا...

وہ عمر جو مرنے والوں پر رونے والیوں کو دُرے مارتا تھا، جب اس نے خالد پر رونے والیوں کو دیکھا، تو بے ساختہ فرمایا: "ہاں خالد اس قابل ہے کہ اس پر رویا جائے... مائیں عاجز ہو گئیں اس بات سے کہ خالد جیسا جَن سکیں..."

خالد جاں سپار تھا، قائد تھا، سپہ سالار تھا... محبت نبوی میں سرشار تھا... حق کی ننگی تلوار تھا... اسلام کا جانثار تھا... یہ بھی حقیقت... مگر یہ بھی حقیقت کہ دل کا ایسا پاکیزہ اور دربارِ خلافت کا ایسا تابع دار تھا کہ جب بلال آیا اور گلے میں چادر ڈال کر کھینچا اور بتایا کہ دربارِ خلافت سے آپ کو سپہ سالاری سے ہٹا دیا گیا ہے، تب بھی جبین پر کوئی شکن نہ آئی... فرمایا، تو بس اتنا کہ پہلے ایک ہاتھ میں علَم اور دوسرے میں تلوار ہوتی تھی، اب دونوں میں تلوار رکھ کر لڑ سکوں گا...

میرا دل یہاں آکر ادب اور محبت سے جھک جاتا ہے...

آنکھیں عظمتِ خالد سے چھلک پڑتی ہیں...

بے شک اس امت پر خالد کا حق بہت زیادہ ہے، اتنا زیادہ کہ امت اس کی تلافی کبھی بھی نہیں کر سکے گی... اور خالد رضی اللہ عنہ کی قبر پر لکھا ان کا مقولہ آج امت کا منہ چڑا رہا کہ جو موت کی ڈر کی وجہ سے راہ خدا میں نہ جائے، توفلا نامت عیناہ... اللہ کرے اس کی آنکھیں نیند سے ٹھنڈی نہ ہوں...

☆☆☆☆☆

"علمائے حق ہمارا فخر ہیں، اُن کی محبت ہمارے دل میں موجیں مارتی ہے، اُن کی یاد سے ہمارے جوش و جذبے کو حرارت ملتی ہے۔ مراکش تا فلپائن، داغستان تا مالدیپ.... ہر مجاہد اُن کو اپنا رہبر و رہنما مانتا ہے، خواہ اُس کا تعلق کسی بھی خطے یا کسی بھی مسلک سے ہو، وہ رفع یدین کرتا ہو نہ کرتا ہو، وہ آمین زور سے کہتا ہو یا آہستہ۔ علمائے حق کے نام سے ہر مجاہد محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نورِ نبوت اُن کو عطا فرمایا، اُسی کی روشنی میں مجاہدین اپنا جہاد جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں"۔

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا

مفتی محمد عنایت اللہ قاسمی

دنیا میں بسنے والے انسانوں میں ہر بات میں اختلاف پایا جا سکتا ہے اور پایا جاتا ہے مگر لفظ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی ذی روح انکار نہیں کر سکتا۔انکار کرنے والوں نے خدا کو بھی نہ چھوڑا،انکار کرتے کرتے اللہ تک پہنچ گئے اور نعوذ باللہ اللہ ہی کا انکار کر گئے مگر موت کا انکار نہ کر سکے،ہر شخص اس حقیقت کو مان گیا کہ اس دار فانی میں آنے والے کو ضرور ایک دن جانا ہے مگر جانے کا وقت کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا اور نہ ہو گا۔

سائنس اپنی ترقی میں بام عروج پر پہنچ گئی مگر یہ آج تک نہ بتا سکی کہ کس کی موت کب اور کہاں واقع ہو گی۔ہر مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ مرنے کے بعد زندگی ختم نہیں بلکہ شروع ہوتی ہے۔اور رب العالمین کے سامنے زندگی کے ہر ہر لمحہ کا حساب دینا ہے،موت کے تلخ گھونٹ کو کوئی پینا نہیں چاہتا،موت کی آواز کوئی سننا نہیں چاہتا! کون ہے جو اس حقیقت سے آنکھیں ملا سکے! مگر اس کے باوجود موت ہر ایک کے پاس آتی ہے کبھی دبے پاؤں اور کبھی اعلان کرتی ہوئی،موت سے نہ امیر بچا نہ غریب،نہ آقا نہ غلام،نہ پیر نہ مرید نہ ضعیف وناتواں نہ قوی وطاقت ور!

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں: تم جہاں کہیں بھی رہو موت تم کو پالے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں بند ہو(النساء)سورہ اعراف میں ارشاد خداوندی ہے: ہر گروہ کے لیے موت کا ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک ساعت آگے جاتا ہے اور نہ ایک ساعت پیچھے۔سورہ جمعہ میں ارشادی باری تعالیٰ ہے: آپ فرمادیجیے؛ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں آپکڑے گی پھر تم اس ذات کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والی ہے پھر وہ تم کو تمہارے سب کیے ہوئے کام بتائے گی۔سورہ نساء میں فرمان خداوندی ہے: اللہ کے حکم اور اللہ کے فیصلہ کے بغیر کوئی مر نہیں سکتا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

قرآن اور فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جا بجا یہ آواز دیتے رہتے ہیں کہ ایک دن مرنا اور اللہ کے حضور پیشی ہونی ہے۔اب وہ پیشی کیسی ہو گی سلامتی والی یا غضب والی؟اس غضب سے بچنے کے لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مرنے سے پہلے مر و اور قیامت کے روز جو حساب کتاب ہونا ہے اس سے پہلے اپنا حساب اور جائزہ لو۔مرنے سے پہلے مر و اس بات کے علمائے کرام نے دو مطلب بیان کیے ہیں ایک یہ کہ موت آنے سے پہلے اپنی نفسانی خواہشات جو اللہ کے حکم کے معارض و مقابل ہیں،اور دل کے اندر معصیت ونافرمانی کے جو داعئے اور تقاضے پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کو کچل دو اور فنا کر دو۔

دوسرا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے مرنے کا پورا دھیان کر لو، کبھی تنہائی میں بیٹھ کر یہ سوچا کرو کہ مجھے ایک دن مرنا ہے اور اس دنیا سے خالی ہاتھ جاؤں گا نہ پیسہ ساتھ جائے گا نہ گاڑی بنگلہ نہ مال واولاد،بلکہ اکیلا خالی ہاتھ جاؤں گا۔ دنیا میں بندہ جو بھی نافرمانی ظلم وزیادتی کرتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ موت کا بھول جانا ہے،جب بندہ کے پاس مال،دولت،طاقت رعب ودبدبہ ہوتا ہے تو وہ یہ سوچتا ہے۔ہم چوں ما دیگرے نیست یعنی ہم سے بڑا کوئی نہیں۔کتنے جنازے اپنے ہاتھوں سے اٹھاتا ہے،کتنوں کو زیر زمین دفن کر کے آتا ہے،اپنے ہاتھوں منوں مٹی ان کے اوپر ڈال کے آتا۔ان میں کتنے ہی اس کے پیارے اور کتنے ہی اس کے عزیز اور رشتہ دار ہوتے ہیں مگر قبرستان سے واپس آیا اور سب بھول گیا! کبھی ہم قبرستان سے واپس آنے کے بعد تنہائی میں بیٹھے اور سوچا کہ آج میں نے اپنے ابا کو قبرستان کے حوالہ کیا کل یہی لوگ مجھے بھی چھوڑ کے آئیں گے۔اگر یہ منظر سامنے ہوتا تو پھر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

حضرت بہلولؒ ایک مجذوب قسم کے بزرگ تھے۔ہارون رشیدؒ کی بادشاہی کا زمانہ تھا،ہارون رشید کے دربار میں یہ آیا کرتے تھے اور ہارون رشید بھی ان سے ہنسی مذاق کر لیا کرتا تھا،بہلولؒ تھے تو مجذوب مگر باتیں کرتے تھے بڑی حکیمانہ۔بادشاہ نے اپنے دربانوں سے کہہ رکھا تھا کہ یہ مجذوب جب بھی آنا چاہے اس کو روکا نہ جائے ہر وقت اس کو آنے کی اجازت ہے،چنانچہ وہ بھی من مرضی کے یار جب چاہتے دربار میں پہنچ جاتے،ایک دن یہ دربار میں پہنچے اس وقت بادشاہ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی،بادشاہ نے اپنے مزاحیہ انداز کے مطابق بہلولؒ سے کہا: بہلول صاحب! یہ

چھڑی لے جاؤ دنیا میں اپنے سے زیادہ جس کو بیو قوف پاؤ گے اس کو یہ چھڑی میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ بہلول نے کہا: بہت اچھا اور چھڑی رکھ لی، بادشاہ نے تو بطور مذاق چھیڑ چھاڑ کی تھی اور بتانا یہ چاہ رہا تھا کہ تم بہت بیو قوف ہو، اور تم سے زیادہ بیو قوف دنیا میں کوئی نہیں، بہلول یہ چھڑی لے کر چلا گیا، اور دنیا اپنی کروٹیں بدلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ بہلول اور بادشاہ کی زندگی کے ایام بھی برف کی سِلی کی طرح سفر آخرت کی طرف رواں دواں تھے کہ ایک دن بہلول نے سنا کہ بادشاہ سلامت کافی بیمار ہیں، بستر گوند کی طرح اس کے بدن سے چپکا رہتا ہے، دوائی نے اپنا اثر کرنا چھوڑ دیا ہے، بہلول بادشاہ کی عیادت کی نیت سے چل پڑا، جا کر علیک سلیک کے بعد پوچھا امیر المومنین کیا حال ہے؟ بادشاہ نے کہا حال کیا پوچھتے ہو سفر آخرت درپیش ہے دنیا سے جانے کا وقت قریب لگتا ہے۔ بہلول نے کہا کتنے دن میں واپس آؤ گے؟ ہارون رشید نے کہا بھائی یہ آخرت کا سفر ہے اس سفر سے کوئی واپس نہیں آتا ، بہلول نے کہا اچھا آپ واپس نہیں آئیں گے تو آپ نے سفر کی راحت و آرام کے انتظامات کے لیے کتنے لشکر اور فوجی آگے بھیجے ہیں؟ بادشاہ نے کہا؛ تم پھر وہی بے وقوفی والی باتیں کر رہے ہو! آخرت کے سفر میں کوئی ساتھ نہیں جایا کرتا، نہ باڈی گارڈ نہ لشکر نہ فوج اور نہ سپاہی، وہاں تو انسان تنہا جاتا ہے۔ بہلول نے کہا کہ اتنا لمبا سفر کہ وہاں سے واپس بھی نہیں آنا ہے لیکن آپ نے کوئی فوج کوئی لشکر اور کوئی ساز و سامان نہیں بھیجا حالانکہ اس سے پہلے آپ جتنے سفر کیا کرتے تھے اس میں انتظامات کے لیے آپ آگے سامان و لشکر بھیجا کرتے تھے۔ بادشاہ سلامت نے کہا کہ نہیں یہ ایسا سفر ہے کہ اس میں لاؤ لشکر نہیں بھیجا جاتا۔ بہلول نے کہا؛ بادشاہ سلامت! آپ کی ایک امانت ایک عرصہ سے میرے پاس پڑی ہوئی ہے وہ ایک چھڑی ہے آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے زیادہ بیو قوف تجھے ملے اس کو دے دینا، میں نے بہت تلاش کیا مگر مجھے اپنے سے زیادہ بے وقوف آپ کے علاوہ کوئی نہیں ملا اس لیے کہ میں دیکھا کرتا تھا کہ اگر آپ کا چھوٹا سا سفر بھی ہوتا تو مہینوں پہلے سے اس کی تیاری ہوا کرتی تھی مگر اب اتنا لمبا سفر اور اس کے لیے تیاری کوئی نہیں اس لیے مجھے آپ سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں ملا۔ لہٰذا آپ کی یہ امانت آپ کی سوا میں (چھڑی) کسی کو نہیں دے سکتا۔ یہ سن کر ہارون رشید رو پڑا اور کہا بہلول تم نے سچی بات کی ساری عمر ہم تم کو بے وقوف سمجھتے رہے مگر سچی بات یہ ہے کہ حکمت کی بات تم نے ہی کہی۔

دراصل بہلول نے جو بات کہی وہ حدیث ہی کی بات تھی؛ حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عقل مند وہ ہے جو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کر لے"۔ اب اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری نہیں کرتا وہ بے وقوف ہے۔ اگر ہم غور کریں تو بہلولؒ کی کہی ہوئی بات ہم سب پر صادق آتی ہے، ہمیں ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ اپنے لیے کیا کماؤں، اولاد کے لیے کیا اور کیسے بناؤں کہاں اور کب کھاؤں، مکان اور دوکان کہاں سجاؤں۔ اگر کہیں سفر پر جانا ہوتا ہے تو مہینوں پہلے اس کی بکنگ کرواتے ہیں، جہاں جانا ہو وہاں پہلے ہی اطلاع کر دیتے ہیں۔ جب کہ یہ سفر عارضی اور چند دنوں کا ہوتا ہے لیکن جس جگہ ہمیشہ رہنا ہے اس کی فکر بہت کم!

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے بے مکاں کیسے کیسے
ہیں نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ بے فکری موت کو یاد نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو یہ گناہوں کو زائل کرتی ہے۔ اور گناہوں سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم کو یہ معلوم ہو جائے کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گذرے گی تو کبھی رغبت کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، کبھی لذت کے ساتھ پانی نہ پیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی تیاری کرنے کو کہا ہے۔ آیئے ہم بھی ذرا اپنے قبرستانوں میں جا کر دیکھیں، سیکڑوں ہزاروں قبروں کے ڈھیر ہیں، ان قبروں میں بادشاہ، فقیر، امیر، غریب، عالم، جاہل، ظالم، عادل ہر طرح کے انسان... جن کے ایک فون پر ساری حکومت حرکت میں آ جایا کرتی تھی، جن کے لیے راستوں میں ہٹو بچو کا شور ہوا کرتا تھا، گلی کوچوں کی صفائی کی جاتی تھی آج انہی کی قبروں پر منوں مٹی پڑی ہوئی، ان کی قبر پر کانٹے نکل آئے ہیں، کوئی شور و شرابہ نہیں نہ کوئی سائرن بج رہا ہے، مکمل خاموشی ہے۔ (بقیہ صفحہ 18 پر)

القدس کی آزادی ہماری گردنوں پر قرض ہے

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں اور درود و سلام ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم، اور ان کی آل پر۔

میرے تمام مسلمان بھائیو! اللہ تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل کرے۔ امابعد!

یہود کی مسجد اقصیٰ مبارک پر بار بار جارحیت اور عمومی طور پر فلسطین میں اور خصوصی طور پر القدس میں ہمارے لوگوں کے خلاف ان کے مسلسل جرائم سے ہر جگہ مسلمانوں کو تکلیف اور دھچکا لگا ہے۔ جو کچھ آج القدس میں ہو رہا ہے یہ جہاد کا ایک نیا دور ہے۔۔ مبارک ہوں مجاہدین کے وہ ہاتھ جو فلسطین اور اقصیٰ کا دفاع چھریوں، گاڑیوں پتھروں اور ہر اس چیز سے کر رہے ہیں جو ان کے پاس ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے ان استشہادین (فدائیوں) کے لیے اجر طلب کرتا ہوں کہ جو یہود پر وار کر رہے ہیں حالانکہ انہیں خوب معلوم ہیں کہ وہ خود یہودیوں کے نشانے پر ہیں اور کسی وقت بھی قتل کیے جا سکتے ہیں۔ اللہ پاک ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کو اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے اور ان کی قربانی کو ہر مسلمان کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے جو اپنے عقیدے، امت اور دین میں وفادار ہو، آمین۔

میرے مسلمان بھائیو! جو کوئی القدس کو آزاد کروانا چاہتا ہے تو القدس اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے:

پہلا: مغرب پر ضرب لگانا! خصوصاً امریکہ کو خود اس کے گھر کے اندر نشانہ بنانا۔ اور ان کے مفادات پر حملہ کرنا جو کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف اسرائیل کی حمایت پر اس کے حامیوں کو ان کے خون اور معیشت کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ ہمیں ان عملیات کو جاری رکھنا چاہیے جو 11 ستمبر کے مبارک حملوں، میڈرڈ، بالی، لندن اور پیرس کی کارروائیوں کی صورت میں ہوئیں۔ اور رمزی یوسف، محمد عطا، امروزی، ندال حسن، عمر الفاروق،، شہزاد تنویر، محمد میراح وغیرہ بھائیوں کے طریقوں کو جاری رکھنا چاہیے۔

دوسرا: مسلم امہ کو فلسطین کی آزادی کے لیے متحرک کرنے کے لیے اسلامی ریاست کا مصر اور شام میں قیام! اس کے لیے اتحاد کی ضرورت ہے، آپس کے تنازعات کو ختم کیجیے، مجاہدین آپس کی لڑائیوں کو بند کریں!

میرے مسلمان بھائیو! اطراف واکناف اور جماعتوں میں موجود مجاہدین! کاشغر سے لے کے تانغیر تک، گروزنی سے مقدیشو تک! اے جہاد والے لوگو! تقویٰ والے لوگو! اخلاق اور تہذیب والو! مجاہدین کے ہر گروہ سے تعلق رکھنے والو! آج ہمیں امریکی، یورپی، روسی، رافضی اور نصیری جارحیت کا سامنا ہے جو ہمیں اُس وقت کی یاد دلاتا ہے جب عباسی خلافت کے خلاف تاتاریوں کے ساتھ رافضی اتحاد ہوا تھا اور انہی (روافض) کا اتحاد عثمانی خلافت کے خلاف فرانسیسیوں کے ساتھ بھی ہوا تھا۔ مشرقی ترکستان سے لے کر مراکش تک اس شیطانی اتحاد 'جو کہ دین اسلام، امت مسلمہ اور اسلامی سرزمینوں کے خلاف جارحیت پر اترا ہے' کے مقابلے میں ہمیں متحد ہو کر ایک مستحکم دیوار کی مانند کھڑا ہونا ہے!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امریکی، روسی، ایرانی، علوی اور حزب اللہ آپس میں ہمارے خلاف جنگ میں تعاون کر رہے ہیں۔ تو کیا ایسے میں ہم آپس کے تنازعات کو حل کر کے اپنی ساری قوت کو ان کے خلاف نہیں لگا سکتے؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف پہاڑ جیسا لشکر جرار ترتیب دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ "میں بالکل واضح لشکروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جو اپنے مخالفین کو قتل کیے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے"۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ 'جو حقیقت میں ان دونوں افراد میں بہترین تھے' نے ان سے کہا: "اے عمرو! اگر انہوں نے ان کو اور انہوں نے ان کو (یعنی ایک دوسرے کو) قتل کر دیا تو میرے پاس عوام کی خدمت کے لیے کون رہ جائے گا؟ میرے پاس ان کی عورتوں کے لیے کون باقی رہے گا؟ میرے پاس ان کے بچوں کے لیے کون باقی رہے گا؟" پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے قبیلے بنو عبد الشمس سے دو آدمیوں 'عبد الرحمن بن سمرہ' اور 'عبد اللہ بن عامر بن قریض' کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ "ان (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور ان سے مذاکرات کرو اور ان سے بات چیت اور التجا کرو"۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ کہتے سنا:

> "میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار لوگوں کو دیکھتے اور ایک بار حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اور فرما

رہے تھے "یہ میرا بیٹا سید (یعنی معزز) ہے اور اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا"۔

مسلم سرزمینوں میں موجود میرے مجاہد بھائیو! شام کا محاذ فلسطین کی آزادی کے لیے انتہائی اہم ہے۔اور وہاں مجاہدین کا اتحاد اور کلمہ توحید کے گرد اکٹھا ہونا فتح کا دروازہ ہے، باذن اللہ! لہٰذا مسلم امہ کو بالعموم اور مجاہدین کو بالخصوص باہمی اتحاد کی حوصلہ افزائی کے لیے عمومی اعلان ترتیب دینا چاہیے۔تاکہ مجاہدین کی ساری جدوجہد ایک دوسرے کے خلاف لڑائی ہی کی نذر نہ ہو جائے۔جب کہ دوسری جانب مغربی صلیبی اور روسی ان کے خلاف روافض، نصیری اور سیکولرز کے ساتھ متحد ہیں۔

کیا یہ تقویٰ اور سمجھ داری میں سے نہیں ہے کہ مجاہدین کی باہمی جنگوں کو ختم کر کے اپنی ساری کوششوں کو جارحانہ شیطانی اتحاد کے خلاف متوجہ کیا جائے جو امت مسلمہ پر حملہ آور ہے اور جس نے عراق اور شام پر قبضہ جمایا ہوا ہے؟

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ہمارے سردار معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے آپس کے تنازعے کے دوران میں ایک دوسرے کے اوپر مکمل کنٹرول کسی کو حاصل نہ ہو پایا۔نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ! رومی بادشاہ 'حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں شکست اور ذلیل ہونے کے بعد اب لالچی ہونے لگا۔ سو جب اس نے دیکھا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں تو اس نے بڑے پیمانے پر ایک لشکر ترتیب دیا اور کسی سمت چل دیا۔تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو لکھا:

> "اللہ کی قسم! اگر تم نہیں رُکے اور واپس اپنی زمین نہیں لوٹے اے خبیث! تو میرا پھوپی زاد بھائی (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور میں دونوں ایک ساتھ مل کر تمہارے خلاف آئیں گے اور تمہیں تمہاری ساری زمینوں سے نکال باہر کریں گے اور زمین کو اپنی وسعت کے باوجود تمہارے لیے تنگ کر دیں گے"۔

روم کا بادشاہ خوف زدہ ہو کر رُک گیا اور جنگ بندی کے معاہدہ کی درخواست کرنے لگا۔

اے تمام جماعتوں اور محاذوں پر موجود مجاہدین! رومی بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ مسلم سرزمین کی طرف بڑھا تو ہمارے سردار معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس زبردست خطرے کے خلاف کس طرح اس کے ساتھ معاملہ کیا۔اور ہم کئی دہائیوں سے اسلام کے دشمنوں کی جارحیت کا شکار ہیں اور جہادی گروہ اسی جارحیت کے سائے میں پروان چڑھے۔باجود اس کے مسلمانوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی ہے۔کیا ان معاملات میں ہمارے پاس صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ اور اسوہ' باہمی اتحاد کالائحہ عمل بنانے کے لائق نہیں؟

ہر خطے، ملک اور ہر محاذ و مجموعے میں موجود اے میرے مجاہد بھائیو! شام اور مصر میں ہماری جنگیں پوری اسلامی تاریخ میں فتح کا دروازہ رہی ہیں۔یہ ایک وسیع و عریض معرکہ ہے۔یہ مرتد نظاموں اور رافضی صلیبی اتحاد جو ان کے مددگار ہیں کو ختم کرنے کے لیے مسلح جدوجہد کا معرکہ ہے۔یہ معرکہ ہے جس کی حمایت امت کو افراد، اموال، وسائل، ماہرین اور دعاؤں کے ذریعے کرنی چاہیے۔

یہ معرکہ دعوتی جدوجہد کا ہے کہ پوری طرح واضح کیا جائے کہ اسلام کا نظریہ جہاد اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے ہے اور سیکولر قوم پرستانہ نظاموں کو باقی رہنے کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔اللہ پاک کا ارشاد ہے: "اور قتال کرو ان سے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے"۔اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ سربلند ہو جائے یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے)"۔

یہ معرکہ سیاسی جدوجہد کا ہے کہ اس سے امت کو قائل کیا جائے کہ ہمارا عمل اس کے عین مطابق ہے جس چیز کے لیے ہم بلاتے ہیں نہ کے اس کے برخلاف۔اور ہمارا مقصد عام مسلمانوں کو مجاہدین سے الگ تھلگ رکھنا نہیں ہے۔لہٰذا ہمیں اپنے طرز عمل سے مسلمانوں کو ثابت کرنا ہوگا کہ ہم حقیقتاً اپنا فیصلہ شریعت کے مطابق کرنے کے خواہاں ہیں، اور یہ کہ ہم اپنے وعدوں کو قائم رکھتے ہیں، اور یہ کہ ہم مسلمانوں کی حرمت کے درپے نہیں رہتے۔اور ہم تکفیر میں مبالغہ آرائی نہیں کرتے، اور یہ کہ ہم باہم مسلمانوں میں سب سے نرم خو ہیں اور یہ کہ ہم مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط ہونا نہیں چاہتے! لیکن ہم امت سے یہ ضرور چاہتے ہیں کہ وہ مشورہ اور مقبولیت سے اپنے امام کو منتخب کریں تاکہ خلافت دوبارہ سنت نبوی علی

صاحبھاالسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ کے مطابق بحال ہو۔

یہ جنگ سیاسی جدوجہد سے ہمارے لوگوں پر آشکارا کرنے کی ہے کہ یہاں بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جو اسلامی جدوجہد سے منسوب ہیں جیسے اخوان المسلمین وغیرہ جو دین اور اس دنیا دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔انہوں نے اسلام اور امت کے دشمنوں میں سے بد عنوان سیاست دانوں اور لادین فوج کے ساتھ اتحاد کیا۔انہوں نے ان مجرمین کو استثنیٰ دیا اور ان کے قبیح چہروں کو بنا سنوار کر پیش کیا۔انہوں نے مسلمانوں کی گردنوں کو قابو میں رکھنے کے لیے سیسی، محمد ابراہیم اور بیجی القائد السبسبی جیسے مجرمین کو پروان چڑھایا۔ انہوں نے اپنے آپ کو مطیعانہ معاہدے کے ذریعے اسرائیل کے سپرد کیا۔انہوں نے یہ محسوس کیا کہ طاقت حاصل کرنے کے لیے بہر صورت سیکولر آئین کو قبول کرنا اور اسرائیل کے آگے تسلیم ہونا ہوگا۔

فلسطین کو ایسے گمراہ طریقہ کار سے بچانے کے لیے کلمہ توحید کے گرد اہل تقویٰ، اہل جہاد اور اہل توحید کو فلسطین میں ہمارے لوگوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہوگا۔ انہیں چاہیے کہ وہ ان کو (یعنی فلسطینی مسلمانوں کو) کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے جہاد اور فلسطین کا سودا کرنے والوں کا ساتھ چھوڑنے کی دعوت دیں۔انہیں چاہیے اس بات کی طرف بلائیں کہ شریعت کو ہر آئین اور قانون سے بالادست رکھا جائے۔انہیں بد عنوان نقطہ نظر کو رد کرنے کی ترغیب دینی چاہئے جو دین و دنیا کے خسارے کا ذریعہ بنتا ہے۔اس سے قبل مصر تیونس اور الجزائر اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

اے فلسطین میں موجود مجاہدین! کیا تم اس سے راضی ہو کہ تمہارے جہاد کا نتیجہ سیکولر (لادین) حکومت ہو جو شریعت سے دستبردار اور اسلام سے بے زار ہو؟ اور جو مسلمانوں پر کفار کے قوانین اور ان کے اصول کو مسلط کرتی ہو؟ اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ فلسطین کی آزادی کی جنگ 'فلسطین کو بیچ دینے والے لادین سوداگروں کے ساتھ مصالحت کرکے لڑی جائے؟ کیا آپ اپنے آپ کو اس لیے قربان کرنا چاہتے ہیں تاکہ فلسطین کو بیچ دیا جائے؟ یہ تو قوم پرستوں اور وطن پرستوں کے لیے بھی قابل قبول نہیں ہے جو زمین اور مٹی کی خاطر لڑ رہے ہیں، پھر ایک مسلمان اس کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟!

آج آپ کے بعض رہنما آپ کو اُنہی تاریک راستوں کی طرف لے جا رہے ہیں جن پر چل کر مصر اور تیونس میں ان کے بھائی گمراہ ہو چکے ہیں۔وہ آپ کو اس بات کا یقین دلا رہے ہیں کہ فلسطین اس وقت نہیں حاصل کیا جاسکتا جب تک کہ عقیدۂ توحید اور شریعت کی حاکمیت کو ترک نہ کر دیا جائے اور خود کو باطل عقائد، لادینیت اور عالمی قوانین کی غلامی پر تیار نہ کر لیا جائے۔اور ایک قومی ریاست قائم کرو جس میں ایک مجاہد 'فلسطین کے سودا کرنے والوں کے برابر اور شریعت کی حاکمیت کے لیے جہاد کرنے والا ایک موحد سیکولر (لادین) کے برابر ہو جو اس (یعنی شریعت) سے دستبردار ہو۔اور یہ کہ آپ اس وقت تک آزادی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ فلسطین کو بیچ دینے والے مجرمین کی قانونی حیثیت کو تسلیم نہ کر لیں اور ان لوگوں کو صدارت، وزارت اور اتھارٹی سونپنے پر راضی نہ ہو جائیں۔یہ اندھیروں کا راستہ ہے جو فلسطین کو دوبارہ حاصل کرنے تک رہنمائی نہیں کرے گا بلکہ یہ اس معاملہ کو عقیدۂ توحید پر سمجھوتہ اور اس کے ساتھ فلسطین کو ہمیشہ کے لیے کھو دینے تک لے جائے گا، جس کا مطلب ہے دین اور اس دنیا دونوں کا خسارہ!

اے تمام اطراف کے مسلمانو اور مجاہدین بھائیو! القدس کی آزادی ہماری گردنوں پر قرض ہے اور اس کو آزاد کرنے کے لیے ہمیں اسرائیل کے حامیوں کی مسلم امہ پر تجاوز کی ان کے خون اور معیشت سے قیمت وصول کرنی ہوگی۔یہ ہمارے اوپر ذمہ داری ہے کہ اسرائیل کے پڑوس کے خطوں میں اسلامی حکومت کے قیام کے لیے کوشش کریں۔یہ ایک کثیر الجہت محاذ ہے۔مجاہدین کے درمیان جاری اختلاف ان کی طاقت کو تباہ اور فتح میں رکاوٹ بنتا ہے۔آغر سے تانغر تک اور قوقاز سے وسطی افریقہ تک۔دشمن کے مقابلے میں ہمارا متحد ہونا ہمارے اوپر فرض ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

☆☆☆☆☆

مسلمانوں کے خلاف یہود کی مدد کے بارے میں 15 ممالک کے 100 علمائے امت کا بیان

یہ فتویٰ غزۃ کیے محاصرے کے دوسال بعد دیا گیا تھا، جسے اب دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ فتویٰ دینے والے علما میں سعودی عرب، مصر، کویت، یمن، سوڈان اور دوسرے علاقوں کے 100 سے زیادہ علماء شامل ہیں مثلاً شیخ عبداللہ بن حمود التویجری، شیخ زہیر الشاویش، شیخ عبدالرحمان السعد، محدث عبداللہ بن عبدالرحمان السعد، شیخ نبیل العوضی، شیخ عبدالعزیز بن محمد آل عبداللطیف، محمد بن سعید القحطانی ودیگر علما اور اسلامی تحریکوں کے زعماء، جن کی تفصیل اور اصل عربی متن اس لنک پر دیکھا جاسکتا ہے۔

http://www.almokhtsar.com/node/9306

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد۔

غزہ میں ہمارے بھائیوں پر بدترین محاصرے کی شکل میں ظلم جاری ہے، جس میں غذا اور ادویات سے لے کر عام ضرورت کی تمام چیزوں کی بندش شامل ہے۔ یہودی اس محاصرے کو دوسال سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عالم کفر کے ممالک بھی ان کے پشت پناہ ہیں اور بعض عرب ممالک بھی رفح کراسنگ کو بند اور سرنگوں کو تباہ کر کے اس میں پورا تعاون کر رہے ہیں۔ کراسنگ کی بندش پر اصرار غزہ پر حملے کے بعد بھی جاری رہا۔ نتیجہ یہ ہے کہ غزہ میں ہمارے بھائیوں کو اسلحہ، غذا اور ادویات کچھ بھی نہیں پہنچ رہا۔ اسرائیلی حملوں میں سیکڑوں افراد شہید اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں، بجلی اور پانی اور ایندھن کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں لیکن تمام مسلمانوں کے اصرار اور چیخ وپکار کے باوجود رفح کراسنگ نہیں کھولی جا رہی۔

یہ عمل غزہ میں ہمارے بھائیوں کے قتل میں یہودی دشمن سے صاف طور پر تعاون کے مصداق ہے، اس لیے کہ مجاہدین کی قوت کو توڑنا، غزہ میں ان کو دیوار سے لگانا، اپنے دفاع سے عاجز کر دینا، رفح کراسنگ اور سرنگوں کی بندش اور ضروریات زندگی کی فراہمی ختم کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس یہ تاریخ میں امت کے ساتھ کی گئی عظیم کھلی خیانتوں میں سے ایک ہے۔ بے شک علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دینا کفر اور اسلام سے ارتداد ہے، اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے اس چیز کو دس متفقہ نواقضِ اسلام (اسلام کو ختم کر دینے والے کاموں) میں آٹھویں نمبر پر شمار کیا ہے۔

شنید ہے کہ مندرجہ ذیل اعمال اور لوگ بھی اسی حکم میں داخل ہیں:

- کراسنگ یا سرنگوں کو بند کرنے میں تعاون کرنے والے اور امداد کو (اہل غزہ تک) پہنچنے سے روکنے یا نشاندہی کرنے والے اور اس کام میں شریک ہر سپاہی پر تمام شہدا کے قتل، زخمیوں اور مساجد کی شہادت اور گھروں کی تباہی کا گناہ ہے، اور افواج میں سے کسی کی یہ حجت قابل قبول نہیں ہے کہ "ہم تو حکم کے بندے ہیں!" کیونکہ بندگی صرف اکیلے اللہ کے لیے ہے اور خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔
- کراسنگ پوائنٹس کو یہود یا ان کی طرف دار عالمی افواج کے حوالے کرنا۔
- غزہ کے مجاہدین فی سبیل اللہ کے خلاف یہود کے ساتھ اکٹھے ہونے والے افراد، تنظیمیں اور ذرائع ابلاغ۔

جہادِ فلسطین، مکمل طور پر شرعی جہاد ہے اور مال، جان اور اسلحہ سے اس کی مدد واجب ہے۔ جب کہ فلسطین میں یہودی حربی ہیں: ان کے جان ومال حلال ہیں اور مسلمانوں کے لیے ان کے مردوں کا قتل کرنا اور مال لینا جائز ہے، اسی طرح فلسطین میں ان کے اداروں کو تباہ کرنا بھی جائز ہے۔

جہاں تک کفار سے تعاون کرنے والے کے کفر پر علما کے اجماع کا تعلق ہے تو اس پر کثیر تعداد میں دلائل موجود ہیں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِ فِي شَيْءٍ (آل عمران 28)

مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہرگز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ

تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

سورہ نساء میں فرمایا:

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً(النساء139،138)

اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنا دو کہ اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں اُن کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

اسی طرح سورہ مائدہ میں بیان اور بھی واضح ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ(المائدة: 51)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

تَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِالله والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء وَلَكِنَّ كَثِيراً مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ(المائدة80،81)

آج تم اُن میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہل ایمان کے مقابلہ میں) کفار کی حمایت و رفاقت کرتے ہیں یقیناً بہت برا انجام ہے جس کی تیاری اُن کے نفسوں نے اُن کے لیے کی ہے، اللہ اُن پر غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر پر نازل ہوئی تھی تو کبھی (اہل ایمان کے مقابلے میں) کافروں کو اپنا رفیق نہ بناتے مگر ان میں سے تو بیشتر لوگ خدا کی اطاعت سے نکل چکے ہیں۔ (المائدۃ: 51)

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علمائے اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ جس نے بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کی مدد و معاونت کی اور کسی بھی طریقہ سے ان کی مدد کی وہ بھی ان کی طرح ہی کافر ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

"اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا"۔ فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ (1/274)

اسی طرح محدث دیار مصر علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ اپنی کتاب کلمہ حق (126 تا 137) میں مسلمانوں پر حملے کے دوران انگریز اور فرانسیسیوں سے تعاون کے بارے میں طویل فتویٰ کا عنوان کچھ یوں قائم کرتے ہیں؛

"مصری قوم اور بالخصوص ساری عرب اقوام اور مسلم امہ کے لیے بیان"، پھر اس فتویٰ میں فرماتے ہیں:

"جہاں تک انگریز کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون کا تعلق ہے، کم ہو یا زیادہ، ایسا تعاون بدترین ارتداد اور واضح کفر ہے جس کے ساتھ کوئی معذرت اور کوئی تاویل قابل قبول نہیں اور نہ ہی اس سے احمقانہ عصبیت، بھونڈی سیاست یا خوش کن منافقانہ باتوں جیسا کوئی بہانہ بچا سکتا۔ بھلے یہ افراد میں ہو، حکومتوں میں ہو یا راہنماؤں میں سب کے سب کفر اور ارتداد میں برابر ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص جاہل یا غلطی پر ہو اور پھر اسے احساس ہو جائے اور وہ توبہ کر کے اہل

ایمان کا راستہ اختیار کر لے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ جلد قبول فرمانے والے ہیں، اگر وہ واقعتاً اللہ کے لیے مخلص ہو جائیں، سیاست یا عوام کے لیے نہیں "!

علامہ عبداللہ بن حمید رحمہ اللہ (اعلیٰ عدالتی کونسل سعودی عرب اور المجمع الفقہی کے سابق سربراہ) "الدرالسنیۃ" 479/15 میں رقمطراز ہیں:

"....جہاں تک "تولی" کا تعلق ہے تو اس سے مراد اُن (کفار) کا اکرام و تعریف کرنا، ان میں گھل ملنا، مسلمانوں کے خلاف ان کے معاونت اور نصرت کرنا اور ان سے لاتعلقی کا اظہار نہ کرنا ہے، سو یہ ایسا کرنے والے کا ارتداد ہے جس سے اس پر مرتدین کے احکام جاری ہو جاتے ہیں جیسا کہ کتاب و سنت اور پیروی کیے جانے والے ائمہ کا اجماع اس بات پر دلیل ہیں"۔

ایک اور فتویٰ ہے جو جامعہ ازہر کی فتویٰ کمیٹی نے دیا اور 1917ء میں مجلہ "الفتح"، شمارہ 846، صفحہ 10 پر شائع ہوا:

"کوئی شک نہیں کہ اُن (کفار) کی معاونت میں بھاگ دوڑ اور ان کے مقاصد کے لیے دست و بازو بننا اور آسانیاں پیدا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے جن (سرگرمیوں) کے نتیجے میں مسلمان ذلیل و خوار ہوتے ہیں اور ان کی وحدت وریاست کو ختم کیا جاتا ہے۔یہ اعمال صرف "موالات" کی نسبت کہیں زیادہ نقصان پہنچانے والے اور جو لوگ کھلم کھلا اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں ان کی دشمنی سے بھی کہیں زیادہ سخت ہیں۔ چنانچہ جو شخص اس بارے میں اللہ کا حکم واضح ہو جانے کے بعد ان میں سے کسی چیز کو مباح سمجھے وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے، اس کی بیوی سے جدائی کروا دی جائے گی کہ بیوی کے لیے اِس شخص سے تعلق رکھنا اب حرام ہے، نہ اس کا نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا"۔

ربیع الاول 1380ھ میں جاری شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت رحمہ اللہ کا دستخط شدہ بیان ملاحظہ ہو:

سو اگر کوئی شخص کسی باغی گروہ کی طرف دستِ تعاون دراز کرنا چاہے، (وہ گروہ) جسے استعمار نے بطور پُل بنایا ہو تا کہ اس کے ذریعہ اپنے اہداف تک رسائی حاصل کرے، تو اگر کسی نے یوں کرنا چاہا تو اس کا عمل بذاتِ خود دین سے بغاوت شمار ہو گا "۔(مجلہ الازہر، جلد 2/3،32/32 ص 263)

ہمارے اس بیان کا مقصد کراسنگ کو بند کرنے اور مسلمانوں کے خلاف یہود کے ساتھ تعاون کے جرم کا حکم بتا کر اللہ سے ڈرانا ہے۔ ہم جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف سیاسی، میڈیا اور عملی محاذ پر کھڑے ہونے والوں اور غزہ کے لیے امداد و اسلحہ کی سپلائی روکنے والے تمام لوگوں کو اللہ کے حضور توبہ کا اعلان کرنے کی طرف بلاتے ہیں اور بالخصوص مصری صدر سے کہتے ہیں کہ بلا کسی شرط یا قید کے رفح کراسنگ کو کھولے اور مقامی سرنگیں جوں کی توں چھوڑ کر ان کی تلاش روک دے۔ آخر میں ہم منافقین کی باتوں سے متاثر ہو کر غزہ میں مجاہدین فی سبیل اللہ کو شہادتوں اور نقصانات کا ذمہ دار خیال کرنے والوں کو اللہ کی اس آیت سے نصیحت کرتے ہیں کہ:

الَّذِينَ قَالُواْ لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُواْ لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَؤُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (آل عمران 168)

"یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو بھائی بند لڑنے گئے اور مارے گئے ان کے متعلق انہوں نے کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے، ان سے کہو اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے اُسے ٹال کر دکھا دینا"۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ غزہ میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرمائیں، انہیں صبر سے نوازیں، ثابت قدمی عطا فرمائیں اور یہود اور منافقین کے خلاف ان کی مدد فرمائیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

شریعت کے سوا ہمارا کوئی اور راستہ نہیں ہے!

امیر المومنین ملا اختر محمد منصور دامت برکاتہم العالیہ

مجاہدین کے سالانہ شرعی دورہ جات کے متعلق امیر المومنین نصرہ اللہ کا بیان

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ و اصحابہ أجمعین و بعد!

مجاہدین بھائیو! السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ !اللہ تعالی سے امید ہے کہ آپ صحت مند اور عافیت سے ہوں گے۔آپ لوگوں نے زحمت فرمائی کہ سالانہ تربیتی نشستوں میں شرکت کی۔آپ کے لیےاللہ تعالی سے اس کا بھرپور اجر دینے کے لیے دعا گو ہوں۔

اللہ تعالی جہاد کے راستے میں اسلامی نظام کے قیام کے لیے آپ کی تکلیفات ، مشقتیں، تھکاوٹیں، بھوک، پیاس، زخم، قید و بند کی صعوبتیں اور طرح طرح کی مصیبتوں کو اپنے دربار میں قبول و منظور فرمائے، آمین یارب العالمین !

مجاہدین بھائیو!امارت اسلامیہ کی قائدین کی جانب سے اس طرح کی تربیتی تقریبات کا مقصد یہ ہے کہ مجاہدین اور خصوصاً مسئولین کے لیے اس عظیم عبادت "جہاد" کے متعلق لازمی شرعی اور فقہی علم، قتال فی سبیل اللہ کے آداب، عام مسلمانوں کے ساتھ تعامل، نیت کی اصلاح، اطاعت اور اسی طرح مزید ضروری مسائل کے متعلق شرعی ارشادات کو بیان کرنا ہے۔شرعی مسئلہ تو یہ ہے کہ کوئی مکلف مسلمان جو کسی عبادت یا دنیوی کام میں مشغول ہو تو اس عبادت یا معاملے کے متعلق شرعی علم حاصل کرنا اور مسائل سیکھنا اس پر فرض عین ہے۔

مثلاً جب ایک مسلمان بلوغت کو پہنچ جائے اور مکلف ہو جائے تو جس طرح اس پر نماز فرض ہو گی اسی طرح نماز کے متعلق شرعی علم بھی اس پر فرض ہو گا تاکہ نماز اچھی طرح ادا کر سکے۔آج کل جو ہم اور آپ ایک عظیم عبادت یعنی جہاد میں مصروف ہیں، جو کہ ایسی حساس عبادت ہے جس میں انسان قتل کیا جاتا ہے، عوام کے جان و مال پر قدرت ملتی ہے اور (اس حال میں) اگر کوئی شرعی علم نہ رکھتا ہو تو ضرور خطرات اور سرکشی میں مبتلا ہو جائے گا۔لہٰذا ہمارے لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ فرصت اور یکسوئی حاصل کر کے جہاد کے لازمی شرعی مسائل کو سیکھ لیں۔جہاد کے آداب، مشروعات، ممنوعات کو سیکھ لیں ۔

امارت اسلامیہ کے مجاہدین کا لائحہ جو کہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں بنایا گیا ہے اور مجاہدین کو تمام مسائل کے متعلق وضاحت دے دی گئی ہے تو ضروری ہے کہ اس کی اہمیت کو سمجھ لیں، اور پوری دقت اور توجہ کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوں۔

ہماری طرف سے بھی آپ کو نصیحت ہے کہ پورے شوق و اخلاص کے ساتھ اس میں شرکت کریں۔علمائے کرام اور مشائخ کے دراسات اور وعظ پر توجہ دیں۔ان کی گفتگو، نصائح، ہدایات اور اہم شرعی مسائل کو ممکن حد تک یاد کر لیں، خود اس پر عمل پیرا رہیں اور دوسرے مجاہدین بھائیوں تک پہنچائیں تاکہ ہمارا مقدس جہاد اسلامی شعار کے مطابق اور سو فی صد شریعت مطہرہ کی حدود کا پابند رہے اور جہادی صفوف میں کوئی بھی عمل خلاف شریعت نظر نہ آئے۔

مجاہدین بھائیو! آپ کو بخوبی علم ہے کہ جہاد ایک عبادت ہے اور ہر عبادت میں اجر و ثواب مرتب کیا جاتا ہے تو وہ نیت کے مطابق ہی کیا جاتا ہے۔تو اگر ہم چاہیں کہ ہمارا جہاد واقعی فی سبیل اللہ بن جائے، دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے اور آخرت میں عظیم الشان درجات حاصل ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہر چیز سے پہلے اپنی نیتوں کی اصلاح کر لیں۔ہماری نیتوں سے تمام مادی، دنیوی اغراض جیسا کہ منصب ، شہرت، رعب و دبدبہ ، حکمرانی کی آرزو اور اسی طرح اور مقاصد نکل جانا چاہیے۔ بلکہ ہمارا ہدف صرف اور صرف اللہ تعالی کی رضا اور الٰہی نظام کی حاکمیت ہونی چاہیے۔نیت کی اصلاح کے بعد جب عملاً محاذ پر جائیں اور جہاد شروع کریں تو اس بات پر توجہ رکھیں کہ ہر عمل شریعت اور فقہ حنفی کی حدود میں سرانجام دیں۔

الحمد للہ شریعت نے ہمارے لیے سب کچھ واضح کر دیا ہے۔ہر کسی کے ساتھ تعامل کا شرعی طریقہ معلوم ہے۔ہم جو کہتے ہیں کہ ہمارے جہاد کا اصل مقصد اعلائے کلمۃاللہ ہے۔تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ سب سے پہلے خود پر یہ قاعدہ نافذ کریں۔ہر عمل میں شریعت کے حکم کو مد نظر رکھیں۔جہاد میں شخصی اجتہاد، شخصی مزاجوں یا افراط و تفریط کو شامل نہ ہونے دیں۔بلکہ صرف اور صرف شریعت کے تابع رہیں۔اس بات پر بھرپور عقیدہ رکھیں کہ شریعت ہمیں جو حکم دیتی ہے، اسی میں ہماری خیر ہے اگرچہ ظاہراً کسی کے مزاج پر بھاری گزرے۔

جہادی امور میں شریعت پر التزام، اللہ تعالی کا ڈر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیں۔تقویٰ ہی وہ صفت ہے جو کہ اللہ تعالی کے ہاں انسانوں کے عزت کا معیار ٹھہرایا گیا ہے۔ جو جتنا متقی ہو گا اللہ تعالی کے ہاں عزت مند ہو گا۔امرا کی اطاعت، ماتحت دوستوں کے ساتھ شفقت، بڑی عمر والوں کا ادب واحترام، عام لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ،

باہمی بھائی چارہ، ایثار، خدمت، تواضع، حلم، عفو، امانت داری، حسن تعامل، اخلاق حسنہ اور مزید اچھی عادات سے ہر مجاہد بھائی خود کو مزین کرے۔

تاکہ مجاہد عام لوگوں کے لیے ایک نمونہ اور مثال رہے اور لوگ اس کی پیروی کریں اور اسی کی عالی شخصیت اور اخلاق حسنہ کی برکت سے لوگ اسلام اور جہاد کی طرف مائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے اور عام مسلمان جو ہمارے زیر حکومت علاقوں میں زندگی گزار رہے ہیں، ہمارے اداروں کی طرف رجوع کرتے ہیں یا ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعامل آتا ہے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ بے آسرا و کمزور لوگ ہمارے پاس امانت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سونپا ہے اور ہم ان پر حاکم ہیں۔ یہ ہمارے لیے ایک عظیم آزمائش ہے کہ ہم ان کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں؟ اللہ نہ کرے ان کے ساتھ تکبر، غرور، بداخلاقی اور شدت کے ساتھ پیش آئیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے قہر کا نشانہ بن جائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کوئی بھی ظلم برداشت نہیں کرتے، اسی لیے متوجہ رہیں اور نبوی فرمان کے مطابق

بشروا و لاتنفروا، یسروا و لا تعسروا

"خوشی کی بات کرو اور نفرت نہ کرو، آسانی کرو اور سختی مت کرو"۔

کے مطابق اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اخلاق حسنہ، عاطفت اور نرمی سے بھرپور رویہ اختیار کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو جائیں اور عام المسلمین کی حمایت بھی حاصل ہو۔

موجودہ حالات کی بابت یہ کہنا ضروری سمجھوں گا کہ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و نصرت کے بدولت امارت اسلامیہ کے مجاہدین پہلے کی نسبت مزید اچھی حالت میں ہیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو عظیم فتوحات عطا فرمائی ہیں اور فتوحات کا یہ سلسلہ بحمد للہ جاری ہے۔ دشمن نے مختلف النوع چالوں کے ذریعے چاہا کہ مجاہدین کو ٹکڑوں میں تقسیم کرے، امارت اسلامیہ کی بنیادوں کو کمزور کرے، اور مجاہدین کے عزم کو کمزور کرے لیکن الحمد للہ دشمن کو اس طرح کی تمام سیاسی اور جنگی چالوں میں شکست کا سامنا کرنا۔

امارت اسلامیہ کی صف ایک صف ہے اور دن بدن اس کی بنیادیں مضبوطی اور استحکام کی جانب گامزن ہیں، اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور گزرے لمحات سے سبق سیکھیں اور دشمن کی چالوں کے خلاف مزید چوکنا رہیں۔

گزشتہ سال میں اگر ہمارا کوئی بھائی ناراض ہو گیا ہو یا کچھ وقت کے لیے امارت اسلامیہ سے دور رہا ہو تو ہر ممکن حد تک ہمیں چاہیے کہ اُسے مطمئن کرنے کی کوشش کریں اور ان کو خوش کریں اور امارت اسلامیہ کے صفوف سے جوڑ دیں۔ میں امارت اسلامیہ کے مؤسس اور محبوب رہبر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی یہ بات ایک بار پھر زندہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی یا تضاد نہیں رکھتے۔ ہماری دوستی و دشمنی صرف اور صرف مقدس دین اسلام کے اساسوں پر ہے۔ جیسا کہ امارت اسلامیہ کے مختلف کمیسون اور مختلف شعبے ہیں تو نظامی مجاہدین اور مسئولین امارت اسلامیہ کے تمام اداروں کے ساتھ تعاون کرتے رہیں۔ مجاہدین عسکری آپریشنوں کے ساتھ ساتھ دعوت و ارشاد کے ساتھ بھی بھرپور تعاون کریں۔

معارف کے شعبے میں ملک کے بچوں اور جوانوں کو شریعت کے مطابق دینی اور عصری تعلیم دیں اور اسی طرح تمام کاموں میں حسب استطاعت جہادی امور کے پیشرفت اور بہبود میں حصہ لیں۔

آخر میں ایک بار پھر واضح کر دوں کہ ہمارا راستہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور نبوی طریقہ کے مطابق ہے، وہی راستہ جس کی زندہ مثال ہمارے لیے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے پیش کی اور ہمارے لیے اُن کا بہترین دستور العمل مثال ہے۔ اور ہمارا سوائے شریعت کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمارے مختلف دشمنان امارت اسلامیہ کو بدنام کرنے کے لیے طرح طرح کے پروپیگنڈے کرتے ہیں اور آئندہ بھی طرح طرح کے حربے استعمال کرتے رہیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صراط مستقیم پر برابر، ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ دشمن کے وسوسوں اور افواہوں کی پرواہ نہ کریں اور صرف اور صرف اپنے کام پر توجہ مرکوز رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انشاء اللہ آنے والے مہینوں میں اچھی فتوحات دیکھیں گے، گزشتہ سال دشمن کے نقصانات، اُس کی مختلف النوع چالوں اور امارت اسلامیہ کی فتوحات نے دکھا دیا کہ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی بھرپور نصرت ہمارے

ساتھ ہے۔ہم اسلامی نصرت پر بھرپور عقیدہ رکھتے اور ایمان رکھتے ہیں! ہم شریعت پر پابند اور محکم رہیں تو کوئی دشمن ہم پر غلبہ نہیں پا سکتا۔اور ہم ہمیشہ کامیاب رہیں گے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وأنتم الأعلون ان كنتم مؤمنين۔ آل عمران

پس آیئے الٰہی نصرت کے شامل ہونے کے ساتھ ساتھ مضبوط ایمان و عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں تجدید عہد کریں۔

اپنی نیتوں کی اصلاح کریں!اور صرف اعلائے کلمۃاللہ کی خاطر قوی عزم کے ساتھ دشمن پر مزید کاری ضرب لگانے کی تیاری کریں۔آخر میں ایک بار پھر سلام اور نیک تمناؤں کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام امت کو درپیش مشکلات سے نکالے اور مجاہدین کو کامیابی نصیب فرمائے۔اللہ تعالیٰ ایک بار پھر پورے ملک میں اسلامی نظام کی بہاریں لائے۔اور مظلوم امت کو اسلامی نظام کے سائے میں آرام، عزت مند اور پرامن زندگی نصیب فرمائے آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا

یہ ساری ہمارے لیے نصیحت اور عبرت ہے! کاش قبرستان جا کر ہم یہ نصیحتیں لیتے! قبر زبان حال سے یہ کہہ رہی ہوتی ہے:

؎ مقبرے کو دیکھنے والے سن
ٹھہر ہم پہ گذرنے والے سن
ہم بھی ایک دن زمین پر چلتے تھے
باتوں باتوں میں ہم مچلتے تھے
ہم ہر ایک راہ گذر کو تکتے ہیں
فاتحہ کے لیے ہم ترستے ہیں

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قبرستان جایا کرو،اس سے تم کو آخرت یاد آئے گی اور مُردوں کو غسل دیا کرو کہ یہ نیکیوں سے خالی بدن کا علاج ہے اور اس سے بہت بڑی نصیحت ہوتی ہے،اور جنازہ کی نماز میں شرکت کیا کرو شاید اس سے کچھ رنج و غم تم میں پیدا ہو جائے کہ غمگیں آدمی اللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہتا ہے اور خیر کا طالب رہتا ہے۔ایک حکیم کسی جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے،راستہ میں لوگ اس میت پر افسوس اور رنج کر رہے تھے وہ صاحب فرمانے لگے کہ تم اپنے اوپر رنج اور افسوس کرو تو زیادہ مفید ہے یہ تو چلا گیا اور تین آفتوں سے نجات پا گیا۔

آئندہ ملک الموت دیکھنے کا اس کو خوف نہیں رہا۔

موت کی سختی جھیلنے کی اب اس کو نوبت نہیں آئے گی۔

برے خاتمہ کا خوف اس کو ختم ہو گیا،اس لیے تم اپنی فکر کرو کہ یہ تینوں مرحلے تمہارے لیے ابھی باقی ہیں!

؎ اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا سب یوں ہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

☆☆☆☆☆

"بے شک وہ مسلمان ممالک جہاں مرتد حکومتیں قائم ہیں،وہاں کی آبادی، سڑکوں، بازاروں میں پھرنے والے عوام بالاصل اور مجموعی طور پر مسلمان ہیں۔پھر ان میں صالحین اور دیگر آپس میں ملے ہوئے ہیں،ان میں کچھ ایسے ہیں جو مرتد کافر ہیں اور جن کا خون حلال ہے لیکن مسلمان ممالک میں بسنے والے عوام مجموعی طور پر مسلمان ہیں جو کتاب و سنت اور مسلمانوں کے مشہور مذاہبِ اربعہ کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور یہ مسئلہ متعدد کتب اور ابحاث سے ثابت ہے۔جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے تو یقیناً وہ غلو اور گمراہی کا شکار ہے اور اہلِ علم کی متفقہ رائے کا مخالف ہے!"

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ

جہاد کو پہچانیے!

چارسدہ یونی ورسٹی اور نادرا دفتر، مردان میں مسلمان عوام کے قتل جیسے واقعات پر ترجمان القاعدہ برصغیر استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نستھدیہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

قال اللہ تبارک و تعالیٰ..... بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ،بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

امابعد!

پاکستان اور پوری دنیا کے عزیز مسلمان بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

حق اور باطل، شرعی اور غیر شرعی راستے اور جہاد اور فساد کے درمیان خطِ امتیاز برقرار رکھنا لازم ہے۔ یہ شریعت کا تقاضا ہے، اسی مقصد کے لیے اللہ رب العزت نے کتابیں نازل کیں اور انبیاء مبعوث فرمائے اور اسی کی خاطر یہ زمین اور آسمان قائم ہیں۔ ظلم اور عدل کے درمیان اس فرق کو واضح رکھنا علما، مجاہدین اور داعیانِ دین کا فرض ہے۔ ہماری تمام تر دوڑ دھوپ، جماعتوں اور تحریکوں کا مقصد بھی محض شریعت کی اتباع اور اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ اتباعِ شریعت ہو... کہ کوئی غم اور کوئی فکر نہیں، ہر تکلیف پر سعادت ہے اور ہر منزل پر کامیابی ہے ...ان شاء اللہ! لیکن شریعت کی اتباع خدانخواستہ اگر نہ رہی... شرعی اور غیر شرعی افعال میں تمیز کا خیال نہ رکھا گیا تو یہ جماعتیں، یہ تحریکیں اور یہ ساری دوڑ دھوپ عبث اور بے کار ہے۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں بے فائدہ اور امت پر مزید بوجھ اور آزمائش ہیں بلکہ آخرت میں بھی یہ سب کچھ ہماری رسوائی، تباہی اور بربادی پر منتج ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی شریعت کو حاکم کرنے اور باطل کو حق کے سامنے جھکانے کے لیے جہاد جیسی عظیم عبادت فرض کی ہے۔ اس جہاد کا تقاضا ہے کہ حق اپنی دعوت اور اپنے عمل میں سچ اور حق نظر آئے اور باطل اس کے سامنے ذلیل و رسوا ثابت ہو۔ شریعت کا علم بلند کرنے والے اپنے قول اور عمل میں اس قدر کھرے اور سچے ثابت ہوں کہ مقابل میں باطل پر اصرار اور جہالت کے دفاع کی خاطر لڑنے والا جب مرے تو یہ واضح نظر آئے کہ یہ ظلم کی حمایت کے جرم میں مردار ہوا۔ جب کہ حق سے محبت کرنے والا، اسلام پر مر مٹنے والا قتل ہو جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو اپنے اور پرائے سبھی کو اعتراف کرنا پڑے کہ اس نے حق کی گواہی دی، اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنے کے لیے قربانی دی اور باطل کے خلاف ڈٹنے کے عوض شہید ہوا۔

پاکستان میں جاری اس مبارک جہادی تحریک کا بھی یہی پیغام ہے کہ "لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ" [تاکہ جو مرے تو بصیرت پر یعنی یقین جان کر مرے اور جو جیتا رہے، وہ بھی بصیرت پر یعنی حق پہچان کر جیتا رہے] مگر چارسدہ یونی ورسٹی اور مردان میں نادرا دفتر کے سامنے مارے جانے والے شہید نوجوان کے بوڑھے والدین نے جب اپنے بیٹے کی میت دیکھی ہوگی تو وہ کیا سمجھے ہوں گے کہ ان کا بیٹا کیوں مارا گیا؟ ان کے بیٹے نے تو مسلمانوں کے خلاف اسلحہ نہیں اٹھایا تھا، اجرتی سپاہی بن کر مرتد فوج میں بھرتی بھی نہیں ہوا تھا، اللہ کی شریعت چاہنے والوں کو عقوبت خانوں میں تعذیب کا نشانہ نہیں بنایا تھا، امریکی ڈالر لے کر قوم کی ماؤں، بوڑھوں اور بچوں پر بمباریاں نہیں کی تھیں۔ پھر بوڑھے والدین کے ارمانوں اور خواہشوں کی جان کیوں لی گئی؟ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ؟ ان سے ان کے بڑھاپے کا سہارا کیوں چھینا گیا؟ ان کا بیٹا تو پڑھنے گیا تھا.... نادرا کے دفتر شناختی کارڈ بنوانے کھڑا تھا...اسے کیوں مارا گیا؟ مارنے والے کون ہیں؟ ظالم فوجی نہیں... خفیہ ایجنسیوں کے نقاب پوش غنڈے اگر نہیں... تو پھر کون ہیں؟

یہ وہ سوال ہے جو جواب چاہتا ہے اور یہاں وہ اہم لکیر ہے جسے برقرار رکھنا دین کی خاطر لڑنے اور مسلمانوں کا دفاع کرنے والے مجاہدین کا فرض بنتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج میں اپنی محبوب قوم سے مخاطب ہوں "لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ" حقیقت یہ ہے کہ چارسدہ اور مردان کے ان شہدا کے والدین کے بعد اگر کسی کو زیادہ دکھ ہے تو وہ ہم مجاہدین ہیں۔ روپے، پیسے اور شہرت کے پجاری حکمرانوں کو دکھ نہیں۔ مسلمانوں کی قاتل اس فوج کو تو خوشی ہے... یہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ ایسے واقعات ان کے کفر اور ظلم پر پردہ ڈال دیں گے۔ ہمیں اس لیے دکھ ہے کہ جو دعوت لے کر ہم نکلے ہیں اور جس مبارک پیغام کے لیے ہم اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں، وہ جہالت کے خلاف اسلام کا پیغام ہے، ظلم کے خلاف عدل کی دعوت ہے اور مظلوم کی حمایت میں ظالم کے

خلاف جہاد کی آواز ہے۔ افسوس! کہ قتلِ مسلم ایسے قبیح افعال سے یہ مبارک جہاد اور اس کا پیغام بدنام ہو رہا ہے۔

پس! ہم اپنی محبوب قوم کے سامنے ایک مرتبہ پھر حق و باطل اور اچھے اور برے کے درمیان تمیز کی لکیر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ نادرا کے دفتر کے سامنے عوام کا قتل ہو یا یونی ورسٹی کے طلبہ پر گولیاں چلانی ہوں، جہاد اور اہلِ جہاد کا مسلمان عوام کو مارنے ایسے جرائم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم امریکہ اور امریکی سرپرستی میں قائم نظامِ کفر کے دشمن ہیں، پاکستان میں اس نظام کی قیادت جرنیل اور حکمران ہمارے دشمن ہیں، فوج اور مسلح اداروں کے اہلکاروں کی صورت میں یہ اجرتی قاتل ہمارا ہدف ہیں جو بندوق کی نوک پر یہ ظالمانہ کفریہ نظام ہم پر مسلط کیے ہوئے ہیں۔ ہم یہ باتیں سیاست اور عوام کی ہمدردیاں لینے کے لیے نہیں کہہ رہے۔ اللہ کی قسم! ہمیں اپنی آخرت کی فکر ہے، مبارک جہاد پر آئے ہوئے سوالیہ نشان کا غم ہے۔ اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے ہم نکلے ہیں، اسی شریعت کا تقاضا ہے کہ ہم یہ حق بیان کریں اور اس پر عمل بھی کر کے دکھائیں۔ شیخ اُسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے مبارک قافلے کی دعوت... طرزِ عمل اور منہج گواہ ہے، دنیا بھر میں ظلم اور کفر کے خلاف ہماری جہادی کارروائیاں شاہد ہیں کہ مسلمانوں کو مارنے ایسی کارروائیوں کو ہم حرام اور فساد سمجھتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی مجرمانہ کارروائیاں جو مجاہدین کے صاف شفاف اور مبنی بر عدل پیغام پر گرد ڈالتی ہیں، وہ بذاتِ خود اس نظامِ کفر کی تقویت کا سبب بھی بنتی ہیں۔ میں یہ بھی واضح کردوں کہ میں خود اگر نادرا دفتر، چارسدہ یونی ورسٹی یا اسکول کے سامنے ہوتا تو میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے دفاع اور جہادِ پاکستان کی حفاظت کی خاطر ان حملہ آوروں کو روک لیتا، چاہے بدلے میں وہ میری اپنی جان لے لیتے۔ مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے ساتھ خیر خواہی کا یہ فرض ہی ہے جو ہمیں امریکہ اور امریکی غلام پاکستانی فوج کے خلاف میدان میں کھڑا رکھنے کا سبب ہے۔ جہاد کا تو مقصد ہی مسلمانوں کے دین، جان، مال اور عزت کی حفاظت ہے کجا یہ کہ جہاد کا نام لے کر مسلمانوں ہی کے جان و مال کو حلال کر لیا جائے۔

میرے محبوب مسلمان بھائیو!

القاعدہ برصغیر کے لائحہ سے چند اہم نکات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرنا یہاں ضروری سمجھتا ہوں:

اوّلاً: مسلمان عوام ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی حفاظت ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ان کی جان، عزت اور ان کے گناہ گاروں تک کے اموال ہم اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں۔ گویا پاکستان کے بازاروں، اسکولوں، یونیورسٹیوں جیسے مقامات میں موجود مسلم عوام ہمارے بھائی ہیں۔ اِلّا یہ کہ کسی خاص فرد کا کفر دلائلِ قطعیہ کی بنیاد پر علما کے سامنے ثابت ہو جائے۔ لہٰذا ان سب کی جان و مال پر ہاتھ ڈالنا ہم حرام سمجھتے ہیں۔

ثانیاً: ہم امریکہ، بھارت اور اس کے اتحادیوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں نیز پاکستان کے اندر شریعت کے راستے میں حائل امریکی غلام پاکستانی فوج اور حکمران بھی ہمارے دشمن ہیں جو نظامِ کفر کی قیادت اور حفاظت کرتے ہیں اور امریکی ڈالر لے کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔

ثالثاً: ہم یہ بھی واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستانی فوج اور سیکورٹی اداروں کے افسروں اور سپاہیوں کو مارنا عین عبادت ہے۔ مگر ان فوجیوں کی بیویوں اور ان کی بالغ و نابالغ اولاد کو مارنا ہم بالکل غیر شرعی سمجھتے ہیں۔ جب تک فوجیوں کی بالغ اولاد کا اپنے باپ کی طرح اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عملی جنگ میں حصہ ثابت نہ ہو، تب تک ان کی جان لینا ہمارے نزدیک حرام ہے۔ یہاں یہ بھی ملاحظہ ہو کہ مرتد فوجیوں کی بیویوں اور بالغ اولاد کے کفر کا فتویٰ آج تک عرب و عجم کے کسی جہادی عالم نے نہیں دیا جب کہ شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ اور شیخ ابو محمد مقدسی حفظہ اللہ جیسے کبار علمائے جہاد کے ایسے واضح فتاویٰ موجود ہیں جو فوجیوں کی اولاد اور بیویوں کے مارنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

رابعاً: دین دشمن سیکولر جماعتوں کے ایسے قائدین جو شریعت کی راہ میں رکاوٹ ہیں، انہیں ہم دائرۂ اسلام سے خارج کہتے ہیں اور ان کو ہدف بنانا بھی جائز سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ ان جماعتوں کے عام ووٹروں کی نہ تو ہم تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ہدف بنانا جائز سمجھتے ہیں۔

خامساً: جمہوریت کو ہم کفر سمجھتے ہیں مگر جمہوریت میں حصہ لینے والے ہر فرد کی تکفیر نہیں کرتے۔ دینی سیاسی جماعتوں کی جانب سے دین کی خدمت یا نفاذِ شریعت کی غرض سے پارلیمنٹ میں بیٹھنے کی تاویل ہم باطل سمجھتے ہیں لیکن نہ تو اس کی بنیاد پر ان دینی جماعتوں کی ہم تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ہدف بنانا ہم جائز سمجھتے ہیں۔ تاہم چونکہ ان کے اس فعل سے نظام کفر کو تقویت ملتی ہے، اس لیے جملہ دعوتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے انہیں اس حرام فعل سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

یہ لائحہ جماعت قاعدۃ الجہاد کا مبنی بر بصیرت موقف ہے۔ یہ موقف علمائے حق اور قائدینِ جہاد کے عشروں پر محیط تجارب اور علمی تحقیق کا نچوڑ ہے۔ اسی کے مطابق ہم اپنے مجاہدین کی تربیت کرتے ہیں اور اسی کی طرف دوسرے مجاہدین کو دعوت بھی دیتے ہیں۔ " اَلدِّینُ النَّصِیحَۃُ دین خیر خواہی کا نام ہے "

اس موقع پر اپنے محبوب بھائیوں، مجاہدین کے سامنے چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں:

پہلی گزارش یہ ہے کہ ہم تمام معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ خاص کر مسلمان کی جان کا معاملہ تو نہایت خطرناک ہے کہ اس کی حرمت کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لَزَوَالُ الدُّنْیَا أَھْوَنُ عَلَی اللهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَیْرِحَقٍّ۔ پوری دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ کی نگاہ میں کسی مسلمان کے ناحق قتل سے ہلکا ہے" نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہُ وَمَالُہُ وَعِرْضُہُ۔ ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے"۔

مومن کا حرام فعل پر اصرار اور اس پہ ڈھٹائی تو بہت دور کی بات ہے، اس کی تو صفت یہ ہے کہ وہ نیکی کرتے ہوئے بھی اللہ سے ڈرتا ہے کہ کہیں عمل رد نہ ہو جائے۔ وَالَّذِینَ یُؤْتُونَ مَا آتَوا مومنین وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں دیتے ہیں وَقُلُوبُھُمْ وَجِلَۃٌ اور دل ان کے کپکپاتے ہیں۔ أَنَّھُمْ إِلَی رَبِّھِمْ رَاجِعُونَ کہ انہوں نے لوٹ کے اللہ کی طرف جانا ہے۔ یعنی ان کے دل ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کا عمل مقبول ہونے کی بجائے مردود نہ ٹھہرے۔ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اللہ کے واضح دشمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں مگر اس کے باوجود ان کے دل لرز رہے ہیں کہ کہیں شریعت کے منافی کوئی عمل سرزد نہ ہو جائے، ریا اور خود نمائی نہ ہو، زبانوں پر استغفار ہوتا اور گڑگڑا کر اللہ سے مانگتے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اے ہمارے رب! ہماری غلطیاں معاف فرما! وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوئی ہیں، ان سے درگزر فرما! وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا ہمارے قدموں کو جما! وانصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِینَ اور کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما!

دوسری گزارش عمل سے پہلے علم کی ہے۔ عمل کے صالح ہونے کے لیے اخلاص کے بعد دوسری شرط موافقِ شریعت ہونا ہے۔ کس کو مارنا جائز ہے اور کس کو ناجائز! کس کا مال مباح ہے اور کس کا غیر مباح! کس سے دشمنی رکھنا لازم ہے اور کس سے دوستی و وفا ایمان کا جز ہے! اس کا علم ہر مجاہد پر فرض ہے۔ ان مسائل میں خود اجتہادی سے بچنا اور علمائے جہاد کی اتباع کرنا اپنے اوپر لازم کیجیے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اے ایمان والو! أَطِیعُوا اللہَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو! وَأُولِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ اور اولوالامر کی اطاعت کرو!

اولوالامر سے مراد یہاں علمائے حق ہیں نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اے ایمان والو! إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِیلِ اللہِ جب تم جہاد کرتے ہو اللہ کے راستے میں فَتَبَیَّنُوا تو تحقیق کر لیا کرو!

تیسری درخواست یہ ہے کہ واضح اور متفق علیہ نوعیت کے اہداف تک محدود رہیے۔ ایسے اہداف کو نشانہ بنایئے جن پر نہ علمائے جہاد کو اعتراض ہو اور نہ ہی عام مسلمانوں کے لیے اس کا سبب سمجھنا مشکل ہو۔ مگر اس کے برعکس علمِ شرعی اور عام مسلمانوں کے فہم کا خیال رکھے بغیر نت نئے اہداف ایجاد کرنے کا شوق نہایت ہلاکت خیز ہے، قافلۂ جہاد کے لیے خودکشی ہے۔

چوتھی درخواست یہ ہے کہ اپنا جذبہ، غصہ اور دشمنی شریعت کے تابع کیجیے۔ مجاہد کی تو تعریف ہی یہ ہے کہ وہ اپنے مزاج کو شریعت کے تابع کرنے کے لیے سب سے پہلے اپنے نفس سے لڑتا ہے۔ اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہُ فِي طَاعَۃِ اللہِ مجاہد تو وہ

ہے جو اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس سے لڑتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین صفات نجات دلانے والی ہیں۔ ان میں سے ایک ؛ الْعَدْلُ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ ہے یعنی رضا اور ناراضی، خوشی اور غصے میں عدل پر قائم رہنا۔

پانچویں درخواست مجاہدین کے امراء اور قائدین کی خدمت میں پیش کروں گا۔ جہاد اور اس کی دعوت کی مصلحت یہ ہے کہ برائی کو برائی کہا جائے خواہ اس کے مرتکب ہم یا ہمارے ساتھی ہی کیوں نہ ہوں اور اچھائی کو اچھائی کہا جائے چاہے اسے کرنے والا ہمارے علاوہ کوئی اور ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں جہاد کی قطعاً کوئی مصلحت نہیں ہے کہ ہم اپنی یا اپنے ساتھیوں کی غلطیوں اور غیر شرعی افعال کی اصلاح کرنے کی بجائے ان کا دفاع کریں اور وقتی مصلحتوں کو دین کی مصلحت پر ترجیح دیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ مضبوطی سے عدل پر قائم رہو! شُهَدَاءَ لِلَّهِ اللہ کے لیے گواہی دینے والے وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ اگرچہ یہ گواہی تمہیں اپنے خلاف دینی پڑے أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ یا والدین اور عزیز و اقارب کے خلاف۔

چھٹی درخواست یہ ہے کہ اپنی صفوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ کفار اور مرتدین کے خلاف جہاد کے محاذ کے ساتھ ساتھ ہمارے دو اور اہم محاذ بھی ہیں؛ اپنی اصلاح کا محاذ اور مجاہدین کو خیر کی طرف بلانے، انہیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا محاذ۔ ان سب محاذوں پر ہم توجہ دیں گے تو اللہ کی ناراضی سے بچ سکیں گے۔ اللہ کے دشمنوں پر بھی غالب ہوں گے اور امت کے مظلوموں کی دادرسی بھی ہو سکے گی۔ حضرت ابوالدرداءؓ کا فرمان ہے: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ تم اپنے اعمال ہی کے بل بوتے پر لڑتے ہو۔ برائی سے نہ روکنا نہایت بڑا گناہ ہے اور اس کا وبال نیک و بد اور اچھے اور برے سب لوگوں پر آتا ہے۔ بنی اسرائیل کی تباہی اور انبیاء تک کی زبان سے ان پر لعنت کا سبب بھی برائی دیکھ کر اس پر خاموش رہنا تھا۔ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ برائی ہوتی تھی اور اسے منع نہیں کرتے تھے، لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بہت ہی برا کام تھا جو وہ کرتے تھے!

ساتویں درخواست مامورین مجاہدین کی خدمت میں پیش کروں گا۔

میرے عزیز اور محبوب بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ... اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں! اطاعت نیکی اور معروف میں ہے۔

اگر امیر منکر کا امر دینے والا ہو تو اس امر کے سامنے انکار کرنا ہی ایمان کا تقاضا اور مجاہد کی نشانی ہے۔ امیر کے غیر شرعی حکم پر بھی اگر ہم سر ہلانے اور عمل کرنے والے بن جائیں تو پھر فوج میں اور ہم میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک نے اللہ کے سامنے تنہا کھڑے ہونا ہے۔ یہ جماعتیں اور تحریکیں اگر اللہ کی رضا کے حصول میں معاون ہوں تو یہ نعمت ہیں ورنہ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے کوئی جماعت اور کوئی تحریک نہیں بچا سکے گی۔

آٹھویں عمومی درخواست سب مجاہد بھائیوں سے کروں گا کہ مسلمانوں کے سامنے درشتی نہ دکھایئے بلکہ نرمی دکھایئے اور ان پر شفقت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی صفت أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ بیان فرمائی ہے۔ پاکستانی عوام مسلمان ہیں۔ ہاں! گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اکثریت کا حکم مسلمان ہونے کا ہے۔ مسلمانوں سے محبت، شفقت اور خیر خواہی کا تعلق رکھنا جب کہ ان کے سروں پر نظامِ کفر مسلط کرنے والے شریعت کے دشمنوں سے عداوت اور جہاد کرنا اللہ کے محبوب بندوں کی نشانی ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ تم میں سے جو اللہ کے دین سے پھر گئے فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ تو اللہ ایسی قوم کو تمہارے جگہ لے آئے گا... يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اس قوم سے اللہ کی محبت ہو گی اور وہ اللہ سے محبت کرے گی... أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مومنین پر نرم ہوں گے... أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ کفار کے لیے سخت ہوں گے۔ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوں گے.... وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

ہماری زبان یا ہاتھ سے اگر کسی مسلمان کو نقصان پہنچ رہا ہو تو مجاہد تو دور کی بات، حقیقی مسلمان بھی ہم نہیں بن سکتے۔ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ

ہوں۔ یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اس ظالمانہ نظام سے نجات پا سکتے ہیں، شریعت نافذ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جب تک کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ ثابت نہ ہوں۔

اپنے بھائیوں سے آخری گزارش میری یہ ہے کہ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا اپنے طرزِ عمل سے ہم اسلام کی محبت پھیلانے والے بنیں، اللہ کے دین سے متنفر کرنے والے نہ بنیں۔ آپ کا ہر بیان اور ہر کارروائی لوگوں کے دلوں میں جہاد کی محبت بٹھانے والی ہو۔ ہم ایک دعوت، ایک پیغام اور ایک مقصد لے کر اٹھے ہیں۔ ہمارے اس مبارک مقصد پر گرد ڈالنے اور ہمیں ہمارے اپنوں ہی میں بدنام کرنے اور قابلِ نفرت بنانے کے لیے تمام شیاطینِ انس و جن اور سب دشمن ایک ہو گئے ہیں۔ پس ہماری ہر کارروائی، ہر قدم اور ہر قول ہماری اصل پہچان پر پڑی گرد صاف کرنے والا ہو۔ اور یہ بھی سنیے، میرے مجاہد بھائیو! اللہ کی قسم! اگر ہم سب شہید ہو جائیں اور ہمارے بچے بھی، مگر ہماری دعوت کو نکھار ملے، اللہ کے دین کی طرف بلانے اور شریعت کے قیام کے لیے جہاد کی اس دعوت کو ہماری قوم میں مقبولیت مل جائے تو یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے۔ لیکن جہاد کی اس دعوت کا مقدس چہرہ اگر ہماری خطاؤں کی وجہ سے مسخ ہو جائے تو یہ ظلم ہے مجاہدین کے ساتھ، ظلم ہے اللہ کے دین کے ساتھ اور اپنی اس مظلوم قوم اور امت کے ساتھ۔

آگے بڑھنے سے پہلے اس امت کے حقیقی قائدین اور نہایت ہی گراں قدر حق گو علمائے کرام کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم آپ کے شاگرد، آپ کے فرزند اور آپ کے محافظ ہیں۔ قافلۂ جہاد کے ساتھ کسی بھی درجہ کا آپ کا تعلق ہمارے لیے سرمایہ اور سعادت ہے۔ میدانِ جہاد علما سے خالی نہیں ہے مگر یہ تعداد کفایت بھی نہیں کرتی۔ میدان میں آج پہلے سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے۔ جہاد کے اندر خطاؤں کا علاج ہی یہی ہے کہ علما زیادہ سے زیادہ میدان میں ہوں۔ علما کا تعلق مجاہدین کے ساتھ قوی ہوگا تو قافلۂ جہاد امت کے لیے مزید خیر کا باعث بنے گا۔ پس ہماری رہنمائی کیجیے۔ آپ کی طرف سے مبنی بر عدل احتساب میں ہم اپنی دنیا اور آخرت کی کامیابی دیکھتے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمل میں برکت ڈالے۔ آمین یارب العالمین!

آخر میں، میں پاکستان میں بسنے والے محبوب مسلمانوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ظالم فوج اور خائن حکمران آپ کے خیر خواہ نہیں، دشمن ہیں۔ یہ اللہ کے باغی ہیں، امریکہ کے غلام ہیں۔ روپے، ڈالر اور شہوت کے پجاری ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے قاتل ہیں۔ خود اپنے بھی دشمن ہیں اور اپنی اولاد کے بھی مجرم ہیں۔ آپ کی راحت، سکون، خوشی، دنیا و آخرت کی عزت اور کامیابی رحیم و کریم رب کی پاک شریعت میں ہے۔ مگر یہ فوج اسی شریعت کے راستے میں حائل ہے۔ آپ کے خیر خواہ وہ مجاہدین ہیں جو اللہ کی اس شریعت اور آپ کی حفاظت کی خاطر امریکہ اور اس کے غلاموں سے برسرِ پیکار ہیں، ان کا جہاد شریعت کا پابند جہاد ہے۔ اچھے برے، ظالم و مظلوم، شرعی و غیر شرعی راستے میں تمیز کرنے والے جہاد اور مجاہدین کو پہچانیے اور ان کا ساتھ دیجیے۔ اصل و نقل، اچھے اور برے ہر جگہ ہوتے ہیں، اسی میں اللہ کی طرف سے امتحان ہے اور یقین رکھیے کہ اس ملک کا مقدر شریعت ہے، ظلم کی یہ رات بہت جلد چھٹنے والی ہے۔ ان شاء اللہ! اس پُر نور صبح کی خاطر پوری کی پوری ایک نسل قربانیاں دے چکی ہے۔ شریعت کے ان پروانوں کی یہ دربدریاں، قید و بند، شہادتیں، پھانسیاں اور قربانیاں یوں ہواؤں میں تحلیل نہیں ہوں گی ان شاء اللہ! اس حق کی خاطر قربانی دینے کی دیر تھی تو آج الحمدللہ خیبر تا کراچی ایک ایسا قافلہ وجود میں آچکا ہے جو محض اسلام کا نام لینے والا ہی نہیں بلکہ اسلام کو نافذ دیکھنے کے لیے شہادتوں اور قربانیوں کی ایک طویل تاریخ کر چکا ہے اور آج تک کر رہا ہے۔ اللہ ہمیں اس مبارک قافلے میں شامل فرمائے اور اپنی شریعت کے نور سے منوّر، آنے والی اس صبح کی خاطر ہمارا وقت اور خون بھی قبول فرما لے جس کی آمد اب زیادہ دور نہیں۔ آمین یارب العالمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆☆

"فقط ہماری مخالفت کرنا یا ہم سے قتال کرنا 'تکفیر' کو لازم نہیں کرتا۔ ہم انبیاء نہیں ہیں! ہم انسان ہیں، غیر معصوم ہیں، غلطی کرتے ہیں"
شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ

ناحق خونِ مسلم بہانے کی بابت موقف

شریعت یا شہادت، رسمی صفحہ فیس بک

الحمدللہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین محمد و علی آلہ و صحبہ و ذریتہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین و بعد

اہلِ پاکستان اس وقت ایک فیصلہ کن دوراہے پر کھڑے ہیں۔امتِ مسلمہ بالعموم اور پاکستان میں بسنے والے مسلمان بالخصوص وقت کے ایک ایسے نازک دور سے گزر رہے ہیں جب کفر اور اس کی اتحادی دین دشمن طاقتیں اپنی پوری قوت کے ساتھ اہلِ اسلام کے خلاف میدانِ عمل میں موجود ہیں۔ایک ایسا وقت جب نفاذِ شریعت کی پکار، پاکستان میں ہمیشہ سے زیادہ مقبول ہو چکی ہے۔ایک ایسا وقت جب نفاذِ شریعت کی خاطر ہزاروں نوجوان اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر چکے ہیں، لاکھوں لوگ جیلوں میں ڈال دیے گئے ہیں، سیکڑوں سہاگ اجڑ چکے ہیں اور ہزاروں بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ایک ایسا نازک وقت جب فدایانِ ختمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنے والے، شریعت یا شہادت کی ایک واضح دعوت لے کر اٹھ چکے ہیں اور کفر اور اس کے حواریوں کی توحید ورسالت اور دین وشریعت سے دشمنی بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

یہ ایک ایسا وقت ہے جب اہلِ دین کو آگے بڑھ کر اپنی شریعت یا شہادت کی دعوت کو نہایت وضاحت سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔حق کو حق اور باطل کو باطل کے نام سے موسوم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو اور اہلِ باطل کا کلمہ سرنگوں ہو جائے،اور اللہ کا کلمہ تو بہر صورت بلند ہی ہے!

جہاں آج اہلِ دین کی دعوت کو باہر سے خطرات لاحق ہیں وہیں اندرونی طور پر بھی بہت سی مشکلات اور خطرات ان کے ہم رکاب ہیں۔یہ ایسی مشکلات ہیں اور ایسے اندرونی خطرات ہیں جنہوں نے تقریباً نصف صدی قبل الجزائر کی سب سے بڑی دینی تحریک کا خاتمہ کر دیا۔یہی اندرونی خطرات آج یمن، شام، عراق، افغانستان اور پاکستان میں اہلِ دین کے لیے واضح کفر سے زیادہ بڑا خطرہ بنے کھڑے ہیں۔

ہمیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ نفاذِ شریعت کی مبارک محنت، اپنے نفس، اعمال، گھر، معاشرے، تنظیم اور جماعت سے شروع کی جاتی ہے۔جب نفاذِ شریعت کی یہ مبارک محنت کرنے والے افراد ان مراحل سے سرخرو ہو کر آگے بڑھتے ہیں تو اللہ پاک ان پاکیزہ نفوس سے اپنی زمین پر بھی نفاذِ شریعت اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی خدمت لیتے ہیں۔اس کے بالعکس اگر حدودِ شریعت کا پاس ولحاظ نہ رکھا جائے تو یہی شریعت یا شہادت کا نعرہ لگانے والے لوگ دنیا و آخرت کے خسارے کا سامنا کرتے ہیں، فالعیاذ باللہ۔

ہمیں یہ بات بھی بہت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے اور ہمارے اعمال سے اس کو ظاہر ہونا چاہیے کہ مسلمان عوام کی عزتوں، اموال اور جان سے کھلواڑ کرنے والے دِین و شریعت کے خادم نہیں۔بلکہ ان کے یہ افعال دین و شریعت کی دعوت کے لیے زہرِ قاتل کی مانند ہیں۔

پشاور کے آرمی پبلک اسکول، باچا خان یونیورسٹی، نادرا آفس مردان، سیشن کورٹ شب قدر تا گلشنِ اقبال پارک لاہور، مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر دھماکے کرنا اور مسلمانوں کی عزتوں، اموال اور جان سے کھلواڑ، شریعت مخالف قوتوں، ایجنسیوں اور بالعموم و بالاصل اہلِ کفر کی دعوت کو تقویت پہنچاتا ہے۔

ہم نہایت وضاحت سے یہ اعلان کرتے ہیں، اپنے آپ کو بھی اور نفاذِ شریعت کی مبارک محنت کرنے والے افراد کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ :

> ''چاہے ہمارا وجود فنا ہو جائے، ہماری تنظیمیں اور جماعتیں مٹ جائیں اور چاہے ہمارے سب منصوبے خاک میں مل جائیں مگر ہمارے ہاتھوں سے ناحق کسی مسلمان کا خون نہ بہنے پائے!''

مومن تو مومن کا بھائی ہے۔اس کے افعال و حرکات کیا اس کے قلب و ذہن پر گزرنے والے خیالات بھی ایسے ہوتے ہیں جن سے دوسرے مومنین کو تقویت ملتی ہے اور یہ ایک دوسرے کے لیے باعثِ راحت و آسانی ہوتے ہیں کجا یہ کہ ایک دوسرے پر ناحق ہاتھ اٹھانے والے ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''بندہ جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، بندہ جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب وہ قتلِ ناحق کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔۔'' (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح قول و عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الّا البلاغ المبین۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد۔

☆☆☆☆☆☆

القاعدہ برصغیر: اہل سنت کی حقیقی محافظ

الحمدللہ۔ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ وبعد

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی، جہاں بھی اور جس دور میں بھی امت مسلمہ پر کافر حملہ آور ہوئے تو آگے بڑھ کر اس یلغار کو روکنے کے لیے مجاہدین اسلام ہی نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے دفاع اور تائید نصرت کے لیے پیش کیا۔ دوسری جانب مسلمان جب بھی کفار کو شکست دے کر دین کے غلبہ و نفاذِ شریعت کے قریب پہنچے تو رافضیوں نے اہل سنت کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔ ماضی میں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے دور میں صلیبی جنگوں میں کفار کا ساتھ دے کر اور تاتاری لشکروں کے ساتھ شامل ہو کر انہوں نے اہل سنت کا خون بہایا اور خلافت پر حملہ آور ہوئے۔ ماضی قریب میں جب عراق وافغانستان کے اندر مجاہدین اسلام نے کفار کو شکست کے دہانے پر لا کھڑا کیا تو یہی گروہ تھا جس نے اسلام اور مجاہدین کو مزور کرنے کے لیے پورا زور لگا دیا اور مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کو تقویت پہنچائی۔ یہی کہانی انبیاء علیہم السلام کی سرزمین شام کے اندر دہرائی گئی جس میں لاکھوں سُنیوں کو شہید کیا گیا، ہماری ہزاروں پاکیزہ بہنوں کی عصمت دری کی گئی اور بوڑھوں بچوں کو بے دردی سے ذبح کر دیا گیا۔ حال ہی میں یہی کہانی یمن میں بھی دہرائی جا رہی ہے۔ ان سب جرائم کی وجہ ان رافضیوں کا وہ بغض ہے جو آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے پاک وروشن راستے پر چلنے والے آج تک تمام اہل سنت کے خلاف صدیوں سے اپنے دلوں میں پالے بیٹھے ہیں۔

آج روافض کی ان سب سرگرمیوں کے پیچھے اصل قوت ایران ہے جو دنیائے اسلام کے اندر ایسے عناصر کی مسلسل پشت پناہی کر رہا ہے جو عسکری وسیاسی اور فکری طور پر اسلام سے دشمنی اور مسلمانوں کے قتل اور ان پر ظلم وستم میں مصروف ہیں۔ پاکستان میں بھی ان کی یہ سرگرمیاں آج زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ پاکستان و دیگر اسلامی ممالک میں رائج انگریز کا دیا ہوا کفریہ جمہوری نظام ان کا محافظ ہے، جس کے زیر سایہ رہ کر ان روافض نے اہل سنت کے بڑے بڑے علما کو چُن چُن کر شہید کیا اور مدارس کے طلبہ 'ان کے نشانے پر رہے۔ جہاں ان کا بس چلا مساجد و مدارس پر دست درازیاں کیں اور سنی مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ حکومت، فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بجائے مظلوم سنی عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے الٹا انھی کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ ان حکومتی و فوجی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں بھی یہ رافضی طبقہ اہم عہدوں پر فائز ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ داراداروں، صنعتی ملوں اور فیکٹریوں، غرض ملکی دولت پر بھی اس طبقے کا قبضہ ہے۔ میڈیا کے نامور اداروں میں بھی اس گروہ کے افراد اہم عہدوں پر تعینات ہیں اور بے دینی، بے راہ روی اور فحاشی و عریانی پھیلانے میں اہم کردار رکھتے ہیں۔

اے ہمارے محبوب سنی مسلمانو! آج شریعت کے نفاذ اور اہل سنت کے دفاع کے لیے القاعدہ برصغیر میں آپ کے مجاہد بیٹے جہاں امریکہ و اسرائیل سے لڑ رہے ہیں وہیں پاکستان کے کفریہ قانون نافذ کرنے و والے اداروں اور اہل سنت پر حملہ آور رافضی خطرات سے بھی برسر جہاد ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس خطرے کا اصل اور مکمل سد باب کفریہ نظام کی تباہی اور شریعت کے نفاذ ہی سے ممکن ہے۔

آپ کے مجاہد بیٹے اور بھائی آپ کی تائید و نصرت کے لیے، آپ کے دین وعزت اور جان ومال کی حفاظت کے لیے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ جنگ ہمارے علمائے کرام کے دفاع اور مساجد و مدارس کے تحفظ کی جنگ ہے۔ امہات المومنین رضوان اللہ علیھن اجمعین کی عفت وعصمت اور شان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دفاع کی جنگ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان روافض کی طرف سے آنے والے تیروں کو اپنے سینوں پر روکیں، اپنی گردنیں تو کٹوائیں مگر آپ کے دین وایمان، جان ومال اور عزت وآبرو پر آنچ نہ آنے پائے۔

اے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانو! پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جانثارو!... آؤ اور ہمارا ساتھ دو... امریکی غلامی سے نجات کے لیے... شریعت کے نفاذ کے لیے...یہود کے آلۂ کار رافضیوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جانے کے لیے... امہات المومنین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دفاع کے لیے... مساجد و مدارس کے تحفظ کے لیے... علمائے کرام کی حفاظت کے لیے... اپنے آپ کو پیش کرو، اپنی جان، مال، زبان، تائید وحمایت کر کے ہماری مدد و نصرت کرو... اللہ پاک انہی لوگوں سے فتح و نصرت کا وعدہ فرماتے ہیں، جو اس کی شریعت کی مدد کریں:

"اے ایمان والوں! اگر تم اللہ (کی شریعت) کی مدد کرو گے، تو اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے قدموں کو جمادے گا"۔

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون

☆☆☆☆

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه

مولوی عبدالرحمن اخندزادہ دامت برکاتہم العالیہ

مولوی عبدالرحمن اخندزادہ دامت برکاتہم العالیہ،امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کو شرعی دورہ جات کروانے اور اُن کی دینی تربیت کا اہتمام کرنے کے ذمہ دار ہیں۔زیرِ نظر مضمون مجاہدین کی ایک مجلس میں کیے گئے آپ کے ایک پشتو بیان کا ترجمہ ہے۔(ادارہ)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الانبياء والمرسلين ، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ، وبعد!

قال الله تعالیٰ؛ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه۔

محترم وقدر مند مجاہد، مبارز، مرابط بھائیو!

میں چاہتا ہوں کہ اس مبارک موقع پر ،اس مبارک، جہاد پرور اور شہداپرور سرزمین سے آپ کو میں اپنی امت مسلمہ کے مجاہد بھائیوں ، دوستوں چند کے پیغامات دوں اور اسی طرح اپنے دشمنوں کی سازشوں کو بھی ذکر کروں۔

سب پہلے میں امت مسلمہ کو،اپنے مجاہد بھائیوں کو اور اسی طرح دشمنوں کو بھی بتا دوں کہ ہمارا جاری جہاد،ایک بامقصد جہاد ہے! یہ محض جنگ نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا یہ جہاداُن دشمنوں کی طرح کسی دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے ہے، جو مال کے لیے لڑرہے ہیں یا سلطنت کے لیے لڑرہے ہیں یا بدمعاشی کے لیے لڑ رہے ہیں یا ظلم و ستم کے لیے لڑ رہے ہیں (ان کی طرح)ہماری جنگ محض ''جنگ''،نہیں بلکہ یہ (مقدس)جہاد ہے!اور اس جہاد کا مقصد قرآن مجید میں بہت واضح طور پر بیان کیا جا چکا ہے(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه)''ان کافروں کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ (کفر و شرک) باقی نہ رہے اور اللہ کا دین غالب آجائے''۔اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر ہم نے جہاد کا آغاز کیا تھا۔ میں اپنے مجاہدین بھائیوں کو بھی کہوں گا اور دشمنان کو بھی کہوں گا کہ اس آیت میں اللہ رب العزت نے فرمایا؛وَقَاتِلُوهُمْ،تم لڑو!اس کفریہ نظام کے ساتھ لڑو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے!بھائیو،فتنہ سے مراد تمام مفسرین کے نزدیک بالاجماع کفر کی قوت ہی ہے اور تمام بھائی اس بات کو یاد رکھیں کہ اس دور میں کفر کی سب سے بڑی قوت اس کے نظام میں ہے، جس نظام کو جمہوریت کہا جاتا ہے۔ تو اللہ رب العزت کا پہلا حکم یہی ہے کہ ہم اس نظام کے خلاف لڑیں جو کہ شریعت کے خلاف اور قرآن کے خلاف بنایا گیا ہے، یہاں تک کہ جمہوریت جیسا کفریہ نظام ختم ہو جائے اور یہ جمہوریت کیسا نظام ہے؟اس کا ہم نے خوب مطالعہ کر رکھا ہے، اسی طرح ہماری مجاہد ملت اور امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین بھی اسے خوب جانتے ہیں۔ہمارے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے بھی اس کی حقیقت کو جان لیا تھا اور موجودہ امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ بھی اس پلید کفری نظام سے خوب واقف ہیں۔ہم اس کفری نظام کے تمام اصولوں سے خوب واقف ہیں کہ یہ سب قرآن کے خلاف ہیں۔یہاں تک کہ ہمارا ایک ادنیٰ مجاہد بھی اس پلید کفری نظام سے باخبر ہے،اس لیے ہمیں کوئی دھوکا نہیں دے سکتا!

میں یہ بات اس لیے وضاحت سے بیان کر رہا ہوں کہ آج ساری دنیا کا میڈیا اس پر مصروف ہے۔آج امریکہ کی کانگریس دو سو ملین ڈالر کٹھ پتلی وزارتِ دفاع کو دیتی ہے تاکہ وہ ایسے ریڈیو سٹیشن قائم کرے جو مجاہدین کے مقاصد کو خلط ملط کر سکیں اور مجاہدین کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر سکیں۔آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف چینلز ،یہاں تک کہ ہمارے وائرلیس نیٹ ورک میں بھی طالب مجاہد کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے کہ اے طالب مجاہد بھائی!تم تو لڑرہے تھے امریکہ کے خلاف،آج تو امریکہ چلا گیا۔اب کس کے خلاف لڑ رہے ہو؟اب تو تم بھی کلمہ پڑھنے والے اور ہم بھی(افغان نیشنل آرمی)...!ہم کہتے ہیں نہیں!یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ ہم محض امریکہ کے خلاف جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے؟ ہمارا مقصد تو "لاتکون فتنه" ہے،یعنی ہماری جنگ تو کفر کے نظام کے خلاف ہے۔ہم کل روس کے خلاف لڑے تھے،وہ کمیونزم کا کفریہ نظام تھا،اس میں بھی ہمارے بڑوں نے روسی افواج کے ساتھ ساتھ ان افغان مرتدین کے ساتھ بھی قتال کیا جو کہ افغانستان میں کمیونزم کا نظام لانا چاہتے تھے اور الحمد للہ اس وقت تک لڑے کہ کمیونزم کے کفری قانون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

لیکن بھائیو!اس کے بعد کچھ لوگوں نے جمہوریت کے نظام کا رخ کر لیا،کوئی فرانس کی گود میں بیٹھ گیا(جیسے احمد شاہ مسعود)،کوئی واشنگٹن کے دروازے پر دستک دینے لگا(جیسے سیاف اور برھان الدین ربانی)اور افغانستان میں جمہوریت کا نظام لانے کے مرتکب وہی لوگ ہوئے جو کہ ہمارے ساتھ ایک محاذ پر شانہ بشانہ

روس کے خلاف لڑ رہے تھے، جو کہ کل ہماری قیادت بھی کر چکے تھے (مگر کفری جمہوریت کو فروغ دینے لگے)۔ لیکن الحمد للہ ہم نے جہاد کے مقاصد کو پہچان لیا تھا، جب وہ مجاہدین کی شکل میں، شیخ الحدیث کی شکل میں، اور مسلمان کے روپ میں فرانس و واشنگٹن سے لائے گئے جمہوریت کے نظام کو افغانستان میں نافذ کرنے لگے تو امارت اسلامیہ نے باقاعدہ ان کے خلاف اقدامات اٹھائے (اور ان کا راستہ روکا)۔ کیونکہ امارت اسلامیہ کا ہر ایک مجاہد جہاد کے مقاصد سے بخوبی واقف تھا، کہ ہم صرف اس لیے نہیں لڑے تھے کہ روس کو بھگایا جائے اور پھر بھی وہی جمہوریت کا کفری نظام نافذ ہو جائے۔ ابتدا میں ہم نے یہ جنگ امریکہ کے خلاف شروع نہیں کی تھی بلکہ ان ڈیموکریٹ غلاموں کے خلاف شروع کی تھی جو جمہوریت کا نظام اس شہداپرور زمین پر لانا چاہتے تھے اور آج بھی الحمد للہ ہمارا منہج اور راستہ کوئی بدل نہیں سکتا۔ میں تمام مجاہدین بھائیوں سے کہوں گا کہ آگاہ رہنا! ہمارے جہاد کے دو معروف و مقدس مقاصد ہیں۔

پہلا یہی کہ کفریہ نظام کا خاتمہ..... چاہے وہ نظام امریکی چلائیں یا ان کے دستر خوان پر پلنے والے ڈاکٹر، انجینئر، احمد زئی، کرزئی یا پھر نام نہاد شیخ الحدیث (سیاف) جیسوں کو سونپ دیا جائے، اس نظام کو ہم ویسا ہی کفریہ کہیں گے جیسے کل ہم نے کمیونزم کو کفریہ قرار دیا تھا! ہمارا اشخاص و افراد کے ساتھ کوئی کام نہیں... ہم تو اس نظام کے خلاف لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ یہ نظام ختم ہو جائے۔ اور یقیناً یہ نظام ہوا میں معلق نہیں ہے... اس کو چلانے والے ادارے ہیں اور سب سے بڑا ادارہ پارلیمنٹ ہے..... جو کہ اسلام کے خلاف قوانین جاری کرتی ہے..... ہمیں دہشت گرد قرار دیتی ہے.... ہم ان پارلیمنٹوں کو تباہ کریں گے ان شاءاللہ! اور کفری نظام کی بیخ کنی کر کے ایک خالص شرعی نظام کو قائم کریں گے ان شاءاللہ۔ اور اسی طرح جمہوریت کے نظام کو چلانے والے ادارے جو کہ وزارتِ دفاع، وزارت داخلہ و خارجہ یا کسی بھی نام سے ہیں، یہ تمام ادارے ہمارے ہدف ہیں! اور اس نظام کی حفاظت کرنے والے اہلکار، چاہے وہ فوجی کہلائیں.... یا ملی اردو کہلائیں یا پلید صحوات (اربکی) کے نام سے ہوں، ان سب کو ختم کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے..... وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ اور اس نظام کو چلانے والی صفوف میں اگر ملا، شیخ الحدیث یا پرانے مجاہد بھی شامل رہیں تو وہ بھی ہمارے اہداف میں سے ہیں اور یہ ہدف اللہ نے ہمیں بتایا ہے....

ہمارے جہاد کا دوسرا مقصد بھی قرآن میں اللہ عزوجل نے فرمایا ''و یکون الدین کلہ للہ'' جب تمام کفری نظام اور اس کے چلانے والوں کو ختم کریں تو پھر میدان دوسروں کے لیے نہیں چھوڑیں گے بلکہ وہاں ہم شرعی نظام کو قائم کریں گے (ان شاءاللہ)۔ بہت سے ایسے لوگ، جو کفار کے دستر خوان پر پلنے والے اور ان کی پلیٹیں چاٹنے والے ہیں، وہ ریڈیو میں مجاہد بھائی کو خطاب کر کے وسوسہ ڈالتے ہیں کہ تمہارا جہاد تو اللہ کی رضا کے لیے امریکیوں کے خلاف تھا... تم کرسی یا بادشاہت کے لیے تو نہیں لڑے، تم امریکیوں سے لڑے اب ''وطن'' آزاد ہو چکا، تو اب واپس چلے جاؤ اور اپنے مدارس سنبھالو! سن لو، اے کفر کے ایجنٹو! کیوں؟ کیا ہم مجنوں ہیں؟ قربانی میں دوں! یتیم ہمارے گھروں میں ہوں.... شہید ہمارے گھروں سے گئے ہوں..... بیواؤں سے ہمارے خاندان بھرے ہوں اور اقتدار پر تم جیسے ساری زندگی کفری نظام کے پڑھے ہوئے بیٹھو گے؟ جو ہر قسم کی قربانی دے سکتے ہیں... شہید دے سکتے ہیں (جسموں سے بارود باندھ سکتے ہیں) تو وہ نظام بھی چلا سکتے ہیں.... ہمارے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف چلا چکے ہیں ہم تو (حکومتی امور چلانے میں) 14 سو سالہ تاریخ رکھتے ہیں اور ہماری امارت اسلامیہ جس پر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کافر بھی قائل تھے اور وہ ایک خالص شرعی نظام تھا.... اب بھی ہم اللہ کی زمین کے جو حصے علاقے آزاد کرتے جا رہے ہیں وہ اس لیے نہیں کر رہے کہ اس پر بدمعاشی کرتے پھریں، بلکہ وہ علاقے آزاد کروا کر تمام کفری قوانین کو ختم کر کے الٰہی قانون نافذ کر دیں اور ہماری یہ مقاومت جاری رہے گی! اگر کرزئی آئے یا احمد زئی.... اگر پشتون آئے یا فارسی بان... اگر امریکی آئے یا پاکستانی.... جو بھی آئے ہم ان کے خلاف لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کی زمین پر اسلامی نظام کو نافذ نہیں کر لیتے (ان شاءاللہ العزیز)

دوسرا پیغام میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کو دینا چاہوں گا اور اسی طرح امارت اسلامیہ کے دشمنوں کو بھی کہوں گا جو ہمارے خلاف لڑ رہے ہیں کہ، ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے؛

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

تو میں اپنے مجاہد بھائیوں، مظلوم امت اور ملت کو خوش خبری دیتا ہوں کہ اللہ کی قسم! ہمارا یہ ایمان ہے کہ ان شاءاللہ امارت اسلامیہ قائم ہو گی، ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں

جائے گی...اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ضرور ہمیں زمین پر تمکین دیں گے! حکومت دیں گے! خلافت دیں گے! لیکن اس کی اپنی شرائط ہیں! جس میں پہلی شرط اتفاق واتحاد ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اللہ کا حکم ہے کہ اس کی شریعت کو مضبوطی سے تھام رکھو اور اختلافات سے بچو الحمدللہ امارت اسلامیہ نے جب سے مقدس جہاد شروع کیا خصوصاً حالیہ جہاد جو نیٹو افواج کے خلاف جاری ہے۔۔الحمدللہ،ایک صف،ایک امارت،ایک پرچم ہے اور وہ توحید کا پرچم ہے! آپ نے ماضی میں دیکھا کہ روس کے خلاف جہاد کے بعد افغانستان کے مجاہدین کتنے ٹکڑوں میں بٹ گئے تھے؟! لیکن اللہ رب العزت نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ذریعے، امارت اسلامیہ کے ذریعے، نہ صرف افغانستان کی ملت کو متفق کیا بلکہ افغانستان سے لے کر جزیرہ العرب تک... جزیرہ العرب سے افریقہ تک...افریقہ سے قوقاز تک...اور قوقاز سے انڈونیشیا اور ملیشیا تک تمام مجاہدین کو اللہ رب العزت نے ایک امیر اور ایک پرچم کے نیچے متحد و متفق فرما دیا(وللہ الحمد)!اللہ تعالیٰ نے وسیع زمین کو امیر المومنین رحمہ اللہ کے لیے مسخر کر دیا...اور دنیا کے کونے کونے سے مجاہدین نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی!اس طرح کے اتفاق واتحاد کا تصور بھی امت مسلمہ نے نہیں کیا تھا۔ اس موقع پر میں تمام امت مسلمہ اور خصوصاً مجاہد بھائیوں کو کہوں گا کہ محتاط رہیں کہ بعض نادان اور فروخت شدہ شخصیات کی باتوں میں آ کر امارت اسلامیہ کے ساتھ خیانت کے مرتکب نہ ہونا! اور امارت اسلامیہ کی مخالفت نہ کرنا ٹکڑوں میں تقسیم نہ کرنا،دراڑ نہ ڈالنا! میں ان نادان و کم فہم لوگوں سے بھی کہوں گا جو خود کو امارت اسلامیہ کے صفوف و جہاد کے ساتھ منسوب کرتے ہیں! دیکھو دنیا کے کونے کونے سے مجاہدین، امارت اسلامیہ کے نئے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں اور عالمی جہادی جماعت 'قاعدہ الجہاد جس کے ساتھ دنیا کے بیشتر ممالک کے مجاہدین منسلک ہیں، جن کی صفوف میں ہزاروں علما موجود ہیں 'ان کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ امت کے اتفاق و اتحاد کے لیے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔ پس اے مخالفت کرنے والو! اللہ کی قسم! اگر تم امارت اسلامیہ کے ساتھ خیانت کی....تو تمام امت مسلمہ تم پر لعنت کرے گی...آئندہ آنے والی نسلیں تم پر لعنت بھیجیں گی کہ تم نے ایک ایسی اسلامی امارت کی مخالفت کی جس نے اسلام کے لیے، قرآن کے لیے، مہاجرین کے لیے، ایسی قربانیاں پیش کی ہیں جس کی نظیر تاریخ میں بہت کم ملتی ہے...ایک دن میں 30 استشہادی حملوں کا کارنامہ امت میں کسی نے سرانجام نہیں دیا ہوگا لیکن امارت اسلامیہ نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والوں پر صرف ایک دن میں تیس استشہادی حملے سرانجام دیے ....یہ فدائی عملیات اس وقت کی گئیں جب امت مسلمہ (کی کثیر تعداد) سڑکوں پر نکل کر "زندہ باد مردہ باد" کے نعرے لگا رہی تھی ایسے میں محض نعرے لگانے اور جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے سڑکیں بھرنے کی بجائے امارت اسلامیہ کے مجاہدین جسموں پر بارود باندھ کر کفار کے مراکز میں گھس گئے اور کافروں کو پیغام دیا کہ ہمارا جان مال سب کچھ پیارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے! لہٰذا میں امارت اسلامیہ کے صفوف میں تفرقہ و انتشار پھیلانے والوں سے کہوں گا کہ خدارا! اس عظیم و مقدس قافلے کے ساتھ خیانت کے مرتکب نہ ہونا اور خود کو قیامت تک لعنت کا سبب نہ بنانا ورنہ اللہ کی قسم خود اللہ تعالیٰ تم کو معاف نہیں کریں گے....پوری امت مسلمہ ، مجاہدین اور شہدا کے ورثا تمہیں معاف نہیں کریں گے اور قیامت تک تم پر لعنت کی جائے گی....

مجاہدین بھائیو! اللہ رب العزت جن لوگوں کو تمکین فی الارض دیں گے ان کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ "اشداء علی الکفار و رحماء بینھم" کفار پر سخت اور آپس میں نرم ہوں گے اور محبت کرنے والے ہوں گے....تو بھائیو الحمدللہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے اندر یہ صفت بھی موجود ہے اور مجاہدین سے التجا ہے کہ وہ اس صفت کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کریں....49 کفری ممالک نے تمام ٹیکنالوجی اور قوتوں کے ساتھ امارت اسلامیہ پر یلغار کی اور کروڑوں ڈالرز خرچ کرتے رہے ہیں لیکن وہ نہ کر سکے کہ امارت اسلامیہ کے خلاف ایک چھوٹا سا مخالف گروپ بھی بنا سکیں، یقیناً مجاہدین اس بات کے مصداق ہیں کہ رحماء بینھم....ہم سب ایک مٹھی اور جسد واحد کی طرح ہیں! کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں....اور جو ضربات امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے کفار کو لگائی ہیں یقیناً ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی اور یہ ان کی اپنی رپورٹ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں ان کا کوئی نہ کوئی فوجی خودکشی کر لیتا ہے....آنے والے خوف سے خودکشی کر رہے ہیں...جانے والے معذوری کی وجہ سے خودکشی کر رہے ہیں...ان

کے سیکڑوں فوجی نفسیاتی امراض میں مبتلا ہیں! یہ کیونکر ہوا؟ یہ انہی فدائی مجاہدین کے کاری ضربوں کا نتیجہ ہے جس میں ان کے لیے کوئی رحم نہیں ہوتی...جو جسموں پر، گاڑیوں میں، موٹر سائیکلوں پر بارود بھر بھر کر ان کفار پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور یقیناً یہ مصداق ہیں اس بات کے "اشداء علی الکفار"...

تیسرا پیغام امارت اسلامیہ کے خلاف لڑنے والے اپنے، اسلام کے، شریعت کے دشمن کو دوں گا کہ عقل کے ناخن لو! امریکہ، نیٹو جو مادی لحاظ سے بشریت کی سب سے عظیم طاقت ہے. اور سب کا اعتراف ہے کہ للہ الحمد امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ڈٹ نہ سکا...اور (بدترین) شکست کا اعتراف کر رہے ہیں....وہی امریکہ اور ملعون فرعون عصر "بش" جو کل امارت اسلامیہ پر حملہ آور ہوتے ہوئے بد معاشی سے مکے لہرا کر کہہ رہا تھا کہ ہم القاعدہ اور طالبان میں کوئی فرق نہیں کریں گے اور سب کو امریکی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کریں گے، وہی ظلم وزیادتی پر قائم کی گئی امریکی عدالت میں، اور ساتھ میں ملعون فروخت شدہ حامد کرزئی بھی ہاتھ ہلا ہلا کر امریکہ کو یقین دلا رہا تھا کہ ایک ایک طالب (مجاہد) کو پکڑ کر امریکی عدالت میں پیش کروں گا....لیکن آج صلح کا کشکول ہاتھ میں لیے مجاہدین کی منتیں کر رہے ہیں اور مذاکرات کی دعوت دے رہے ہیں...کل عدالت میں پیش کرنے کی بات کرتے تھے اور آج کشکول ہاتھ میں لیے بھائی چارہ کی پیشکش کر رہے ہیں....مذاکرات کا کشکول ہاتھ میں لیے سعودی، چین، پاکستان اور پڑوسی ممالک کے در پر دستک دے رہے ہیں کہ کسی طرح طالبان کو بٹھا کر بات چیت کر کے پاؤں نکالے جائیں....

بھائیو! یہ سب کچھ محض باتوں سے نہیں ہوا...اس کے پیچھے پہاڑوں جیسی عظیم صبر واستقامت ہے....اس کے پیچھے لاکھوں شہدا کی قربانیاں ہیں....اس کے پیچھے امیر المومنین ملا عمر رحمہ اللہ کی قربانیاں ہیں....اس کے پیچھے لاکھوں قیدی قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں....اور للہ الحمد یہ ان تمام قربانیوں کا ثمرہ ہے! الحمد للہ آج امریکہ دم ہلا ہلا کر صلح کی دعوت دے رہا ہے لیکن امارت اسلامیہ نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا کہ جب تک تم اپنے پلید افواج سمیت افغانستان سے نہیں نکل جاتے....اس وقت تک کوئی مذاکرات نہیں ہیں! میں کفار کے ان ایجنٹوں سے کہتا ہوں کہ تم لوگ کیوں عبرت نہیں پکڑتے....تمہارا آقا ہمارے قدموں میں گر کر صلح کی بھیک مانگ رہا ہے، پس تم لوگ کیا کر لوگے؟ تم کل کے روسی ایجنٹ کمیونسٹوں سے عبرت پکڑ لو....جس طرح کل کمیونسٹوں کو ذلیل چھوڑ کر روسی افواج فرار ہوئی، کیا آج تمہارا آقا بھی ویسا ہی نہیں کر رہا ہا؟؟؟

تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم اب شکم پرستی، اسلام دشمنی، وطن فروشی اور دین فروشی سے باز آجاؤ! ابھی بھی وقت ہے کہ تم توبہ کر لو! اسی لیے امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ نے اپنے پہلے پیغام میں ہی تمہارے لیے معافی کا اعلان کر دیا تھا... تمہارے لیے وقت ہے کہ تم لوگ اسلحہ سمیت مجاہدین کو تسلیم ہو جاؤ اور اپنے (ارتدادی) افعال سے توبہ کر لو تمہیں معاف کر دیا جائے گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ بھی معاف کر دیں گے....تم لوگوں کو چاہیے کہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھالو اس سے پہلے کہ مجاہدین کے ہاتھ تمہارے گریبان کو پکڑ لیں! تم اپنے جان، مال، عزت وآبرو کو بچالو اور کفر کے لشکر سے نکل کر اسلام کے لشکر میں داخل ہو جاؤ! ڈیموکریسی کو چھوڑو شریعت کے سائے میں آجاو! ان شاءاللہ امارت اسلامیہ اپنا وعدہ پورا کرے گی...

بس اسی پر اکتفا کروں گا...اللہ رب العزت ہمیں امیر المومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ کے زیر قیادت متحد ومتفق رہنے کی توفیق عطا فرمائے...آپ دیکھ لیں قندوز کو، سبحان اللہ! وہی قندوز! جہاں چودہ سال پہلے ہمارے مجاہد بھائی محاصرہ میں تھے، نکلنے کے راستے ڈھونڈ رہے تھے، منافقین اور ایمان فروشوں نے ان کے ساتھ خوب خیانت کی...لیکن اب چودہ سال کے قلیل عرصے میں فتح قندوز کے موقع آپ نے دیکھا اور سنا کہ مرتد حکومت کے کارندے گھروں میں گھسے ہوئے تھے، بھاگنے کا راستہ ڈھونڈ رہے تھے وہ بھی نہیں مل رہا تھا!....سبحان اللہ! لوگ کیوں عبرت نہیں پکڑتے! کل یہ ہماری تلاش میں گھوم رہے تھے اور آج ہم سے بھاگ رہے ہیں! آپ مجاہد بھائی اسی طرح امارت اسلامیہ کے صفوف کو متحد ومتفق رکھیں ،ان شاءاللہ اسی طرح نہ صرف کابل وقندھار تک ان کفار ومرتدین کا پیچھا کریں گے! بلکہ مظلوم امت مسلمہ کی نصرت کے لیے نکل پڑیں گے! اب یہ کفار ومرتدین نہیں آئیں گے بلکہ ہم ان کے پیچھے جائیں گے ان شاءاللہ (ثم ان شاءاللہ)! ہم واشنگٹن، پیرس اور لندن تک ان کا پیچھا کر کے امت کا انتقام لیں گے ان شاءاللہ...اور پھر وہ دن نہ رہیں گے کہ یہ کفار مسلمانوں کی سرزمین کا رخ کرنے کی ہمت کریں! اسی پر اکتفا کرتا ہوں

واقول قولی ھذا استغفر اللہ لی لکم ولسائل المسلمین

☆☆☆☆☆

اہلِ تصوف اور دینی جد و جہد

مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ

دنیا میں بہت سی چیزیں بعض خاص اسباب کی بنا پر بغیر علمی تنقید و تحقیق کے تسلیم کر لی جاتی ہیں اور ان کو ایسی شہرت اور مقبولیت ملتی ہے کہ اگرچہ ان کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہوتی مگر خواص بھی ان کو زبان و قلم سے بے تکلف دُہرانے لگتے ہیں۔ انہی مشہورات بے اصل میں سے یہ بات بھی ہے کہ تصوّف، تعطل و بے عملی، حالات سے شکست خوردگی اور میدان جد وجہد سے فرار کا نام ہے۔ لیکن عقلی و نفسیاتی طور پر بھی اور عملی و تاریخ حیثیت سے بھی ہمیں اس دعوے کے خلاف مسلسل طریقہ پر داخلی و خارجی شہادتیں ملتی ہیں۔ سیرت سیّد احمد شہیدؒ میں تزکیہ واصلاح باطن کے عنوان کے ماتحت خاکسار راقم نے حسبِ ذیل الفاظ لکھے تھے، جس میں آج بھی تبدیلی کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی اور اس حقیقت پر پہلے سے زیادہ یقین پیدا ہو گیا ہے۔

''یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سرفروشی وجانبازی، جہاد و قربانی اور تجدید و انقلاب، فتح و تسخیر کے لیے جس روحانی و قلبی قوت، جس وجاہت و شخصیت، جس اخلاص و للّٰہیت، جس جذب و کشش اور جس حوصلہ اور ہمت کی ضرورت ہے وہ بسا اوقات روحانی ترقی، صفائِ باطن، تہذیب نفس، ریاضت و عبادت کے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔ اس لیے آپ دیکھیں گے کہ جنھوں نے اسلام میں مجددانہ یا مجاہدانہ کارنامے انجام دیے ہیں، اُن میں سے اکثر افراد روحانی حیثیت سے بلند مقام رکھتے تھے۔ ان آخری صدیوں پر نظر ڈالیے۔ امیر عبدالقادر الجزائری، مجاہدِ جزائر، محمد احمد السودانی (مہدی سوڈانی) سید احمد شریف السنوسی (امام سنوسی) رحمہم اللہ کو آپ اس میدان کا مرد پائیں گے۔ حضرت سیّد احمد شہید رحمہ اللہ ایک مجاہد قائد کے علاوہ اور اس سے پہلے ایک عزیز القدر روحانی پیشوا اور بے مثل شیخ الطریقت تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجاہدات و ریاضات، تزکیہ نفس اور قربِ الٰہی سے عشقِ الٰہی اور جذب و شوق کا جو مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس میں ہر رونگٹے سے یہی آواز آتی ہے :

؎ ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

اس لیے روحانی ترقی اور کمالِ باطنی کا آخری اور لازمی درجہ شوق شہادت ہے اور مجاہدے کی تکمیل جہاد ہے''۔

نفسیاتی پہلو سے غور کیجئے گا تو معلوم ہو گا کہ یقین اور محبت ہی وہ شہپر ہیں، جن سے جہاد وجد وجہد کا شہباز پرواز کرتا ہے، مرغوباتِ نفسانی، عادات و مالوفات ہے اور مادی مصالح و منافع، اغراض و خواہشات کی پستیوں سے وہی شخص بلند ہو سکتا ہے اور ﴿لکنہ أخلد إلی الارض واتبع ھواہ﴾ کے دام ہمرنگ زمین سے وہی شخص بچ سکتا ہے جس میں کسی حقیقت کے یقین اور کسی مقصد کے عشق نے پارہ کی ''تقدیر سیمابی'' اور تجلیوں کی بے تابی پیدا کر دی ہو۔ انسانی زندگی کا طویل تجربہ ہے کہ محض معلومات و تحقیقات اور مجرد قوانین و ضوابط اور صرف نظم و ضبط، سرفروشی و جانبازی بلکہ سہل تر ایثار و قربانی کی طاقت و آمادگی پیدا کرنے کے لیے بھی کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے کہیں زیادہ گہرے اور طاقتور تعلق اور ایک ایسی روحانی لالچ اور غیر مادی فائدہ کے یقین کی ضرورت ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی ایسے ہی موقع اور حال میں کہنے والے نے کہا تھا :

؎ جان کی قیمت دیارِ عشق میں ہے کوئے دوست
اس نوید جاں فزا سے سر وبال دوش ہے

اس لیے کم سے کم اسلام کی تاریخ میں ہر مجاہدانہ تحریک کے سرے پر ایک ایسی شخصیت نظر آتی ہے جس نے اپنے حلقہ مجاہدین میں یقین و محبت کی یہی روح پھونک دی تھی اور اپنے یقین و محبت کو سیکڑوں اور ہزاروں انسانوں تک منتقل کر کے ان کے لیے تن آسانی اور راحت طلبی کی زندگی دشوار جب کہ پامردی اور شہادت کی موت آسان و خوشگوار بنادی تھی اور اُن کے لیے جینا اتنا ہی مشکل ہو گیا تھا، جتنا دوسروں کے لیے مرنا مشکل تھا، یہی سر حلقہ و امام وقت ہے جس کے متعلق اقبال مرحوم نے کہا ہے :

؎ ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینہ میں تجھ کو دِکھا کر رُخِ دوست
زندگی اور بھی تیرے لیے دشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

معمولی و معتدل حالات میں قوموں کی قیادت کرنے والے، فتح و نصرت کی حالت میں لشکروں کو لڑانے والے ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔اس لیے کسی غیر معمولی یقین و شخصیت کی ضرورت نہیں، لیکن مایوس کن حالات اور قومی ز زختصار کی کیفیات میں صرف وہی مردِ میدان حالات سے کش مکش کی طاقت رکھتے ہیں جو اپنے خصوصی تعلق باللہ اور قوتِ ایمانی و روحانی کی وجہ سے خاص یقین و کیفیت عشق کے مالک ہوں۔ چنانچہ جب مسلمانوں کی تاریخ میں ایسے تاریک وقفے آئے کہ ظاہری علم و حواس و قوت و مقابلہ نے جواب دے دیا اور حالات کی تبدیلی امر محال معلوم ہونے لگی تو کوئی صاحبِ یقین و صاحبِ عشق میدان میں آیا، جس نے اپنی ''جراتِ رندانہ'' اور ''کیفیتِ عاشقانہ'' سے زمانہ کا بہتا ہوا دھارا بدل دیا۔اور اللہ تعالیٰ نے ﴿يخرج الحي من الميت﴾ اور ﴿يحيي الارض بعد موتها﴾ کا منظر دکھادیا۔

تاتاریوں نے جب تمام عالمِ اسلام کو پامال کر کے رکھ دیا، جلال الدین خوارزم شاہ کی واحد اسلامی سلطنت اور عباسی خلافت کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہو گیا تو تمام عالمِ اسلام پر یاس و مردنی چھا گئی۔تاتاریوں کی شکست ناممکن الوقوع چیز سمجھی جانے لگی اور یہ مثال زبان و ادب کا جزو بن گئی کہ اذا قيل لك ان التتر انهز موا لاتصدق (اگر کوئی تم سے کہے کہ تاتاریوں نے کہیں شکست کھائی تو کبھی یقین نہ کرنا) اس وقت کچھ صاحبِ یقین و صاحبِ قلوب مردانِ خدا تھے جو مایوس نہیں ہوئے اور اپنے کام میں لگے رہے۔ یہاں تک کہ تاتاری سلاطین کو مسلمان کر کے صنم خانہ سے کعبہ کے لیے پاسبان مہیّا کر دیئے۔

ہندوستان میں اکبر کے دور میں ساری سلطنت کا رُخ الحاد و لادینیت کی طرف ہو گیا۔ ہندوستان کا عظیم ترین بادشاہ ایک وسیع و طاقتور سلطنت کے پورے وسائل و ذخائر کے ساتھ اسلام کا امتیازی رنگ مٹانا چاہتا تھا۔اس کو اپنے وقت کے لائق ترین و ذکّی ترین افراد اس مقصد کی تکمیل کے لیے حاصل تھے۔ سلطنت میں ضعف و پیرانہ سالی کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے کہ کسی فوجی انقلاب کی امید کی جا سکے۔ علم و ظاہری قیاسات کسی خوشگوار تبدیلی کے امکان کی تائید نہیں کرتے تھے۔اس وقت ایک درویش بے نوا نے تن تنہا اس انقلاب کا بیڑا اٹھایا اور اپنے یقین و ایمان، عزم و توکل اور روحانیت و للّٰہیت سے سلطنت کے اندر ایک ایسا اندرونی انقلاب شروع کیا کہ سلطنت مغلیہ کا ہر جانشین اپنے پیشرو سے بہتر ہونے لگا۔ یہاں تک کہ اکبر کے تخت پر بالآخر محی الدین اورنگ زیب نظر آیا۔اس انقلاب کے بانی امامِ طریقت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ تھے !

انیسویں صدی عیسوی میں جب عالمِ اسلام پر فرنگی ''تاتاریوں'' یا مجاہدینِ صلیب کی یورش ہوئی تو اُن کے مقابلہ میں عالم اسلام کے ہر گوشہ میں جو مردان کار سر سے کفن باندھ کر میدان میں آئے۔وہ اکثر و بیشتر شیوخ طریقت اور اصحاب سلسلہ بزرگ تھے، جن کے تزکیہ نفس اور سلوک راہِ نبوت نے ان میں دین کی حمیّت، کفر کی نفرت، دُنیا کی حقارت اور شہادت کی موت کی قیمت دوسروں سے زیادہ پیدا کر دی تھی۔الجزائر (مغرب) میں امیر عبدالقادر نے فرانسیسیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور ۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۷ء تک نہ خود چین سے بیٹھے، نہ فرانسیسیوں کو چین سے بیٹھنے دیا۔ مغربی مورخین نے ان کی شجاعت، عدل و انصاف، نرمی و مہربانی اور علمی قابلیت کی تعریف کی ہے۔ یہ مجاہد ذوقاً و عملاً صوفی اور شیخِ طریقت تھے، امیر شکیب ارسلان نے ان الفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے :

''وكان المرحوم الاميرعبدالقادر متضلعا من العلم والأدب، سامي الفكر، راسخ القدم في التصوف لا يكتفي به نظرا احتى يمارسه عمل،ا ولا يحن اليه شوقاً، حتى يعرفه ذوقا، وله في التصوف كتاب سماه (المواقف) فهو في هذا المشرب من الأفذاد الأفذاذ، ربما لايوجد نظيره في المتاخرين''۔

''امیر عبدالقادر مرحوم پورے عالم وادیب، عالی دماغ اور بلند پایہ صوفی تھے، صرف نظری طور پر نہیں، بلکہ عملاً اور ذوقاً بھی صوفی تھے، تصوف میں ان کی ایک کتاب (المواقف) ہے۔ وہ اس سلسلے کے یکتائے روزگار لوگوں میں سے تھے اور ممکن ہے کہ متاخرین میں ان کی نظیر دستیاب نہ ہو سکے''

دمشق کے زمانہ قیام کے معمولات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

''وكان كل يوم يقوم الفجر، ويصلي الصبح في مسجد قريب من داره، في محلة العمارة، لا يتخلف عن ذلك، إلا لمرض، وكان يتهجد الليل، ويمارس في رمضان الرياضة على طريقة الصوفية، ومازال مثالا للبر والتقوى والأخلاق الفاضلة الى ان توفي رحمه الله''

''روزانہ فجر کو اٹھتے صبح کی نماز اپنے گھر کے قریب مسجد جو محلہ العمارہ میں واقع ہے میں پڑھتے، سوائے بیماری کی حالت کے کبھی ناغہ نہ ہوتا، تہجد کے عادی تھے اور رمضان المبارک میں حضرات صوفیہ کے طریقہ پر ریاضت کرتے، برابر سلوک و تقویٰ اور اخلاقِ فاضلانہ پر قائم رہتے ہوئے ۱۸۵۳ء میں انتقال فرمایا''

۱۸۱۳ء میں طاغستان پر جب روسیوں تسلط ہوا توان کا مقابلہ کرنے والے نقشبندی شیوخ تھے جنہوں نے علم جہاد بلند کیا اور اس کا مطالبہ اور جدّ وجہد کی کہ معاملات و مقدمات شریعت کے مطابق فیصل ہوں اور قوم کی جاہلی عادات کو ترک کر دیا جائے، امیر شیکب ارسلان لکھتے ہیں:

وتولى كبر الثورة علماؤهم، وشيوخ الطريقة النقشبندية المنتشرة هناك، وكانهم سبقوا سائر المسلمين الى معرفة كون ضررهم هو من امرائهم الذين اكثرهم يبيعون حقوق الامة بلقب ملك أو أمير، وتبوّ كرسي وسرير، و رفع علم كاذب، ولذة فارغة باعطاء أوسمة ومراتب، فثاروا منذ ذلك الوقت على الامراء، وعلى الروسية حاميتهم، وطلبوا أن تكون المعاملات وفقا لاصول الشريعة، للعادات القديمة الباقية من جاهلية أولئك الأقوام، وكان زعيم تلك الحركة غازي محمد، الذي يلقبه الروس بقاضي ملا، وكان من العلماء المتبحرين في العلوم العربية، وله تاليف في وجوب نبذ تلك العادات القديمة المخالفة للشرع، إسمه اقامة البرهان على ارتداد عرفاء طاغستان۔

''اس جہاد کے علمبردار طاغستان کے علما اور طریقہ نقشبندیہ کے شیوخ تھے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو عام مسلمانوں سے پہلے سمجھ لیا تھا کہ اصل نقصان حُکام سے پہنچتا ہے جو خطابات، عہدہ و اقتدار، جھوٹی قیادت و سرداری، عیش و لذت، تمغوں اور مرتبوں کی لالچ میں قوم فروشی کا ارتکاب کرتے ہیں۔یہ سمجھ کر انہوں نے ملکی حُکام اور ان کے حامی روسیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور اس کا مطالبہ کیا کہ معاملات کا فیصلہ شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہونہ کہ قوم کی قدیم جاہلی عادات کے۔اس تحریک کے قائد غازی محمد تھے، جن کو روسی مُلّا کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔وہ علوم، عربیت میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ان جاہلی عادات کے ترک کرنے کے بارہ میں ان کی ایک تصنیف اقامة البرهان على ارتداد عرفاء طاغستان(طاغستان کے چودھریوں اور سرداروں کے ارتداد کا ثبوت) ہے''۔

۱۸۳۲ء میں غازی محمدؒ شہید ہوئے، اُن کے جانشین ''حمزہ بے'' ہوئے۔ان کے بعد شیخ شامل نے مجاہدین کی قیادت سنبھالی جو بقول امیر شکیب:''امیر عبدالقادر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ کے طرز پر تھے اور مشخیت سے امارت ہاتھ میں لی''۔

شیخ شاملؒ نے ۲۵ برس تک روس کا مقابلہ جاری رکھا اور مختلف معرکوں میں اُن پر زبردست فتوحات حاصل کیں۔روسی اُن کی شوکت اور شجاعت سے مرعوب تھے۔اور چند ایک مقامات کو چھوڑ کر سارے ملک سے بے دخل ہو گئے تھے۔۱۸۴۳ء اور ۱۸۴۴ میں شیخ نے اُن کے سارے قلعے فتح کر لیے اور بڑا جنگی سامان مالِ غنیمت میں حاصل کیا۔اس وقت حکومتِ روس نے اپنی پوری توجہ طاغستان کی طرف مبذول کی۔طاغستان میں جنگ کرنے کے لیے باقاعدہ دعوت دی، شعرانے نظمیں لکھیں اور پے در پے فوجیں روانہ کی گئیں۔شیخ شامل نے اس کے باوجود بھی مزید دس برس تک جنگ جاری رکھی، بالآخر ۱۸۵۹ میں اس مجاہدِ عظیمؒ کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔

تصوف وجہاد کی جامعیت کی درخشاں مثال سیدی احمد الشریف السنوسی کی ہے، اطالویوں نے برقہ وطرابلس کی فتح کے لیے پندرہ دن کا اندازہ لگایا تھا، نو آبادیوں اور آبادیوں کی جنگ کا تجربہ رکھنے والے انگریز قائدین نے اس پر تنقید کی اور کہا کہ یہ اطالویوں کی ناتجربہ کاری ہے، اس مہم میں ممکن ہے، تین مہینے لگ جائیں، لیکن نہ پندرہ دن نہ تین مہینے، اس جنگ میں پورے تیرہ برس لگ گئے اور اطالوی پھر بھی اس علاقہ کو مکمل طریقہ پر سر نہ کرسکے، یہ سنوسی درویشوں اور ان کے شیخ طریقت سید احمد الشریف السنوسی کی مجاہدانہ جدوجہد تھی، جس نے اٹلی کو پندرہ سال تک اس علاقے میں قدم جمانے نہیں دیا

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

عقیدہ فرقہ ناجیہ

شیخ ابو محمد مقدسی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالك یوم الدین، والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین، وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

یہ اعتقاد اور اہم دینی مسائل سے متعلق ہمارے نقطۂ نظر کا مختصر بیان ہے جسے میں نے اپنی اسیری کے دوران سپردِ قرطاس کیا تھا۔اِس کتابچے کی وجۂ تحریر یہ اطلاع تھی کہ بعض لوگ ہماری طرف ایسی باتیں، بہ طور خاص کفر و ایمان کے بارے میں، منسوب کر رہے ہیں جن کے ہم کسی بھی دور میں قایل نہیں رہے۔

قبل ازیں میں نے اِس موضوع پر خامہ فرسائی کے لیے کبھی نہیں سوچا کیوں کہ ہمارے علما اِس سلسلے میں اتنا کچھ لکھ چکے ہیں جو اِس کی شرح و وضاحت کے لیے بس کرتا ہے؛مزید برآں ایک منصف مزاج طالبِ حق ہماری مفصل تحریروں سے ہمارا زاویۂ نگاہ بہ سہولت معلوم کر سکتا ہے لیکن ایک موحد دوست نے، جو ہم سے رابطہ رکھتے اور جیل میں ہماری ملاقات کے لیے بہ کثرت آیا کرتے تھے، مجھ سے اِس خواہش کا اظہار کیا کہ میں اِس موضوع پر قلم اٹھاؤں۔اِس سے پہلے اُنھیں ایسے کئی لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا جنھیں کفر و ایمان کے بعض امور کے متعلق ہمارے موقف کی حقیقت معلوم نہ تھی؛ چناں چہ میں نے اُن کے مطالبے پر فوراً لبیک کہا تاکہ مسائل منضبط ہو کر نگاہوں کے سامنے آجائیں اور ہمارے مجمل نظریات اور اہم عقاید کی وضاحت ہو سکے۔

میرا مقصود یہ تھا کہ اُن لوگوں کی غلط فہمیوں کا سدباب کیا جا سکے جو بعض متفرق عمومی بیانات کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہم پر بے جا بہتان طرازی کرتے ہیں؛ یہ ہماری جانب ایسے امور کی نسبت کرتے جو سرے سے ہمارا مذہب ہی نہیں ہیں لیکن 'چوری اور پھر سینہ زوری' کے مصداق اُنھی امور کی بنا پر ہمیں موردالزام ٹھیراتے ہیں!!

یہ امر بھی خصوصیت سے میرے پیش نظر تھا کہ ہماری کچھ تحریریں مبتدی طلبۂ علم کے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں جو بعض مسایل کو سمجھنے میں غلطی کر سکتے ہیں؛ خصوصاً ہماری دعوتی تحریروں میں ایسے مطلق اور عمومی نوعیت کے ریمارکس اُن کی نگاہوں سے گزرتے رہتے ہیں جن میں ہمارا خطاب خود ساختہ قانون سازی کے مرتکب طاغوتوں اور ان کے مشرک ساتھیوں سے ہوتا ہے جن پر سختی اور زجر و توبیخ کا خدا نے حکم دیا ہے۔

چنانچہ بسا اوقات وعید پر مبنی بعض مطلق نصوص کو ہم بلا تاویل اُن کے ظاہر پر باقی رکھتے ہیں یا کسی عمل پر احکام شرعی کا اطلاق کرتے ہیں تو اِس سے بعض کوتاہ بین یہ فرق نہیں کر پاتے کہ کسی خاص عمل پر حکم لگانا اور بات ہے اور افراد کو متعین کر کے اُن پر حکم کا اطلاق امرِ دیگر!اِسی طرح کئی مرتبہ ہم بعض مطلق احکام کی تفصیل و تاویل بیان نہیں کرتے تاکہ وہ مخاطبین کے لیے تہدید و تنبیہ کا باعث ہوں جو ہمیشہ رخصتوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ایسی راہیں ڈھونڈتے ہیں جن سے ہلاکت خیز گناہوں کا ارتکاب بھی آسان اور ہلکا محسوس ہونے لگے!

اِس باب میں دراصل ہم نے سلف صالحین کے نقش قدم کی پیروی کی ہے جو نصوصِ وعید کو اُسی طرح مطلق بیان کرتے تھے جیسے خدا نے اُنھیں مطلق رکھا ہے اور اُن کی تاویل کے درپے نہیں ہوتے تھے تاکہ مرادِ الٰہی کے مطابق تنبیہ و فہمایش کا مقصد بہ خوبی حاصل ہو سکے۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ جس معصیت پر خدا نے لعنت کی ہے، وہ عام گناہوں کی طرح نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ عمل دیگر اعمال جیسا ہوتا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر سے تعبیر کیا ہے۔البتہ اگر مخاطب کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا تو وہ اُس کی شرح و توضیح بھی کر دیتے اور بالکل یہی طرز عمل ہم نے اپنی مفصل تحریروں میں اختیار کیا ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ بعض تکفیری حضرات اِس غرض سے ہماری کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں کہ اِن سے ایسے مفاہیم و معانی کشید کر سکیں جن سے اُن کے نظریات کی تائید ہو سکے لیکن میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ انصاف پسند اور صحیح معنوں میں حق کے متلاشی ہوں تو ہرگز ان کی مطلب برآری نہیں ہو سکتی؛ ہاں، ہماری تحریروں میں قطع و برد سے کام لیں تو یہ دوسری بات ہے۔

یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ ہمارے مخالف مرجیۂ عصر بھی ہماری نگارشات کو بہ نظر امعان دیکھتے ہیں مگر طلبِ حق کی خاطر نہیں بل کہ محض اِس لیے کہ ہم نے بعض ایمہ علم اور داعیانِ دین سے جو مطلق عبارتیں نقل کر رکھی ہیں اُنھیں لے کر فتنہ انگیزی کر سکیں؛ یہ ہماری باتوں کو من مانا مفہوم پہناتے اور ہمیں ایسے

امور کا الزام دیتے ہیں جن کے ہم قایل ہی نہیں؛ مقصود صرف یہ ہے کہ ہماری دعوت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جاسکیں۔ میں اِن سب سے کہتا ہوں کہ خدا سے ڈرو، ٹھیک بات کیا کرو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھو:

وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. (مسند احمد: 5129؛ ابوداؤد: 3599)

"جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اُس میں نہیں تھی تو اللہ اُسے دوزخیوں کی پیپ میں ڈالے گا (وہ اِسی کا مستحق ہے) یہاں تک کہ اپنی بات سے باز آجائے۔"

اِس مقام پر میں بغیر کسی جھجک کے بہ بانگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ میری سابقہ تحریروں میں اگر کوئی بات کتاب و سنت کی کسی نص کے منافی ہے اور میری نگاہوں سے مخفی رہ گئی ہے یا آیندہ کوئی ایسی غلطی ہو جاتی ہے تو میں سب سے پہلے اُس سے رجوع اور اظہار براءت کرتا ہوں؛ قرآن و حدیث ہی میرا مسلک ہے۔

زیرِ نظر اوراق کا مطالعہ کرتے ہوئے قارئین اِن پر عقیدۂ طحاویہ، عقیدۂ واسطیہ اور اِس طرح کی دیگر کتبِ عقیدہ کی نمایاں چھاپ محسوس کریں گے بل کہ بسا اوقات تو حرف بہ حرف اِن کے اقتباسات نظروں کے سامنے آئیں گے؛ یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کیوں کہ طلبِ علم کی ابتدا ہی سے اِن کا اثر ہمارے قلب و ذہن پر مرتسم ہو گیا تھا اور بعد ازاں بہ فضلِ ایزدی ہم عرصۂ دراز تک ان کے درس و مطالعہ میں مشغول رہے ہیں۔

مذکورہ تصنیفات میں ہمارے علما کا اسلوب یہ رہا ہے کہ اُن کے زمانے میں جن مسایل و نظریات سے ہر خاص و عام کو واسطہ پڑتا تھا اور وہ محتاجِ تفصیل ہوتے تھے، اُن کے بیان میں خوب اطناب و تفصیل سے کام لیتے تاکہ اہل سنت و جماعت کے طریق و منہاج سے منحرف ہونے والے اربابِ بدعت اور اُن کے خود ساختہ افکار کا ردّ و ابطال ہو سکے۔ اِس کے بر عکس وہ دیگر امور میں اختصار کی روش اپناتے اور اُن کا محض سرسری تذکرہ ہی کرتے کیوں کہ اُن کے عہد میں وہ مسایل کم ہی بحث و تمحیص کا ہدف بنتے تھے اور اُن میں غلط فہمیاں بھی زیادہ نہ تھیں۔ گاہے عقاید پر گفت گو کے ضمن میں علماے سلف بعض فقہی معاملات بھی زیرِ بحث لاتے تھے؛ اِس طرح سے وہ ان مسایل میں اہل بدعت کی مخالفت کا رد کرتے تھے تاکہ اہل سنت اور اربابِ بدعت میں امتیاز ہو سکے اور بدعتیوں سے فقہی فروعات میں بھی بے زاری کا اظہار ہو جائے جو بیش تر شذوذ و تفرد پر مبنی اُن کے خود ساختہ اصولوں ہی سے ماخوذ ہوتے تھے۔

ہم نے بھی زیرِ قلم رسالہ میں یہی طرز اپنایا ہے اور اسلاف کی کتبِ عقیدہ میں مندرج تمام عقایدی مباحث سے تعرض نہیں کیا بل کہ اہم ترین امور ہی کو شایستہ التفات ٹھیرایا ہے۔ ہم نے خاص طور سے اُن نکات پر بحث و نظر کو مرکوز رکھا ہے جن سے متعلق ہمارا خیال ہے کہ فی زمانہ وہ غلط فہمیوں کی زَد میں ہیں یا اُن مسایل پر توجہ دی ہے جن کے بارے میں اندیشہ ہے کہ اُن کی ایسی تعبیر ہم سے منسوب کر دی جائے گی، یا پہلے ہی سے کر ہی دی گئی ہے جو ہمارے موقف کی عکاسی نہیں کرتی۔

ہم خدا کے حضور دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہماری سعی و کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے؛ ہمارے اعمال کو اپنی ذاتِ اقدس کے لیے خالص کر دے؛ ہمیں فرقۂ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت کے فکر و عقیدہ پر ثابت قدم رکھے اور ہمارا شمار طایفہ منصورہ میں فرمائے !

هُوَ مَوْلَانَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرِ

توحیدِ الٰہی

خداوندِ عالم کی توحید کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ :

☆بے شبہ اللہ اکیلا ہے؛ اُس کی ربوبیت، الوہیت اور اسما و صفات میں کوئی اُس کا شریک و سہیم نہیں ہے۔

☆اُس کے سوا کوئی خالق ہے، نہ رب؛ اور وہی اِس عالم وجود کا رازق، مالک اور مدبر ہے۔ ہم اللہ عزوجل کو اُس کے افعال میں یکتا قرار دیتے ہیں اور اپنے تمام اعمال و افعال کا مرکز و محور بھی اُسی کی ذات والا صفات کو بناتے ہیں؛ چناں چہ وہی ہماری عبادت اور قصد و ارادہ کا مستحق ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں ہے اور ہم اِس امر کی اُسی طرح شہادت دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے بارے میں یہ گواہی دی ہے؛ نیز فرشتے اور اربابِ علم بھی اِس پر گواہ ہیں؛ بلاشبہ رب کریم انصاف پر قائم ہے، اُس زبردست حکیم کے سوا فی الواقع کوئی لائق پرستش نہیں

ہے۔ ہم اُس شے کا اثبات کرتے ہیں جو کلمہ توحید سے ثابت ہوتی ہے، یعنی عبادت کو خدا کے لیے خالص کر دیا جائے اور اُس کے لوازم و واجبات اور حقوق بہ تمام و کمال ادا کیے جائیں؛ یہ کلمہ شرک کی جملہ انواع و اقسام کی نفی کرتا ہے فلہذا ہم بھی ان کا انکار کرتے ہیں۔

غایت تخلیق جن و انس:

☆ہمارا ایمان ہے کہ جس غایت کے لیے خالق کائنات نے مخلوق کو تخلیق فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ صرف اُسی کی بندگی کی جائے؛ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:56)

''اور میں نے جن اور انسانوں کو اِس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔''

توحید عبادت:

☆ہم تمام عبادات میں اللہ عزوجل کی توحید کی دعوت دیتے ہیں، مثلاً: رکوع، سجود، نذر، طواف، قربانی، ذبح، دعا اور تشریع و قانون سازی وغیرہ؛ فرمانِ الٰہی ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. (الانعام162-163)

''کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے؛ اُس کا کوئی ساجھی نہیں اور مجھے اِسی کا حکم ملا ہے اور میں پہلا مسلم ہوں۔''

اُمرِ الٰہی :

☆پروردگارِ عالم کا امر، تکوینی اور تشریعی، ہر دو پہلوئوں کو محیط ہے۔ جس طرح تکوین و تقدیر کے دایروں میں حکم و فیصلے کا اختیار صرف اللہ رب العزت ہی کو حاصل ہے، یعنی وہ اس کائنات کا مدبر ہے اور اپنی حکمت و بصیرت کے تحت جو چاہتا ہے فیصلے فرماتا ہے، اِسی طرح ہم تشریع و تحکیم میں بھی اسی کو یکتا قرار دیتے ہیں۔ ہم اُس کے حکم و فیصلے میں کسی کو شریک و دخیل مانتے ہیں اور نہ ہی اس کی عبادت میں کسی کو حصہ دار ٹھیراتے ہیں؛ قرآن شریف میں ہے:

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. (الاعراف:54)

''آگاہ کہ خلق اور امر اسی کے لیے خاص ہے! بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، عالم کا رب''!

☆پس حلال وہ ہے جسے خدا نے حلت کی سند عطا کی ہے اور حرام وہ ہے جسے خدا نے حرمت سے متصف کیا ہے؛ ارشادِ ربانی ہے:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ. (یوسف:40)

''اختیار و اقتدار صرف اللہ ہی کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔''

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی برحق شریعت ساز ہے؛ ہم اس کے سوا ہر شریعت ساز سے اظہار برات کرتے، اس کے خلاف اعلان بغاوت کرتے اور اسے کافر ٹھیراتے ہیں۔ ہم خداوند قدوس کے علاوہ کسی رب کے خواہش مند ہیں، نہ اس کے سوا کسی کو اپنا کارساز مانتے ہیں اور نہ ہی اسلام کے سوا کسی دین کے طالب ہیں۔ جو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے کو حَکَم و فیصل اور قانون ساز تسلیم کرتا، شریعتِ الٰہیہ کے منافی اس کے قوانین کی پیروی کرتا اور تشریع و تقنین میں اس کی موافقت کرتا ہے، گویا وہ غیر اللہ کو رب قرار دیتا اور اسلام کے سوا کسی اور دین کا طلب گار ہے؛ پروردگارِ عالم فرماتا ہے:

وَإِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ. (الأنعام:121)

''شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔''

نیز فرمایا:

اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ. (التوبة:31)

''انھوں نے اللہ کے سوا اپنے فقیہوں اور راہبوں کو رب بنا ڈالا۔''

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

اپنے منہج سے منحرف کون ہوا؟!

ادارہ نوائے افغان جہاد، شیخ احمد الحمدان حفظہ اللہ کی کتاب "Methodological difference between ISIS and AlQaida" کا اردو ترجمہ سلسلہ وار پیش کر رہا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے داعش کی غلاۃ کی جانب سے عالمی تحریک جہاد اور اُس کے قائدین کے بارے میں کیے گئے منفی اور بے سروپا پروپیگنڈے اور کذب بیانی کا رد کیا ہے۔ برادرم منصور کوہستانی نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا۔

شیعوں کی تکفیر اور ان سے قتال:

اس معاملہ میں داعش کے رسمی ترجمان ابو محمد العدنانی کا دعویٰ ہے کہ موجودہ القاعدہ اپنے اس منہج سے ہٹ چکی ہے جس منہج پر شیخ اسامہ بن لادنؒ کے وقتوں پر کھڑی تھی اور عدنانی کے مطابق اس کی ایک وجہ شیعوں پر حکم کے متعلق ان کا موقف تبدیل ہونا ہے۔ عدنانی اپنے رسمی بیان "This was not our methodologoy nor will it ever be" میں القاعدہ کے منہج میں تبدیلی کے معاملے کا ذکر کرتے اعتراف کرتا ہے کہ

"شیعہ مشرکین کے متعلق علما کی مختلف آرا ہیں اور ان سے قتال کی بجائے دعوت کے معاملے کی تاکید کی گئی ہے"۔

(نوٹ:۔ شیعوں کے بعض ایسے اعمال ہیں جو شرک کے زمرے میں آتے ہیں اور نواقض اسلام میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن علمائے اہل سنت ان کی عام آبادی کو کافر قرار دینے اور ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ کچھ علما کے مطابق ان کے عام لوگ بھی کافر ہیں اور کچھ کے مطابق ان کی عام آبادی کافر نہیں کیونکہ ان کے عام لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے مشرکانہ رسومات کو اسلام سمجھ کر ان پہ کاربند ہیں۔ لیکن اگر ان لوگوں کے سامنے حق واضح کیا جائے اور پھر بھی یہ اس بات کا انکار کریں تو پھر یہ بھی کافر قرار پائیں گے۔ یہ علمائے اہل سنت کا موقف ہے)۔

ایک طرف عدنانی بھی اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ عام شیعہ آبادی کو کافر قرار دینے میں علمائے اہل سنت کے مابین اختلاف ہے اور لیکن دوسرے طرف عدنانی 'شیخ الظواہری حفظہ اللہ کی صرف لیے مخالفت کرتا ہے کہ وہ شیعوں کی عام آبادی کو بیک جنبش قلم کافر قرار کیوں نہیں دیتے۔ عدنانی کے خیال میں تمام شیعوں کے بارے میں ایک ہی حکم ہونا چاہیے اور ان کی عام آبادیوں سے دعوت کا معاملہ کرنے کی بجائے ان کے عام لوگوں کو بھی قتل کیا جانا چاہئے۔ مزید اس کا کہنا ہے کہ القاعدہ اپنے اس منہج سے ہٹ چکی ہے جو شیخ اسامہ بن لادن کے وقت تھا۔

اس کے باوجود شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے جس کا اعتراف عدنانی اپنے بیان میں کر چکا ہے اور ان کا یہ موقف اب سے نہیں بلکہ اس وقت سے پہلے سے ہے جب جماعت الجہاد اور القاعدہ کا آپس میں اتحاد ہوا تھا۔ عام شیعوں کے بارے میں ان کا فرمانا ہے:

"جہاں تک ان کے عامی جہلا کا تعلق ہے تو ان کو اپنی جہالت کی وجہ سے استثنیٰ حاصل ہے "(الانصار میگزین 91، صفحہ 18، 6 اپریل 1995)۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اپنا موقف نہ ہی بدلہ ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی ایسا موقف اپنایا ہے جس سے ان کے پہلے موقف کی نفی ہوتی ہو۔ اِس کے بعد جب ان دو جماعتوں کا انضمام ہوا اُس وقت شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو بھی شیخ الظواہری حفظہ اللہ کے اس موقف پہ کوئی اعتراض نہ تھا (نوٹ: 1998 میں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی جماعت القاعدہ اور شیخ الظواہری حفظہ اللہ کی جماعت کا اتحاد ہوا اور نئی جماعت تنظیم قاعدۃ الجہاد وجود میں آئی)۔ اس اتحاد کے بعد شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ الظواہری حفظہ اللہ کو اپنا موقف بدلنے کا نہیں بلکہ اُنہیں اپنا نائب بنایا۔ شیخ الظواہری حفظہ اللہ نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی قیادت کے وقتوں میں بھی کئی بار اپنے اس موقف کا اعادہ کیا، انہوں نے اپنے پہلے انٹرویو میں واضح کہا:

"میرا موقف عام شیعہ آبادیوں کے لیے وہی ہے جو کہ علمائے اہل سنت کا ہے اور وہ موقف یہ ہے کہ ان کو اپنی جہالت کی وجہ سے استثنیٰ حاصل ہے اور وہ عام شیعہ جو مسلمانوں پہ کسی ظلم میں ملوث نہیں تو ہمارا طریقہ ان کے بارے میں دعوت کا اور ان پر حق واضح کرنے کا ہے"

2005ء میں انہوں نے ایک خط میں شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو لکھا کہ:

"عام شیعہ آبادی کو جان بوجھ کر کیوں نشانہ بنایا جارہا ہے جب کہ ان کو جہالت کی وجہ سے استثناء حاصل ہے"۔....

ارض خراسان میں بھی تنظیم کے امرا کا اس نظریے پہ اتفاق ہو چکا تھا اور اب عدنانی (اعتراف کے باوجود) اس موقف پر معترض ہے!۔ شیخ عطیہ اللہ اللیبی

رحمہ اللہ (جو افغانستان میں تنظیم کے معاملات کے ذمہ دار تھے) وہ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کو ایک خط میں شیخ الظواہری حفظہ اللہ کے خط کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"تنظیم کے امرا کا کچھ نقاط پہ اتفاق ہے جن کا مختصر خلاصہ شیخ الظواہری کے خط میں آپ کو بھیجا گیا ہے اور ان نقاط پہ تنظیم کے امرا، شیوخ اور باقی صاحب علم بھائیوں کا اتفاق ہے۔ سب یہاں پر خود موجود ہیں"۔
(بحوالہ Compilation of the complete works of Sheikh Attiyyaullah alLibbi, page 50"

اس سب کے باوجود شیخ زرقاوی رحمہ اللہ نے تو کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ (قائدین جہاد) گمراہ ہو چکے ہیں۔ شیخ عطیہ اللہ جو شیخ اسامہ بن لادن کی ہی القاعدہ میں شامل تھے [یہ بھی داعش کا زہرناک پروپیگنڈہ ہے کہ جس کے ذریعے عالمی تحریک جہاد کو "شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی القاعدہ" اور "شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی القاعدہ" میں تقسیم کرنے کی بھونڈی کوششیں کی گئی ہیں] ان کا بھی یہی فرمانا ہے کہ:

"درست منہج یہ ہے کہ ان روافض کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے اس لیے ہر کوئی جو شیعوں کی رافضی جماعت سے جڑا ہے اسے معین کافر نہیں قرار دیا جاسکتا، بلکہ ہم ان روافض کی ان کے عقائد اور اعمال کی حالتوں کی بنیاد پہ درجہ بندی کرتے ہیں" (الجواباتُ الحِسبیہ، صفحہ 301)۔

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ یہی نظریہ نہ صرف القاعدہ کے ان دو مضبوط ستونوں کا تھا بلکہ آج داعش کے ایک بڑے عالم (اور سینئر قاضی) ترکی البنالی کا بھی یہی نظریہ ہے جو کہ انٹرنیٹ پہ ان کے ایک آڈیو پیغام کی شکل میں موجود ہے۔ ان کا بیان ہے

"علما' شیعوں کے معاملے میں اختلافی رائے رکھتے ہیں... اس کے علاوہ اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ کسی شیعہ کی انفرادی طور پہ تکفیر کی جا سکتی ہے یا نہیں، اور کیا ان کو کفر کا ایک گروہ تصور کیا جائے... میں اس بات کو مختصراً بیان کرتا ہوں کہ ائمہ سلف نے جب امامی شیعوں کی تکفیر کی تو آئمہ کا اس بات میں اختلاف تھا کہ آیا کہ کیا یہ انفرادی طور پہ بھی کافر ہیں یا یہ صرف ایک کفری گروہ ہے؟ مختصراً ہم اس معاملے کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کچھ افراد بھی مسلمانوں کے خلاف طاقت کا استعمال کرے جیسے ان روافض کی حکومت یا ملیشیات کرتی ہیں تو یہ انفرادی طور پہ بھی کافر ہیں۔ اور وہ افراد جو ان کے علاوہ ہیں ان کے معاملے میں یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ نواقصِ اسلام کے مرتکب ہوئے ہیں یا نہیں، اگر ہاں تو ان کا حکم بھی ویسا ہی ہے، بصورت دیگر وہ انفرادی طور پہ کافر نہیں۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے"۔

اور یہی موقف تحریک جہاد سے وابستہ اکثریت کا ہے۔ شیخ ابو مصعب السوری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"الامامیہ شیعہ (جعفری شیعہ) جو کہ ایران میں اکثریت ہیں اور پاکستان، لبنان، افغانستان اور مشرقِ وسطی میں اقلیت ہیں، مجاہدین کا ان کے بارے موقف ہے کہ یہ جاہل لوگ ہیں جو بدعات پہ عمل کرتے ہیں۔ جہادیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ان کو کافر قرار دیتی ہے لیکن مجاہدین کی اکثریت کے نزدیک انہیں ایسا مسلمان تصور کرتی ہے جو گمراہ وبدعتی ہیں۔ "The Global Islamic Resistance, page 792"

حتیٰ کہ شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ اسی بیان کے حامی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ

"میں اس معاملے میں رائے یہ ہے کہ میں اس مسئلے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے راستے پہ ہوں اور ابن تیمیہ عام شیعہ آبادی کو کافر قرار نہیں دیتے... ان (شیعوں) میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نماز روزہ وغیرہ کے علاوہ باقی معاملات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی ان کو وہ معاملات و مسائل جن کے بارے میں ہمارے بھائی بات کرتے ہیں یعنی تحریفِ قران اور دوسرے نواقصِ اسلام کی تفصیل کا کچھ علم ہے جن کی بنیاد پہ کچھ علماء اہل سنت نے روافض کی تکفیر کی ہے" (سنہ 2005 کا الجزیرہ کو دیا گیا ایک انٹرویو)

اس کے باوجود شیخ زرقاوی رحمہ اللہ نے شیخ مقدسی حفظہ اللہ کے ان اعتراضات کے جواب میں یہ نہیں کہا کہ "تم گمراہ ہو چکے ہو کیونکہ تم عام شیعوں کو کافر نہیں قرار دیتے"۔ بلکہ انہوں نے شیخ المقدسی حفظہ اللہ کو جواب میں کہا کہ

"اے عظیم شیخ! جان لیجیے کہ میں اپنی ذات کے بارے میں تو شک کا شکار ہو سکتا ہوں لیکن میں آپ کے منہج کے بارے میں ذرا بھر شک میں مبتلا نہیں... اور اپنی بات کے ختم کرنے سے پہلے میں یہ لازماً کہنا چاہوں گا کہ شیخ المقدسی،اللہ ان کی حفاظت فرمائے، جن کے مرتبے اور کوششوں کا حق ہے کہ انکو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں صرف اچھا ہی گمان کیا جائے۔ان کا علمی مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اگر وہ کوئی غلطی بھی کر لیں تو اس کو نظر انداز کیا جانا چاہئے۔میرا نہیں خیال کے دورِ جدید میں کوئی بھی مؤحد ایسا ہو گا جو شیخ مقدسی کا احسان مند نہ ہو۔اگر ان سے کسی معاملے میں کبھی کہیں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو ان کے مرتبے و علمی حیثیت میں کوئی کمی تصور نہیں نہ کی جاسکتی۔ان کا ماضی اور ان کی قربانیاں قابل رشک ہیں"۔

Complete archive for the statements and speeches of Sheikh Abu Musab Al'Zarqavi, page 331"

شیخ المقدسی حفظہ اللہ کے عام روافض کے بارے میں اس نظریے کا قائل ہونے کے باوجود تنظیم داعش نے ان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی اور اس وقت یہ بے ہودہ زبان قطعی طور پر استعمال نہیں کی گئی کہ کہ شیخ المقدسی گمراہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ترکی البنالی اپنے استاد شیخ المقدسی حفظہااللہ کے بارے میں کہتے ہیں:

"ابو بکر البغدادی نے آپ کو مطلع کیا تھا کہ اگر آپ ہمارے پاس آنا چاہیں تو ہم آپ کی آمد و رفت کا بندوبست کر سکتے ہیں لیکن آپ ہمارے پاس نہ آئے اس کے باوجود کہ آپ نے کئی بار اُس وقت غزہ و خراسان جانے کی کوشش کی تھی"۔

My former Sheikh, this is the partition between you and me, page 8

اب کیا یہ بات حیران کن نہیں کہ داعش ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتی ہے جن کا عقیدہ انہی کی خیال میں درست نہیں لیکن تمام جماعت پہ تنقید کرتی ہے اگر ان میں کوئی ایک شخص چاہے سگریٹ بھی پیتا ہو!(مطلب اپنی صفوں میں تو ان کو بدعقیدہ لوگ قبول ہیں لیکن دوسروں میں کوئی ایک بھی شخص غلط ہو تو ان کی نظر میں ساری جماعت ہی ویسی ہو جاتی ہے) اگر تمام روافض کو نشانہ نہ بنانا گمراہی ہے تو پھر اسی کلیے کی رو سے شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کا شمار بھی گمراہ لوگوں میں ہو جاتا ہے۔در حقیقت شیخ الزرقاوی رحمہ اللہ نے روافض کے ایک جُز کو استثنیٰ دیا ہوا تھا۔ تنظیم القاعدہ فی البلاد الرافضین کی طرف سے جاری کردہ ایک آفیشل بیان (Clarification from Al Qaeda in the Land of the two rivers regarding the stance of the organisation after the statement of the Sheilk Abu Musab) بتاریخ 15شعبان،1426ھجری(2005/09/19)میں ہے:

"تنظیم کو اپنے مخصوص ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے عراق میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں کوئی کردار ادا نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے غاصب افواج کی کسی قسم کی مدد کی اور یہ کہ اِنہوں نے ان کے جرائم کی مذمت کی ہے،ان میں مثال کے طور پہ صدری، حسنی، خالصی اور طرح کی دوسرے گروہ شامل ہیں اس لیے جماعت القاعدہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان گروہوں کے امراء اور عام لوگوں کو اس وقت تک کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا جب تک یہ کوئی جارحانہ اقدام نہ شروع کریں"۔

شیخ الزرقاوی رحمہ اللہ اس استثنیٰ دینے پہ تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں

"ان کو یہ استثنیٰ اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ روافض کا وہ گروہ ہے جو اہل سنت کے خلاف جنگ کرنے کے نتائج سے ڈرتا ہے۔اس لیے روافض کے اس گروہ کو یہ استثنیٰ دینا ضروری تھا تاکہ ہم انکو یہ کہہ سکیں کہ اگر تم امن چاہتے ہو تو ہمارے لوگوں سے دور رہو،امریکیوں کی مدد نہ کرو اور صلیب کے خلاف ہماری جنگ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرو"۔

Discussion by Abul Yemen AlBaghdadi with Sheikh Abu Musab AlZarqavi, page 18"

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے، اس وقت جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ زندہ تھے، سیّد امام کی تردید کرتے ہوئے اور شیخ زرقاوی رحمہ اللہ کے بیان کی وضاحت میں کہا تھا:

"کتاب اللہ شیعوں اور ان کے قتال بارے واضح احکام رکھتی ہے۔ میں یہاں ایک معاملے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جب شیعہ ملیشیات نے تل عفار میں مسلمانوں کی حرمت پہ جارحیت کے بعد شیخ الزرقاوی شہید (اللہ ان کے حال پہ رحم فرمائے) نے بیان دیا تھا جس میں انہوں نے عراق میں تمام روافض کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا جس کو وہاں کے میڈیا نے خوب بڑھا کر پیش کیا۔ اس کے دو ہی دن بعد تنظیم القاعدہ فی بلاد الرافضین نے بیان جاری کر کے تل عفار میں شیعہ ملیشیات کے ہولناک مظالم کے ردعمل میں جاری کیے گئے بیان کے مبہم اور غیر واضح حصوں کی وضاحت کی تھی اور اس میں یہ واضح کر دیا تھا کہ تنظیم القاعدہ فی بلاد الرافضین عامی شیعوں کو نشانہ نہیں بنائے گی بلکہ البدر ملیشیات جیسے گروہوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ لیکن تنظیم کو اس بیان کو میڈیا نے جان بوجھ کر نظر انداز کیا"

Exoneration, page 217

دوسری طرف اگر تمام شیعہ طبقوں کے خلاف دعوت کی بجائے قتال کا حکم ہے تو اس کلیے کی رو سے دولۃ الاسلامیہ فی العراق کے امیر ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کا عقیدہ بھی غلط تھا۔ انہوں نے روافض کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا

"یہ مت سمجھنا کہ اگر ہم تم پہ غالب آ گئے تو تم۔ سب کو ختم یا قتل کر دیں گے کیونکہ توبہ کا دروازہ تم لوگوں کے لیے اب بھی کھلا ہے، شریعت الٰہی کے قوانین کو چھوڑ کر عام قتل کرنا اللہ کے دین میں منع ہے۔ ہمارے تم پہ غلبے کی صورت میں تمہیں شریعت کی بنیاد پہ حق کی طرف بلائیں گے، سیدھے راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کریں گے، تمہارے شکوک دور کریں گے اور تم سے نرمی سے پیش آئیں گے اور جو کوئی حق کا انکار کرے گا تو اس کے لیے اوّل و آخر حکم اللہ کا ہو گا"

"Complete statements issued by the Islamic State of Iraq, page 30"

اگر عدنانی کا موقف درست مان لیا جائے تو اس سے درج ذیل نتائج واضح ہوتے ہیں۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی زندگی میں بھی القاعدہ گمراہ تھی کیونکہ اس وقت بھی تنظیم کی طرف سے شیعوں کے بارے میں یہ موقف کئی بار دھرایا گیا۔

مجاھدین کی اکثریت گمراہ ہے۔

بغدادی کی ریاست گمراہ لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہتی ہے لیکن اگر دوسری کوئی بھی جماعت ایسا کرے تو وہ ساری جماعت گمراہ ہے۔

شیخ زرقاوی رحمہ اللہ اور شیخ زرقاوی رحمہ اللہ کے راستے پہ چلنے کا دعوی کرنے والے (عدنانی) کے معیار میں واضح تضاد ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

"وائے ناکامی! کہ القدس کا تقدس پامال کر دیا گیا اور مسلمان اپنے فریضہ جہاد سے غافل ہیں۔ اے امت مسلمہ! یاد رکھیے کہ فلسطین کو آزاد کرانے کی ابتدائی کوششوں کی ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ آزادی کی یہ جنگ ان لوگوں کی سرکردگی میں لڑی گئی کہ جو بذات خود امت مسلمہ کے خائن حکمران ہیں کہ جنھوں نے امت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔ 1948ء کی جنگ میں امت کی ناکامی کے اسباب کو پراسرار بنا دیا گیا۔ حیرت تو تب ہوتی کہ اگر وہ جنگ ہم جیت جاتے لیکن ہم بھلا فاتح ہو ہی کیسے سکتے تھے کہ حکمرانوں نے اس جنگ کی ذمہ داری اس وقت کے اردن کے حقیقی حکمران برطانوی جنرل فلپ پاشا کے سپرد کر دی۔ کوئی قوم بھلا کیسے فاتح ہو سکتی ہے جب کہ اس کی فوج کا سربراہ ہی اُس کا دشمن ہو۔ جزیرۃ العرب میں عملی طور پر انگریز جنرل فلپ حکمران تھا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اسے 'حاجی عبداللہ فلپ' کا نام دیا گیا۔ اس موضوع پر اگر کوئی بھی برطانوی دستاویزات کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ ہمارے لوگ کتنے بے خبر تھے"۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

'اسلامی تحریکوں کے لیے'

شیخ حامد کمال حفظہ اللہ

منہجِ سلف: ٹھیٹ اسلام سے آگاہی اور جدید گمراہیوں پر گہری نظر:

چنانچہ اس وقت ہم کسی کی نیت اور ارادے پر شبہ کرنے کی بجائے اس مصیبت کی اصل وجہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں دیندار مسلمانوں میں عمومی سطح پر حقیقت اسلام کے فہم کا فقدان ہے۔ مگر یہاں حقیقت اسلام سے ہماری مراد بھی اختصار سے واضح ہونی چاہیے۔ مخلص مسلمانوں کو ہر جگہ جاہلی اسلام کے چکر میں باآسانی اسی لیے جوت لیا جاتا ہے کہ نہ تو یہاں اسلام کی حقیقت سے آشنائی ہے اور نہ جاہلیت کی حقیقت سے۔ بہت سے نیک علما ہیں جو روایتی اسلامی علوم پر نہایت اچھی دسترس رکھتے ہیں مگر نہ تو جدید جاہلیت کے نظریاتی اور سماجی پہلوؤں سے واقف ہیں اور نہ اس کے ہتھکنڈوں سے۔ دوسری جانب ایسے مخلص دانشور بھی یہاں موجود ہیں جو جاہلی افکار اور نظریات پر اچھی نظر رکھتے ہیں مگر ٹھیٹ اسلام سے بڑی حد تک ناواقف۔ جبکہ اسلام پر عملی طور پر کاربند ہونے کے لیے جاہلیت کی حقیقت سے آگاہ ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اسلام سے واقف ہونا۔ حقیقت اسلام کے فہم سے مختصراً ہماری یہی مراد ہے۔ جہاں اس کا فقدان ہوگا۔ وہاں اسلام کو جاہلیت کے جوڑ لگیں گے اور جاہلیت کو اسلام کے! ایسے جوڑ لگنے کی صورت میں فائدہ صرف جاہلیت کا ہوتا ہے اگرچہ بظاہر وقتی طور پر اسلام کا اس میں کتنا ہی مفاد نظر آئے۔ یہ ایک واضح اصول ہے کہ حق اور باطل جہاں ملیں گے باطل فائدے میں رہے گا اور حق سراسر خسارے میں۔ اسلام نے اس مسئلے پر یونہی اتنا زور نہیں دیا۔ اس مسئلے کو آج کی جاہلیت بھی خوب سمجھتی ہے۔ آج کی جاہلیت کے اتالیق یہود ہیں اور یہود 'جیسا کہ قرآن سے واضح ہے اس دین کی فطرت اور مزاج سے اپنے بیٹوں سے بڑھ کر واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جاہلیت اسلام سے ہر شکل میں یاری دوستی لگانے کے درپے ہے۔ کیونکہ اس کی زندگی کے اور جتنے دن ہیں وہ بس اسی دوستی کے سہارے گزار سکتی ہے۔ عالم اسلام کی رگوں میں دوڑنے والا خون جاہلیت کی توانائی کا ذریعہ اسی صورت میں بن سکتا ہے۔ چنانچہ پچھلی نصف صدی سے بیشتر مسلم ملکوں میں اسلام سے یہی مشقت لی جارہی ہے۔ اور اس میں برے لوگ ہی نہیں اچھے اور مخلص مسلمان بھی کام آرہے ہیں۔

اسلامی نظر نہ کہ قومی نظر:

کوئی شک نہیں کہ ان دیواروں کے گرنے میں کوئی رکاوٹ ہے تو وہ یہی فہم اسلام کا فقدان ہے، چنانچہ اس فتنہ عظیم سے نکلنے کا ایک اور صرف ایک مخرج ہے کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ اپنے صحیح واقعاتی فہم اور درست طرز استدلال کے ساتھ۔

قوم اور وطن کی یہ دیواریں، جن کی آج نیک اور مخلص قیادتیں تک اسیر ہیں، صرف اونچی ہی نہیں گہری بھی بہت ہیں۔ ان کی گہرائی کی ٹوہ میں جانے کے لیے بہت کچھ کام ہونے کی ضرورت ہے مگر ایک بڑا کردار اس میں میڈیا اور تعلیمی نصابوں کا بھی ہے (نصاب سے مراد اپنے وسیع معنوں میں) شیاطین مغرب کے ہاں یہ بات مجرب مانی جاتی ہے کہ اگر آپ کوئی بڑے سے بڑا جھوٹ سچ منوانا چاہیں یا کسی بڑی سے بڑی بے ہودگی کو معقولیت قرار دلوانا چاہیں تو اس کو میڈیا اور نصاب سازوں کے سپرد کر دیجئے، چند سالوں میں وہی بات آپ کی قوم کے بچے بچے کے منہ سے سننے کو مل جائے گی! کیا وجہ ہے کہ آج ہر ملک کا شہری دنیا کو اسی ملک کی عینک لگا کر دیکھتا ہے اور ہر ملک کی عینک دوسرے سے جدا ہوتی ہے؟ بدقسمتی سے اس وقت یہ عینک بے دین بھی استعمال کرتے ہیں اور دیندار بھی۔ 'عینک' کے بغیر اسلام کی فطری آنکھ سے دنیا کو دیکھنا اور امت کا وجود تلاش کرنا ایک عجیب وغریب اور انہونا کام سمجھا جاتا ہے۔

اب امت اسلام چونکہ اتنی بڑی ہے (بہت سے لوگوں کی اطلاع کے لیے!) کہ وہ کسی ایک ملک میں تو سمانے سے رہی، ہاں البتہ یہ ملک امت میں ضرور سما سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ریاستوں کا وہ تصور مسخ کر دیا جائے جس پر آج کے یہ ملک قائم ہیں کیونکہ اس ریاستی تصور پر قائم رہتے ہوئے ان ملکوں کا وجود دراصل اس امت کے وجود کی نفی ہے۔ چنانچہ یہ امت اتنی بڑی ہے کہ ایک ملک میں سمانے کی چیز تو نہیں تو اسے دیکھنے کے لیے خاصی بڑی نگاہ کی ضرورت ہے۔ لیکن اس وقت ہر ملک کے مسلمانوں کو 'باہر' دیکھنے اور ارد گرد کا جائزہ لینے کی جو بھی احتیاج در پیش ہوتی ہے۔ وہ فی الحال اپنے اپنے ملک کی عینک ہی کی مدد سے پوری کرنی پڑ رہی ہے۔ اب یہ اتنی عینکیں ہیں کہ ایک ہی واقعہ کو ہر کوئی مختلف دیکھتا ہے۔ ایک ہی چیز اب کئی کئی شکلیں اور صورتیں رکھتی ہے۔ ایسی صورت میں تو اشیاکے رنگ پر بھی اتفاق ممکن نہیں۔ اس کا نتیجہ بہت واضح ہے اور سب کے سامنے۔ پاکستان میں بیٹھے علما کو ہندوستان میں بیٹھے علما میں اور ہندوستانی علما کو پاکستانی قیادتوں میں کج بینی اور کوتاہ نظری دکھائی دے تو یہ غیر متوقع بات نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو غیرت کے طعنے دینے لگیں تو تعجب مت کیجئے۔ نیتوں کے فساد کو بھی موضوع

مت بنایئے۔ فی الوقت نظر کا مسئلہ ہے عقل وشعور کو مطعون کرنے کی بجائے ابھی آپ حواس خمسہ کا رونا روئیں تو بہتر ہے!

چین کے مسلمانوں پر اس وقت جو بیت رہی ہے وہ پاکستان کی دینی قیادتوں کو نظر نہ آئے تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔ دور کی خبریں معلوم کرنے کے لیے جن آلات کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ کم بخت ملکی میڈیا یا اور پریس کی تحویل میں رہتے ہیں۔ اس میں بے چارے دینی راہنماؤں کا کیا قصور؟ کویت کے مسلمانوں پر عراق کے وحشیانہ مظالم کو سعودی ٹی وی اور اخبارات نے 'پوری پوری' کوریج دے دی مگر چیچنیا میں ڈھائے جانے والے روسی مظالم کی تصویریں 'دور' ہونے کی وجہ سے سعودی آلات کیچ نہیں کر پائے تو یہ سب 'قدرت' کی طرف ہے۔ اب اس میں کسی عالم یا راہنما کا بھلا کیا قصور؟ کویت کے سب علما اور تنظیمیں قوم پرست نہیں۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ وہاں بہت سی جماعتیں اسلام سے مخلص ہیں۔ مگر کیا ایسا ممکن ہے کہ اس وقت عراق میں بھوک اور بیماری سے بلک بلک کر مرنے والے بچوں کی تصویریں کویت میں چھپنے لگیں تاکہ یہ تنظیمیں اپنے ملک کے مخیر حضرات سے ان معصوم بچوں کے لیے دوا دارو کی اپیل کر سکیں؟ جب کہ بہت سے مسلمان ادارے عراق میں بھوک زدگان اور مریضوں تک ان کی ضروریات براہ راست پہنچانے کے لیے دستیاب ہیں اور عراقی حکومت کے آڑے آنے یا غبن کر جانے کا کوئی سوال نہیں۔

یہ بس چند ایک مثالیں ہیں جن سے آپ بخوبی نتیجہ برآمد کر سکتے ہیں کہ ہماری دینی قیادتیں کس طرح اپنے اپنے ملک کی پالیسیاں اور پریس کے زیر اثر ہیں۔ اپنے اپنے ملک کی اسٹیبلشمنٹ اور منصوبہ سازوں کی کس بری طرح یرغمال ہیں۔ اپنے اپنے ملک کی کھڑی کی ہوئی دیواروں کی کس بری طرح اسیر ہیں۔ آپ ذرا حالات کا بغور جائزہ لیجیے تو آپ کو اندازہ ہو کہ ہماری بیشتر دینی قیادتوں میں خود انحصاری کا کس قدر فقدان ہے۔ کاش کہ خود انحصاری کا یہ فقدان صرف بڑے بڑے اقدامات یا جراتمندانہ فیصلوں کی حد تک ہوتا۔ مگر یہاں تو دیکھنے اور سننے تک میں حکومتوں اور پالیسی سازوں پر انحصار ہوتا ہے۔ ہمارے تو حواس خمسہ آزاد نہیں فیصلے کب آزاد ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا کام بہت نیچے سے شروع ہونے والا ہے۔ ہم اس وقت ایک غیر معمولی صورت حال میں گرفتار ہیں غلامی کا یہ نیا تصور انتہائی بھیانک اور خطرناک ہے۔ جس کے اسیر اپنے آپ کو غلام سمجھنے تک پر تیار نہ ہوں بلکہ الٹا اس آزادی پر فتح کے شادیانے بجانے سے بھی رُکنے کا نام نہ لیں۔ ایسی غلامی سے آزادی بھلا کب ملنے والی ہے۔ جو چیز آدمی طلب تک نہ کرے وہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟ کبھی آپ نے سوچا کہ غلامی کی وہ سادہ اور ابتدائی شکل جو نصف صدی سے پہلے ختم ہوئی کیوں ابھی تک ہمارے تعلیمی نصابوں اور ابلاغی نشریات کا موضوع ہے۔ اور اس سے حاصل کی جانے والی آزادی کے چرچے ہر سال نئے سرے سے پورے زور شور کے ساتھ کیوں کر دیے جاتے ہیں؟ جب کسی قوم کو قوت ادراک تک سے محروم کر دیا جائے تب اس کا اپنے آپ کو آزاد باور کر لینا بہت ضروری ہوا کرتا ہے! استعمار نے جب تک آپ کی ذہنی اور فکری زوال کی تسلی نہیں کر لی تب تک اس نے آپ کو آزادی دی کب ہے! استعمار نے آپ کی قوم کے ایک ایک طبقے کی فکری استعداد کا جائزہ لیا ہے اور اب تک لے رہا ہے۔ بلاشبہ اس سے دینی طبقے بھی مستثنیٰ نہیں اور اسے اچھی طرح معلوم تھا اور ہے کہ ہماری دینی قیادتیں کتنے پانی میں ہیں اور ان قوموں کی فکری اور سماجی قیادت کہاں تک قدرت رکھتی ہیں۔

یہ 'نظر کا مسئلہ' اس وقت کسی ایک ملک یا قوم کا نہیں ہر جگہ ایسی ہی دھند ہے اب ایسا تو ممکن نہیں کہ 'مطالعہ پاکستان' کا مضمون ہندی مسلمانوں کے لیے بھی لازمی کر دیا جائے اور چینی مسلمانوں کے لیے بھی۔ 'المطالعہ السعودیہ' کو بیک وقت یمن، عراق اور اردن میں شامل نصاب کر دیا جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ مصر کی کتابیں سوڈان میں پڑھائی جائیں یا الجزائر کے اخبار مراکش میں چھپیں۔ جب ایسا کچھ بھی ممکن نہیں تو اس امت کے ایک ہونے کی آخر کیا سبیل ہے؟ تو پھر کیا یہ تسلیم کر لیا جائے کہ امت کا وجود ماضی کا ایک واقعہ ہے اور فی الوقت اسلام کے لیے عافیت کی یہی ایک صورت ہے کہ اپنے اپنے ملک سے بنا کر رکھے؟ جس کے لیے اس پر لازم ہو گا کہ دنیا کو اب وہ ملکوں کی نگاہ سے دیکھے اور بعض اوقات تو معاذ اللہ ایک ملک کے 'اسلام' کو دوسرے ملک کے 'اسلام' سے دوبدو بھی ہونا پڑے تو 'اپنی' اس خدمت سے گریز نہ کرے!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

نواقضِ اسلام؛ چند شبہات کا ازالہ

مولانا حسن موہل نوره الله مرقده

مولانا حسن موہل رحمہ اللہ علیہ جواں سال عالم ربانی تھے، حق گوئی آپ کا شعار تھی، آپ مجاہدین کی جدوجہد کو مضبوط علمی دلائل اور محکم موقف کے ذریعے مضبوط فرماتے۔ جہاد اور مجاہدین کی نصرت اور علمی و عملی میدان میں مجاہدین کی پشت پناہی کے سبب آئی ایس آئی کے عقوبت خانوں میں ڈیڑھ سال تک تعذیب و تشدد سہتے رہے۔ آپ کو تحریک جہاد کی حمایت و نصرت سے روکنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے گئے۔ دورانِ اسارت ہی بے پناہ ظلم وجبر کی وجہ سے آپ مختلف عوارض جسمانی کا شکار ہوگئے، جن میں کینسر جیسا موذی مرض بھی شامل تھا۔ ڈیڑھ سال بعد جب آپ کو رہا کیا گیا تو بیماریوں اور خصوصاً سرطان کی آخری سٹیج کی بنا پر آپ کا جسم بے جان لاشے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ چند ماہ آپ رحمہ اللہ کا علاج چلتا رہا لیکن افاقہ کی کوئی صورت نہ بنی اور بالآخر آپ رحمہ اللہ کا حق کی خاطر تکالیف اور مصائب کا طویل سفر ختم ہوا اور آپ نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کی حسنات کو قبول فرمائے، تحریک جہاد کے لیے کی گئی ان کی علمی خدمات کو قبول فرمائے اور ہمیں امریکی اتحادی پاکستانی فوج، اُس کے خفیہ اداروں اور ان میں کام کرنے والے تیرہ بختوں سے مولانا حسن موہل رحمہ اللہ سمیت تمام مظلوم و مقہور اہل ایمان کا بدلہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ماہ نامہ الاحیاء اپریل اور اگست 2011ء کے شماروں میں حافظ محمد زبیر صاحب کا مضمون بعنوان "توحید حاکمیت اور فاسق و فاجر حکمرانوں کی تکفیر" شائع ہوا۔ ویسے تو یہ سارا مضمون ہی مغالطات اور تلبیسات کا نمونہ ہے اور تفصیلی جواب کا طالب ہے، مگر یہاں ہم اس میں سے چند باتوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ وباللہ تعالیٰ التوفیق۔

حافظ زبیر صاحب لکھتے ہیں:

> "اسی طرح شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے جب نواقض اسلام کی تفصیل میں پڑنا چاہا تو کبار حنفی علما نے مسئلہ تکفیر میں ان سے شدید اختلاف کیا"۔

اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ مجدد الدعوۃ الاسلامیہ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نواقض اسلام کی تفصیل میں نہیں پڑے بلکہ انہوں نے اجمال کے ساتھ اہم ترین اور اتفاقی نواقض اسلام کو بیان کیا ہے۔ دوسرا حافظ زبیر صاحب کا یہ فرمانا کہ کبار حنفی علما نے مسئلہ تکفیر میں ان سے شدید اختلاف کیا ہے۔ یہاں زبیر صاحب نے 'نواقض اسلام' اور 'مسئلہ تکفیر' کو خلط ملط کر کے الجھا دیا ہے۔ حالانکہ انہیں یہ کہنا چاہیے تھا کہ کبار حنفی علما نے موجبات کفر یا نواقض اسلام کے بیاں میں ان سے شدید اختلاف کیا ہے، کیونکہ بات نواقض اسلام کی ہو رہی ہے، مسئلہ تکفیر کی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خود کبار حنفی علما نے اپنی کتب فقہ میں 'باب حکم المرتد' کے تحت اسباب الردۃ یا موجبات کفر یا دوسرے الفاظ میں نواقض اسلام کو بیان کرنے میں کافی تفصیل اور وسعت سے کام لیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ کی کتاب 'شرح فقہ الاکبر' کے ابواب 'مطلب معرفۃ المکفرات لاجتنابها' اور 'مطلب فی ایراد الالفاظ المکفرة' اور علمائے دیوبند میں سے مفتی عبدالشکور قاسمی رحمہ اللہ کی کتاب "کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات'۔ یہ کتاب حضرت مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ (دارالافتاء بنوری ٹاؤن، کراچی)، مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ (دارالافتاء دارالعلوم، کراچی) اور مفتی ابو بکر سعید الرحمن دامت برکاتہم العالیہ (دارالافتاء بنوری ٹاؤن، کراچی) کی تائیدات کے ساتھ مطبوع ہے۔ حتیٰ کہ فقہ حنفی کی بعض کتابوں میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ جو آدمی مسجد کو (تصغیر و تحقیر کے ساتھ) مسیجد کہے اور مصحف اور مصیحف کہے یا بغیر وضو کے نماز پڑھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

> "مسئلہ تکفیر میں ائمہ کے تمام متبعین کا ہم تھوڑا سا کلام ذکر کرتے ہیں، رہی بات حنفیہ کی تو مسئلہ تکفیر میں ان کا سب سے سخت کلام ہے، یہاں تک کہ وہ معین شخص کی تکفیر کر دیتے ہیں جب وہ مصحف کو مصیحف یا مسجد کو مسیجد کہے یا بغیر وضو کے نماز پڑھے وغیرہ" (الدرر السنیہ فی الاجوبۃ النجدیۃ 421/9-422 باب حکم المرتد)

ابھی حال ہی میں مشہور دینی درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے (دارالافتاء کی طرف سے انبیائے کرام علیہم السلام پر بنی ہوئی فلموں کے بارے میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے، جس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

1) یہ حرام بلکہ اشد حرام ہیں۔ ایسی فلموں کے بنانے والے، اس میں کسی قسم کا تعاون کرنے والے (مثلاً ترجمہ کرنے والے، اداکاری کرنے والے وغیرہ) توہین کے مرتکب ہوئے ہیں اور اگر یہ پہلے مسلمان ہوں تو وہ توہین نبی کی وجہ سے کافر مرتد ہو چکے ہیں۔

2) جو مسلمان اپنے کو نبی ظاہر کرتا ہے یا جو ان کو نبی بناتا ہے اور نبی والی ایکٹنگ کرواتا ہے یا نبی پکارتا ہے، وہ بوجہ توہین نبی کافر و مرتد ہو چکا اور اس کا ایمان و نکاح ختم ہو چکا۔ تجدید ایمان و تجدید نکاح اس کے ذمہ فرض ہے۔

3) ایسی فلموں کو (جو توہین نبی پر مشتمل ہوں) جائز و ثواب سمجھ کر دیکھنے والے، ان کی تشہیر کرنے والے اور کیبل پر چلانے والے مسلمان بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو چکے ،ان کے ذمے بھی تجدید ایمان و تجدید نکاح توبہ و استغفار کرتے ہوئے فرض ہے۔

4) اس فلم میں جن لوگوں نے اپنے آپ کو شبیہہ میں پیش کیا ہے وہ مرتد ہو چکے ہیں۔اور مرتد کی سزا اگر توبہ نہیں کرتا تو قتل ہے۔فقط واللہ اعلم۔

(شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، راوی روڈ، لاہور)

حافظ زبیر صاحب کو ان حنفی علما پر بھی اعتراض کرنا چاہیے جنہوں نے اس سلسلے میں اتنی وسعت اور تفصیل سے کام لیا ہے۔اسی طرح انہیں محدثین کرام اور فقہا کی تبویب 'باب حکم المرتد' میں بیان کردہ 'اسباب الردۃ' پر بھی اعتراض کرنا چاہیے جس طرح انہیں محمد بن عبدالوہابؒ کے بیان کردہ نواقض اسلام پر اعتراض ہے۔

شوافع میں سے ابن حجر الھیثمیؒ نے 'اعلام بقواقطع الاسلام' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے وہ کفریہ الفاظ اور اعمال بیان کیے ہیں جن کی وجہ سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یعنی نواقض اسلام بیان کیے ہیں۔مالکیہ میں سے قاضی عیاض مالکیؒ نے اپنی کتاب 'الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ' میں ایک باب یوں قائم کیا ہے 'باب فی بیان ما ھومن المقالات کفر'۔اس میں انہوں نے کفریہ مقالات یا بالفاظ دیگر نواقض اسلام کو بیان کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"اسی لیے ہم اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو اسلام کے علاوہ کسی دوسری ملت کی پیروی کرتا ہے یا ان کے کفر میں توقف سے کام لیتا ہے، یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے، یا ان کے مذہب کو صحیح قرار دیتا ہے، اگرچہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے، اسلام کے مطابق اس کا عقیدہ بھی ہے اور دل سے اسلام کے سوا سارے مذاہب کے باطل ہونے کا عقیدہ بھی رکھتا ہے۔ پھر بھی اپنے عقیدے کے خلاف اظہار کی وجہ سے وہ کافر ہے"۔(الشفاء: ص278)

اسی بات کو شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ نے تیسرے ناقض اسلام کے طور پر یوں بیان فرمایا ہے:

"جو شخص مشرکین کو کافر نہ کہے، یا ان کے کفر میں شک کرے، یا ان کے مذہب کو صحیح قرار دے تو وہ کافر ہو جاتا ہے"۔

حنابلہ میں سے شیخ الحنابلہ امام منصور البھوتی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'کشف القناع' کے باب 'حکم المرتد' میں متعدد اسباب الردۃ اور نواقض اسلام بیان کیے ہیں، چنانچہ ان میں سے بعض کو امام محمد بن عبدالوہابؒ نے بھی بیان کیا ہے۔امام بھوتی حنبلی رحمہ اللہ نے ان اسباب الردۃ میں ایک یہ لکھا ہے:

"یا وہ اللہ تعالیٰ یا اس کی کتابوں یا اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا کر رہے تھے۔ بہانے مت بناؤ، بے شک تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو"۔

شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"شریعت اسلامیہ کی اہانت اور اس کے ساتھ استہزا یہ بھی کفر ہے"۔ (عقائد اسلام ص126)

اسی بات کو امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے چھٹے ناقض اسلام کے طور پر یوں بیان کیا ہے:

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی کسی بھی چیز کے ساتھ استہزا کرے، یا اس کے ثواب یا عذاب کا مذاق اڑائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: کہہ دیجیے! کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا کر رہے تھے۔ بہانے مت بناؤ، بے شک تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو"۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

میرے والد اپنے مذہب کے بارے میں "موحد عیسائی" کی اصطلاح استعمال کرتے تھے

شیخ آدم یحییٰ غدن کی ریسر جنس سے گفتگو

جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے 'ری سرجنس' کا شمارہ نمبر ۲ /ایک ایسے جہادی قائد کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل ہے، جنہوں نے کفر کے اندھیروں میں آنکھیں کھولیں لیکن فطرت سلیم اور قلبِ منیب کے حامل اس بندۂ خدا نے اوائل عمری میں ہی حق کی تلاش کا سفر شروع کر دیا۔ایک ایسے معاشرے میں جہاں کفر وطاغوت کی سیاہیاں چہار سُو پھیلی ہوئی تھیں، معصیت وفجور کی منہ زور آندھیوں نے پوری فضا کو مسموم کررکھا تھا۔ایسے ماحول میں ایک پاکیزہ فطرت نفس اٹھتا ہے اور اپنے خالق ومالک کی تلاش کا عزم لے کر نکلتا ہے۔ پھر اُس کا کریم رب بھی اُسے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑتا بلکہ ایسی دست گیری فرماتا ہے کہ ہدایت وسعادت کا ہر دروازہ اس کے لیے کھلتا چلا جاتا ہے۔ ہجرت کی راہوں کا انتخاب ہوتا ہے تو پر کٹھن اور پر صعوبت راستے 'پر عزم اور ایمان وعمل کے جذبے سے پر جوش 'آدم' کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں ! ایمان، ہجرت، رباط، جہاد، قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کے راستوں کا یہ مسافر بالآخر اپنی منزل مراد پا گیا اور دنیوی واخروی فلاح وکامیابیوں کے تمام خزانے اپنے دامن میں سمیٹتا ہوا 'مہربان اور قدر دان رب کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ کے اس انگریزی شمارے کا ترجمہ ماہ نامہ نوائے افغان جہاد میں سلسلہ وار شائع ہو گا، ان شاءاللہ [ادارہ]۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نقائص اور کمزوریاں ہیں جنہیں میں نے عیسائیت میں محسوس کیا۔ادھر میں نے صرف چند نمایاں کمزوریوں یا میرے ذہن میں فوری طور پہ آنے والے بعض نقائص کا ذکر کیا ہے۔

رسر جنس: آپ نے پہلی مرتبہ کب اسلام کے بارے میں پڑھا یا سنا؟

اس سوال کا جواب اتنا سادہ نہیں جتنا بظاہر لگتا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ مذہب نے میری اس وقت تک کی زندگی میں ایک کردار تو ادا کیا تھا مگر اصل سوال یہ ہے کہ کس مذہب نے ؟

دراصل میرے والدین ، خصوصاً میرے والد نے میری پیدائش سے پہلے ہی مختلف عقائد اور مذاہب کو ملا کر ایک خود ساختہ مذہب اختیار کر لیا تھا جس میں انہیں نے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے مختلف پہلوؤں کو اسی انداز میں شامل کیا تھا جیسے کسی سلاد میں مختلف پھلوں اور سبزیوں کو ملایا جاتا ہے۔ شروع میں تو اسلامی رنگ غالب تھا، مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ رنگ پھیکا پڑتا گیا اور عیسائیت غالب آ گئی۔

میری پیدائش سے کچھ ہی عرصہ پہلے میرے والد نے اپنا نام سیف الدین رکھ لیا اور میری والدہ نے اپنا نام عائشہ رکھ لیا اور میرے والد نے ہمارا خاندانی نام 'پرل مین' سے تبدیل کر کے 'غدن' یا 'غدان' رکھ لیا جو عربی کے لفظ 'غدا' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے 'آنے والا کل'۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میرے خاندان کے کسی فرد نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے یہ وضاحت دی تھی کہ اس نام کا تعلق بائبل کی کردار گڈیون سے ہے ! جب میں پیدا ہوا تو میرا نام یحییٰ رکھا گیا۔ صحیح تلفظ یحییٰ (Yahya) ہی ہے مگر والد اسے یحیے (Yahiye) پکارتے تھے تاکہ انگریز اسے نسوانیت سے آراستہ نام نہ سمجھیں۔ یہاں شاید اگر میں 'آدم' نام کی وجہ تسمیہ بیان کروں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ یہ نام میں نے اپنے لیے چھ سال کی عمر میں خود منتخب کیا تھا۔ تاکہ میں اپنے انوکھے اور ناقابل ادائیگی اصلی پیدائشی نام پر دوسرے بچوں کے بے ہمدردانہ طنز سے بچ سکوں !

نماز اور روزہ رکھنا ان اسلامی شعائر اور عبادات میں سے تھے جن پر میرے والد میرے بچپن کے شروع کے ایام میں کبھی کبھار عمل کرتے تھے ۔ میرے ذہن میں میرے والد کی مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے ہوئے ایک واضح تصویر موجود ہے ۔ مگر (دورانِ نماز) ان کا رخ شمال مشرق کی جانب ہوتا نہ کہ جنوب مشرق کی طرف جیسا کہ امریکہ میں مسلمانوں کی اکثریت (استقبال قبلہ کے لیے) کرتی ہے۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ میں نے روزہ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر چونکہ میں بہت چھوٹا تھا اور یہ گرمیوں کا ایک انتہائی گرم اور لمبا دن تھا لہٰذا میں نے دوپہر تک روزہ توڑ دیا تھا۔

ایک اور پہلو جس میں ہم مسلمانوں سے مماثلت رکھتے تھے یہ تھا کہ ہم خنزیر یا کسی بھی قسم کا حرام گوشت یا یہودیوں کے علاوہ کسی اور کے ہاتھوں ذبح کردہ گوشت

نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ میرے والد باڑے میں بکرے پالتے تھے، انہیں اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کرتے اور گوشت لاس اینجلس میں ایک پاکستانی کی گوشت کی دکان کو بیچتے۔

رسر جنس: یہ سب پڑھنے کے بعد تولوگ کہیں گے کہ اگرآپ لوگوں کے نام عربی اور اسلامی تھے اورآپ کے والد نماز اور روزے کی پابندی کرتے تھے تو در حقیقت آپ لوگ مسلمان تھے۔

آدم: پہلی نگاہ میں تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔ مگر تھوڑا غور کرنے کے بعد اندازہ ہو جاتا ہے کہ اخذ کردہ نتیجہ متنازعہ ہے۔ وجوہات کچھ یوں ہیں:

سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ کہ جب کبھی بھی میرے والد سے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھا جاتا، تو وہ کبھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے تھے، خصوصاً جب سوال کرنے والا غیر مسلم ہوتا یا کوئی فارم پر کرنے کا موقع ہوتا، اول تو وہ جواب دینے سے گریز کرتے تھے اور اگر کبھی مجبوراً جواب دینا پڑے تو ایک عجیب جواب دیتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو 'صابئ' باور کرواتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ صابئ کون ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اپنے آپ کو کسی خاص مذہب سے منسوب نہیں کرنا چاہتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ دس سال پہلے میں نے ان کا ایک انٹرویو پڑھا تھا جس میں انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو 'موحد عیسائی' کے طور پر متعارف کروایا تھا۔

دوسرا یہ کہ ہمیں (گھر میں) جس کتاب کو پڑھنے کی ترغیب دی جاتی تھی وہ بائبل تھی نہ کہ قرآن، جو کہ ہماری پہنچ ہی سے دور الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں رکھا ہوا تھا۔

تیسری بات یہ کہ مجھے کبھی بھی یہ یاد نہیں کہ ہمیں بچپن میں کبھی یہ بتایا گیا ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

چوتھا یہ کہ جب میں نے اپنے والد کو اپنے مسلمان ہونے کا بتایا تھا انہوں نے ردِ عمل میں یہ نہیں کہا کہ ''ہم تو پہلے سے ہی مسلمان ہیں!''

رسر جنس: تو پھر ان کا ردعمل کیا تھا؟

آدم: شروع میں تو وہ بہت حیران ہوئے۔ پھر چند دنوں بعد مجھے یاد ہے کہ انہوں نے مجھے دو کتابیں تحفتاً دی تھیں۔ ان میں سے پہلی کتاب تو عبداللہ یوسف علی کا قرآن کا بلا اختصار ترجمہ و تفسیر تھی۔ ویسے یہ وہی ترجمہ قرآن ہے جو الماری کے اس اونچے خانے میں رکھا ہوا تھا۔ میرے والد مسجد کے کتب خانے سے اسی طرح کا ایک اور نسخہ لائے اور وہ مجھے دیا۔ دوسری کتاب جو میرے والد نے مجھے دی تھی وہ ان کی لائبریری میں عرصہ دراز سے موجود تھی۔

میرے خیال میں اس کا نام یا تو 'صوفیاء' تھا یا 'صوفیوں کا طریقہ'، غرض اسی طرح کا کوئی نام تھا۔ اس کا مصنف 'ادریس شاہ' نامی کوئی شخص تھا، جس نے اس کتاب میں بنیادی طور پہ مشہور صوفی بزرگوں مثلاً جنید بغدادی، عبدالقادر جیلانی اور امام غزالی (رحمہم اللہ اجمعین) اور دیگر کے خیالات اور عقائد (جیسا کہ ادریس شاہ نے ان کے عقائد کو سمجھا) کا مختصراً احاطہ کیا تھا؛ اور میرے والد نے اس کتاب میں موجود افکار و خیالات کے اثبات میں کچھ تبصرے بھی کیے۔ اس بات اور ان کی کتب حدیث مثلاً صحیح بخاری وغیرہ پہ تنقید نے مجھے یہ باور کرایا کہ وہ نہ صرف ادریس شاہ کی وضع کردہ صوفیت کے حامل تھے ساتھ ہی اہل قرآن فرقے [وہ لوگ جو 'صرف قرآن' (نہ کہ سنت بھی) کی مصداقیت پر یقین رکھتے ہیں] کے عقائد سے بھی متاثر تھے۔

بہر حال، اگر وہ کبھی مسلمان تھے بھی تو میرا نہیں خیال کہ میرے قبول اسلام کے وقت تک وہ مسلمان رہے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ان سے میرے اسلام کے فہم پر گفتگو یا بحث ہو رہی تھی کہ میں نے اُنہیں لاجواب کرنے کے لیے پوچھا ''کیا آپ خود مسلمان نہیں تھے؟'' اور میرے خیال میں ان کا جواب کچھ اس طرح کا تھا، ''میں مسلمان تو تھا مگر تمہاری طرح کا نہیں۔''

ایک بار پھر ایک مبہم جواب جس سے مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ اب اپنی شناخت مسلمان کے طور پر نہیں کروانا چاہتے تھے، چاہے ماضی میں انہوں نے ایسا ہی کیوں نہ کیا ہو۔ اور میڈیا میں ان سے منسوب وہ گفتگو جس میں انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو موحد عیسائیوں کے طور پہ متعارف کروایا، اسی میلان کو ظاہر کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

رسر جنس: آپ کی والدہ کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟ کیا ان کے عقائد بھی ایسے ہی تھے؟

آدم: میرے خیال میں میرے والد صاحب کی نسبت میری والدہ کا جھکاؤ اسلام کی طرف کم اور عیسائیت کی طرف زیادہ تھا۔

(بقیہ صفحہ 67 پر)

کلبھوشن کے "میز بان" ہی ہندوستان کے ایجنٹ اور اتحادی ہیں!

مصعب ابراہیم

ایک وقت تھا جب پاکستان کے اصل 'مالکوں' یعنی جی ایچ کیو کی مخلوق کا اوڑھنا بچھونا "بھارت دشمنی" ہوا کرتی تھی...اُس وقت پرائمری سے لے کر گریجوایشن تک کے تعلیمی نصاب میں "مطالعہ پاکستان" کے عنوان سے "ہندو دشمنی" کے اسباق ازبر کروائے جاتے تھے اور ملک پاکستان کا ہر نونہال اوائل عمری سے ہی جرنیلوں کرنیلوں کو "جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کی حفاظت" پر مامور دیکھ کر نہال ہوا جاتا ہے ....اگرچہ ان جرنیلوں اور کرنیلوں کے کھاتے میں عملی طور پر آپریشن جبرالٹر سے لے کر پلٹن میدان تک اور سیاچن سے لے کر کارگل تک ہمیشہ ناکامیاں ونامرادیاں ہی رہی ہیں لیکن بھلا ہو کاکول کا کہ جہاں انہیں اور کچھ سکھایا جاتا ہے یا نہیں، لومڑ کی چالاکی وعیاری اور بھیڑیے کی سفاکی ان کے رگ وپے میں بہر صورت اتاری جاتی ہے! اسی عیاری ومکاری کو بروئے کار لا کر "وطن کے محافظ" عامۃ الناس کے ذہنوں میں مافوق الفطرت مخلوق کے طور پر رہتے ہیں اور جس کی عقل ان کی "مافوق الفطرتی" کی حقیقت کو جان جاتی ہے اُس کے لیے ان کو دی گئی سفاکیت کی تربیت کے جوہر دکھانے کا موقع آتا ہے اور یہ جوہر بھی اپنے ہم وطنوں پر خوب خوب دکھائے جاتے ہیں! بنگال سے لے کر سوات، مالاکنڈ اور قبائل تک سفاکیت اور حیوانیت کے یہ خاکی جوہر پچھلی سات دہائیوں سے مسلسل دکھائے جا رہے ہیں!

"بھارت دشمنی" کے سامان کی بِکری خوب ہوئی اور کئی دہائیوں تک اس 'لوٹ سیل' کی بدولت جرنیلوں کی پانچوں گھی میں رہیں لیکن پھر حالات نے کروٹ لی اور گیارہ ستمبر کے مبارک عملیات کی بدولت کفر واسلام کی صفیں نکھر کر سامنے آنے لگیں، ایسے میں صلیبی امریکیوں کا ڈر اور "تورابورا" بننے کا خوف جرنیلوں کی ساری "بہادری اور جواں مردی" بہالے گیا! جب بہادری کا "مومی جامہ" صلیبی دھمکیوں کی پہلی دھوپ سے ہی پگھل گیا تو نیچے سے "ڈرتا ورتا کسی سے نہیں" جیسا سپہ سالار اور اُس کے حواری برآمد ہوئے، جن کی بزدلی اور کم ہمتی "آندھی آرہی ہو تو سر نیچے کرلینا چاہیے، کہیں سر ہی نہ اُڑا کرلے جائے!" جیسے جملوں میں خود انہی کی زبانوں سے سامنے آئی۔ امریکی احکامات کے آگے لیٹنے اور صلیبی درگاہ پر سجدہ ریز ہو کر "سر بچانے" والوں نے تحریک جہاد کشمیر پر قدغنیں عائد کرنا شروع کیں...

یہ وہ دور تھا کہ کشمیر میں جاری جہادی تحریک 'بھارت کے گلے کا پھانس ہو چکی تھی، ہزار ہا مسلمانوں کی شہادتوں کے باوجود پوری طرح سے کشمیری مسلمانوں کے دلوں میں گھر کیے ہوئے تھی اور 'بھارت ماتا' کے لیے جان کا لاگو بن چکی تھی لیکن پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی خیانتوں کے باعث وہ مرحلہ بھی آیا جب اس تحریک کو بالکل بے دست وپا کر دیا گیا اور بالآخر بھارت کو عسکری ومعاشی طور پر نڈھال کر کے رکھ دینے والی تحریک جہاد سے غداری کر کے اور اُس کی پشت پر چُھرے گھونپ کر انڈیا کو ایک بڑی اور مستقل "مصیبت" سے نجات دلائی گئی... بدلتی رُتوں کو دیکھ کر اپنی دکان بڑھانے والوں نے یہ سب خدمات مفت میں فراہم نہیں کیں، کیونکہ اسی دکان کی "آمدنی" کی بدولت ملک بھر کے کینٹ ایریاز کی بہاریں قائم تھیں! لہٰذا اسے بند کرنے کے عوض "کولیشن سپورٹ فنڈ" اور ملکی بجٹ کے بڑے حصے کو ڈکارنے جیسے انتظامات کروائے گئے، پھر آزاد قبائل، سوات اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے خلاف نت نئے آپریشنوں کا سلسلہ شروع ہوا (جو تاحال جاری ہے)، یہ آپریشن بھی "ذرائع آمدنی" میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں... یہ جرنیل بھارت سے جان چھڑانے میں ہی اپنی بچت دیکھتے ہیں اسی لیے راحیل شریف کی وضع کردہ ملٹری ڈاکٹرائن میں بھارت کو "دشمن نمبر ایک" کے درجے سے باہر نکال کر مجاہدین اور مُلا کو اولین دشمن قرار دیا گیا...

بلکہ جرنیلی مافیا تو مشرک ہندو کو اپنا اہم ترین اتحادی بنانے کے لیے بھی بے چین دکھائی دیتی ہے، آقاؤں اور غلاموں میں دکھ درد ایسا سانجھا ہے کہ جو آقا کی خواہش ہوتی ہے وہی غلاموں کی آرزو بن کر اُنہیں بے کل رکھتی ہے اور جو غلاموں کی تمنا ہوتی ہے وہی آقاؤں کی چاہ بن جاتی ہے! اسی لیے صلیبی سرغنے ایک عرصے سے راگ الاپ رہے ہیں کہ "بھارت اور پاکستان کو مل کر دہشت گردی کے خلاف کام کرنا چاہیے"...کچھ مغربی آقاؤں کی خواہش کا احترام اور کچھ اپنے دلوں کی شوق اور رغبت کا معاملہ تھا کہ پہلے بھارت کو "دشمن" کی فہرست سے نکالا گیا اور پھر یہ اعلانات فوجی سربراہ اور سیاسی حکمرانوں کی طرف سے کیے گئے کہ "بھارت کے ساتھ مل کر دہشت گردوں کا مقابلہ کریں گے"۔ بلکہ ضرب کذب کے ابتدائی

"اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے!" (سورہ حدید ۲۵)

یقیناً یہ لوہا اللہ کی پیاری شریعت کے دشمنوں، نبی پاک ﷺ ، ان کی ازواج مطہرات، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، قرآن و حدیث اور شریعت کے احکامات (جہاد، پردہ، داڑھی وغیرہ) پر بھونکنے والے گستاخ، ملحدین وزنادقہ اور امت مسلمہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والے بد طینت افراد و گروہوں سے اللہ کی زمین کو پاک کرنے کے لیے ہی اتارا گیا ہے۔

خادمینِ اُمت

مجاہدین شام عوام میں دعوت
کا کام کرتے ہوئے

مجاہدین یمن عوامی سہولت کیلئے
تعمیراتی کام کرتے ہوئے

مجاہدین افغانستان عوامی سہولت کیلئے
تعمیراتی کام کرتے ہوئے

ٹیکنالوجی بمقابلہ ایمان

امریکہ نے افغانستان میں ریموٹ کنٹرول بم حملوں میں بڑھتی ہوئی ہلاکتوں سے بچنے کے لیے جدید ترین بکتر بند گاڑیاں میدان میں اتاریں۔ ان گاڑیوں کو Mine Resistant, Ambush Protected یا مختصراً MRAP کا نام دیا گیا۔ان گاڑیوں کو کانوائے میں سب سے آگے جگہ دی گئی تا کہ ریموٹ کنٹرول بم حملوں سے باقی کانوائے محفوظ رہ سکے۔ مگر اللہ تعالی نے امریکہ کا غرور خاک میں ملا دیا اور یہ جدید گاڑیاں اپنے تمام تر حفاظتی انتظامات کے باوجود مجاہدین کے دیسی ساختہ بموں کے سامنے مٹی کا ڈھیر ثابت ہوئیں۔

موسم بہار میں شروع ہونے والے نئے آپریشن کے اعلان میں چند لمحات باقی ہیں۔ اللہ کے حکم
سے افغانستان میں امریکی لشکروں سے فیصلہ کن معرکے شروع ہونے کو ہیں۔ یہ وقت ہے امارت
اسلامیہ افغانستان کے لشکروں میں شامل ہو کر اولین عالمی دشمن امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے
خلاف لڑنے کا، امارت اسلامیہ کی اپنے اموال اور جان سے مدد و نصرت کا، ان کے لیے دعائیں
مانگنے کا، کیونکہ امارت اسلامیہ کی فتح ہماری فتح ہے، بلکہ پوری امت کی فتح ہے، ان شاء اللہ۔ سو آگے
بڑھیے اور جہاد کو مضبوطی سے پکڑیے کیونکہ یہی راستہ ہے، شہداء سے وفاء کا، امت کے سینوں میں
ٹھنڈک پہنچانے کا، دین کے غلبے کا اور خلافت علیٰ منہاج النبوہ کے قیام کا!

ایام میں راحیل شریف نے تو کھل کر کہا تھا کہ "اس آپریشن کا فائدہ افغانستان، بھارت اور پاکستان سمیت تمام خطے کو ہوگا"...

یہی جی ایچ کیو سرکار ہے جس کے ایک اہم کارندے جنرل ناصر جنجوعہ کو ریٹائرمنٹ کے چند ہفتوں بعد ہی قومی سلامتی کا مشیر بنا دیا گیا،اس کا مقصد انڈیا سے فوجی سطح پر تعلقات کی بہتری، "دہشت گردی" کے خلاف مشترکہ جدوجہد کے خدوخال تراشنا،شدت پسندوں کے خلاف باہمی تعاون کی راہیں تلاش کرنا اور پرامن ہمسائیوں کے طور پر مل جل کر رہنے کی کوششوں کو مستحکم کرنا تھا... جنرل جنجوعہ کی سرگرمیوں کا مرکز بنکاک رہا جہاں یہ اپنے بھارتی ہم منصب اجیت دوول کے ساتھ گھنٹوں پر محیط ملاقاتیں کرتا اور "دل چسپی کے باہمی امور" کو نمٹاتا رہا...انہی "باہمی امور" کو نمٹانے کے نتیجے میں خبر آئی کہ جنجوعہ نے اجیت کو پاکستانی خفیہ اداروں کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر اطلاع دی کہ بھارت کے مختلف شہروں میں 10 سے زیادہ فدائی مجاہدین داخل ہو چکے ہیں، جو کسی بھی وقت فدائی عملیات کو سرانجام دے سکتے ہیں۔یہ اطلاع بھارتی سرکار تک پہنچنے کی دیر تھی کہ بھارت کے مسلم اکثریتی علاقوں میں بھارتی انٹیلی جنس اور ریاستی اداروں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا...یہ جنرل جنجوعہ ہی کا کارنامہ ہے کہ وہ مجاہدین کی مخبریاں بھارت کو پہنچا کر اُس کی ہمدردیاں اور اعتماد حاصل کرنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہے...

انہی کوششوں میں مزید "رنگ" ڈالنے کے لیے ڈی جی آئی ایس پی آر جنرل باجوہ کی بھتیجیوں نے اہم کردار ادا کیا...ماورا حسین اور عروہ حسین نامی دو پاکستانی فاحشہ عورتوں نے بھارتی فلم انڈسٹری میں خوب پذیرائی حاصل کی،اُن کی شہرت کی وجہ نیم عریاں اور نیم برہنہ مناظر فلم بند کروانا اور ڈانس کلبوں میں شراب کے نشے میں دُھت ہو کر اپنے "فن" کا "لوہا منوانا" ہے...یہ دونوں عورتیں جنرل باجوہ کی بھتیجیاں ہیں ،بھارت جا کر اگر کوئی کھلاڑی "بھارتی محبت" کا اعتراف کرے تو "وقار" کی سرپرستی میں پلنے والی "محب وطن" قوتیں اُس کا ناطقہ بند کر دیتی ہیں لیکن یہ چونکہ جرنیلی خاندان سے تعلق رکھنے والی عورتیں ہیں لہٰذا ان کی کرتوتوں اور بھارت میں کھلائے گئے گُلوں پر خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں! جنرل باجوہ تو "ٹوسٹر بریگیڈ" کی کمان سنبھالے ہوئے ہے لیکن اغلب امکان یہی ہے کہ جنرل کی بھتیجیوں کے ہی اثرات ہیں جن کی وجہ سے پاکستانی فوج میں "میوزک کور" کا اضافہ بھی دیکھنے میں آیا ہے، حسن اتفاق سے اس "کور" کی کمانڈ بھی ڈی جی آئی ایس پی آر ہونے کی وجہ سے بربنائے عہدہ جنرل باجوہ ہی پاس ہے! کور کی ذمہ داری ہر کچھ دن بعد نیا گانا ریلیز کرنا اور نئے سے نئے "میوزک البم" کی تیاری میں مگن رہنا ہے۔اور "فخر" کی بات یہ ہے کہ اس کور کے تحت کام کرنے والا بینڈ دنیا بھر میں شہرت پا رہا ہے! 15 نومبر کو آئی ایس پی آر نے خبر جاری کی کہ :

"جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں دسویں سالانہ ملٹری ٹیٹو بینڈ ایونٹ کاانعقاد کیا گیا، جس میں جنگ عظیم اول میں جان قربان کرنے والے فوجیوں کو خراج عقیدت اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ایونٹ میں پاک فوج کے ملٹری بینڈ کے دستے نے قومی ترانے سمیت ملی دھنیں بجائیں اور عوامی اجتماع میں بھی فن کا مظاہرہ کیا۔تینوں مسلح افواج کے ملٹری بینڈ کی شان دار کارکردگی پر شائقین کی طرف سے بھرپور داد دی گئی"۔(روزنامہ جنگ لاہور،16 نومبر 2015ء)

اسی طرح 5تا13 ستمبر 2015ء کو ماسکو میں ہونے والے "سپاسکایاباشنیا 2015"میں بھی آرمی بینڈ نے "بھرپور شرکت" کی۔روسی نامہ نگار کے مطابق یہ فیسٹیول گزشتہ آٹھ سالوں سے ہو رہا ہے ،پاکستانی وفد کے سربراہ بریگیڈئیر حامد نے روسی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

"ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا بینڈ روس کے بینڈ کے فوراً بعد اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس بار ہمارے وفد میں شامل افراد کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔اس میں 79 سازندے اور فنکار ہیں۔لوگوں کی خواہش کے پیش نظر ہمارے بینڈ نے روس کی مقبول دھنیں اور روسی گیتوں کی دھنیں بھی اپنے پروگرام میں شامل کی ہیں۔ہمیں بہت اضطراب تھا کہ لوگوں کا ہمارے بینڈ کے اس پروگرام پر کیا ردعمل ہوگا لیکن ہم کھل اٹھے جب لوگوں نے تعریف کرنے کے لیے تالیاں پیٹیں۔دیکھنے والے روسی مسکرا رہے تھے اور ان کی نگاہیں ہمارے سازندوں کے چہروں پر گڑی تھیں۔پاکستانی فوجی بینڈ ہر روز ماسکو کے مرکزی چوکوں اور پارکوں میں

اپنے فن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ وہ اپنی رنگین وردیوں اور پاکستانی دھنوں کی وجہ سے مسلسل روسی عوام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے"۔

یعنی فوج کو احساس ہے کہ 65ء کی جنگ میں حاصل ہونے والی "فتح" چونکہ ایک گائیکہ 'نور جہاں' کے مرہون منت تھی (جو بعد میں ایک عرصہ تک پاکستانی فوج کے کمانڈران چیف یحییٰ خان کی داشتہ رہی، یہی حال مشرف لعین کا رہا جس کے دور میں بھارتی اداکاراؤں کو کروڑوں روپے ادا کر کے سرکاری دعوتوں پر ایوان صدر بلایا جاتا اور بدکار سربراہِ مملکت اور فوجی سربراہ کی ہوس کو پورا کرنے کے لیے اُنہیں بھرپور سرکاری پروٹوکول دیا جاتا) " ملکہ ترنم" کے مر جانے کے بعد فوج کے پھیکے پن کو دور کرنے کے لیے "میوزک کور" کی کمی طویل عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی، جو کہ اب پوری کی جا رہی ہے! ناچ گانے اور فسق و فجور میں مبتلا اس فوج کا یہ اصل چہرہ ہے، لیکن یہ صرف فسق و فجور تک ہی محدود نہیں بلکہ اہل اسلام کا خون بہا کر اور کفار کی دوستیاں نبھانے میں نچلی ترین سطح پر گر کر یہ کفر بواح تک کے مرتکب ہو چکے ہیں! مسلمانوں کی بستیوں کو اجاڑنا اور اُن کی جان، مال، عصمت و آبرو کی پامالی اس فوج کا وطیرہ ہے۔

ان تمام جرائم کو "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کا نام دے کر قوم کو دھوکے میں مبتلا رکھا جاتا ہے۔ یہ "دہشت گردی" کے خلاف جنگ پچھلے پندرہ سال سے لڑی جا رہی ہے اور جون 2014ء میں شروع ہونے والے آپریشن ضرب کذب کو شروع دن سے اس جنگ کا منطقی آپریشن قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ عسکری کارروائی بُری طرح ناکام ہوئی ہے!

کیونکہ اس آپریشن کا مقصد جہاد اور تحریک جہاد کا خاتمہ تھا جسے حاصل کرنے میں فوجی جتنا بُری طرح ناکام رہی ہے! اب ایسی ناکام کارروائی جس پر کھربوں روپے خرچ ہوئے ہوں اور ذرائع ابلاغ کے مکر اور جھوٹ کی بنیاد پر جس کے گن گائے جاتے ہوں اُس کی ناکامی سے توجہ ہٹانے کے لیے "کچھ بڑا" کرنے کی ضرورت تھی! اور یہ "کچھ بڑا" بلوچستان سے بھارتی بحریہ کے حاضر سروس افسر اور انڈین خفیہ ایجنسی را کے ایجنٹ کو گرفتار کر کے کیا گیا! کلبھوشن کی گرفتاری کے چرچے عام ہیں اور "وقار" کے شاطر و مکار دماغ اس فضا کو زیادہ سے زیادہ دیر قائم رکھنے کی کوششوں میں ہیں۔

جس دن کلبھوشن گرفتار ہوا اُس سے اگلے ہی دن ایرانی صدر روحانی کا دورہ پاکستان طے تھا، روحانی طے شدہ دورے پر پاکستان پہنچا تو اس سے پہلے میڈیا نے ایک ماحول بنا رکھا تھا کہ ایران کے ساحلی شہر چاہ بہار میں متعین رہا اور اُس کے پاسپورٹ پر ایرانی ویزہ موجود ہے۔ روحانی کے دورے کے موقع پر راحیل شریر کی بھی اُس سے ملاقات ہوئی جس کے فوراً بعد "جنرل ٹوئٹر" نے پریس ریلیز جاری کی کہ آرمی چیف نے ایرانی صدر سے بھارتی جاسوس کا معاملہ اٹھایا، جب کہ ایرانی صدر نے پریس کانفرنس میں وقار کے اس جھوٹ کی قلعی کھول دی اور کہا کہ بھارتی جاسوس کا معاملہ سرے سے زیر بحث ہی نہیں آیا۔

اب کلبھوشن کے "اعترافات" کا سلسلہ جاری ہے۔ ان اعترافات میں کراچی اور بلوچستان کے حوالے سے "اہم انکشافات" کیے جا رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کراچی شہر میں کس جماعت کا سکہ چلتا ہے اور کس کی وجہ سے چلتا ہے! کراچی شہر کو گزشتہ تیس سالوں سے لسانی عصبیت کے زہر میں ڈبونے کا ذمہ دار کون ہے؟ ایم کیو ایم کے درندوں کو کراچی کے شہریوں پر مسلط کرنے پر کس کی پکڑ ہونی چاہیے؟ ایم کیو ایم کی اٹھان اور بنیاد سے لے کر اس کی مضبوطی میں بنیادی کردار کس کا رہا؟ اگر آج ایم کیو ایم کے خلاف بھارتی خفیہ ایجنسی سے مدد لینے اور اُس کے لیے کام کرنے کے دعوے کیے جا رہے ہیں تو یہ کچھ نئے دعوے نہیں اور شہر کراچی کے باسی ایم کیو ایم کی اس حقیقت کو روزِ اول سے جانتے ہیں! لیکن وہ کون ہیں کہ جنہوں نے 'جناح پور' اور مہاجرستان کے نقشے برآمد کروانے کے باوجود ان سپولیوں کی پرورش میں کسی قسم کی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ 1999 اور 2000 میں کراچی میں ایم کیو ایم کی سیاسی حیثیت لگ بھگ صفر ہو چکی تھی، لیکن اس وقت کون تھا جو اس فاشسٹ اور صحیح معنوں میں دہشت گرد جماعت کا سرپرست بن کر سامنے آیا، اس کے تنِ مردہ میں جان پھونکی اور سرکاری چھتری تلے اسے نئے سرے سے منظم کرنے اور کراچی کے باسیوں کے سروں پر عذاب کی صورت میں برقرار رکھنے کا "کارنامہ" سرانجام دیا! وہ کون تھا کہ جو اس سفاک جماعت کے وحشیوں کے ہاتھوں کراچی کی سڑکوں پر بہنے والے مسلمانوں کے خون کی مثالیں دے دے کر مکے لہراتا اور

زورِ بازو جتاتا تھا! کیا یہ چند دنوں یا چند ہفتوں میں ہی را کے ساتھ ایم کیو ایم کے تعلقات قائم ہوئے ہیں؟

کلبھوشن تو 2003ء سے کراچی اور بلوچستان میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھا، 2016 میں اگر وہ گرفتار ہوا ہے تو 2003 سے 2008 تک کس کا طوطی بولتا تھا؟ کیا مشرف اور اس کا قبیلہ را کے ایجنٹوں کی سرپرستی کرکے خود وطن دشمنی کا مرتکب نہیں ہوا؟ "دنیا کی نمبر ون" خفیہ ایجنسی ہونے کے زعم میں مبتلا ایسے بے خبر اور بھنگ پی کر سوئے ہوئے مادھو تھے کہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ایم کیو ایم کے حوالے کر دیا گیا حالانکہ الطاف اور اس کی پارٹی کا بھارت کی خفیہ ایجنسیوں سے گٹھ جوڑ اور بھارتی فنڈنگ کا معاملہ پوشیدہ بالکل نہیں تھا! کیا وردی والوں کے اس مجرمانہ کردار کو 'وطن سے غداری' نہیں گردانا جائے گا؟!

کلبھوشن نے یہ بھی کہا کہ اُسے ہینڈل کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ بھارت کی قومی سلامتی کا مشیر اجیت دوول ہے! جی ہاں وہی اجیت دوول جس کے جنرل جنجوعہ سے یارانے معروف و مشہور ہیں اور فرانس و بنکاک میں جن کی طویل ملاقاتوں میں بھارت کو انٹیلی جنس معلومات اور مجاہدین کی مخبریاں فراہم کی جاتی ہیں! اب کیا جنرل جنجوعہ کا بھی پاکستان میں بال بیکا ہو گا؟؟؟

مجاہدین کے خلاف جھوٹ کا طومار باندھا جاتا ہے اور اُن کا بھارت، اسرائیل، امریکہ اور نامعلوم کس کس کا ایجنٹ ہونے کے دعوے کیے جاتے ہیں لیکن آج تک اس حوالے سے کوئی ایک ثبوت بھی پیش نہیں کیا گیا۔ اس گرفتار شدہ بھارتی بحریہ کے افسر نے بھی مجاہدین سے کسی قسم کے تعلق کا انکشاف نہیں کیا بلکہ جن گروہوں سے تعلق کا را کے افسر نے اعتراف کیا ہے وہ جرنیلوں کے گھڑے کی مچھلیاں اور اُن کی ناک ہی کا بال ہیں! ان میں رافضی دہشت گرد بھی ہیں، ایم کیو ایم کے قاتل گروہ بھی، وقار کے "نومولود بچونگڑوں" کی شکل میں "کمال پارٹی" کے کرتا دھرتا بھی... لیکن یہ تمام جماعتیں اور گروہ کل بھی پاکستانی فوج کی لے پالک تھیں اور آج بھی جی ایچ کیو کی راج دلاری ہیں....اسی لیے ان میں سے کسی ایک پر بھی "نیشنل ایکشن پلان" لاگو ہوا، نہ ہو گا!

یہ تمام احوال و واقعات اس حقیقت کو تسلیم کروانے کے لیے کافی ہیں کہ اس خطے میں امریکہ کی اتحادی پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کا یہاں کے مسلمانوں کی حفاظت سے اُتنا ہی تعلق ہے جتنا ایک جنگلی اور خونخوار درندے کا کسی نہتے انسان کا شکار کرتے وقت اُس سے ہوتا ہے! اس پورے خطے میں امریکہ کی سرکردگی میں پاکستانی خفیہ ادارے، را، آئی آر جی سی (ایرانی خفیہ ایجنسی)، این ڈی ایس (افغان خفیہ ایجنسی) اور این ایس آئی (بنگلہ دیشی خفیہ ایجنسی) متحد اور یکجان ہیں! ان کے آپس کے اختلافات تو یقیناً ہوں گے لیکن "بڑی سرکار" کی مداخلت پر یہ تمام اختلافات نہ صرف رفع ہو جاتے ہیں بلکہ دم بھی توڑ دیتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے ملک کے مسلمانوں کا محافظ ہرگز نہیں بلکہ امریکی قیادت تلے ان کا مقصد اس خطے کے مسلمانوں کی بوٹیاں نوچنا اور ہڈیاں چچوڑنا ہی ہے!

مسلمانوں کی حفاظت وہی کریں گے جو اُن کی خاطر اپنا سب کچھ تج کر میادینِ جہاد میں موجود ہیں! یہ اہل اسلام کی قیادت ہیں! ایسی قیادت جو کہ خادم بھی ہوتی ہے، محافظ بھی اور ہمدرد اور غم خوار بھی! یہ مجاہدین اپنی زندگیوں سمیت ہر طرح کی متاعِ عزیز لُٹا کر اہل اسلام کی زمینوں اور وسائل کی حفاظت کے لیے بھی محاذوں پر موجود ہیں اور ہر طرح کے خاکی درندوں سے ان کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے بھی یہی کمر بستہ ہوں گے، ان شاءاللہ!

"اوباما کے لیے ضروری نہیں کہ وہ امریکہ میں بستے تمام بلکہ کسی ایک بھی مسلمانوں کو قتل کرے، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ اسلام کے خلاف ہے۔ اس کے بجائے وہ ایسی باتیں کہہ سکتا ہے "دہشت گرد شریعت چاہتے ہیں"، "یہ ایک عالمی خلافت چاہتے ہیں"، "یہ حقیقی اسلام پر عمل پیرا نہیں، یہ حقیقتاً مسلمان ہی نہیں"۔ اور کسی طرح کے دوسرے کلمات۔ اور یہ کلمات اسے خود ہی اسلام کے ساتھ حالت جنگ میں ثابت کرنے کے لیے کافی ہوں گے کیونکہ یہ ایک ایسا اسلام چاہتا ہے، جو ہمارے رب کا منظور کردہ نہیں۔ یہ ایسا اسلام چاہتا ہے جس میں نا جہاد ہو، نا شریعت، نا عقیدہ الولاء والبراء، نا خلافت... حقیقتاً صرف اوباما ہی نہیں، تمام امریکی انتظامیہ اوپر سے نیچے تک ایسا ہی اسلام چاہتی ہے۔ پس، وہ اسلام کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہیں"۔

امام انوار العولقی رحمہ اللہ

۳۰ مارچ، عافیہ اور ہم!

معین الدین شامی

ایک زمانہ تھا جب تحریکِ آزادیٔ کشمیر زوروں پر تھی۔ پاکستان میں جلسے ہوئے کرتے تھے۔ جلوس نکلتے تھے اور بڑے پیمانے پر جہاد فنڈ جمع کیا جاتا تھا۔ شہدائے کشمیر کی فلمیں دکھائی جاتی تھیں، مجاہدینِ کشمیر جلسوں جلوسوں میں ترانے پڑھا کرتے تھے اور تقریریں کیا کرتے تھے۔ کسی کشمیری مجاہد کی ایک جھلک دیکھنا باعثِ سعادت سمجھا جاتا تھا۔ کشمیر میں آئے روز جہادی کارروائیاں ہوتی تھیں۔ آج اتنے ہندو فوجی ہلاک، اتنے زخمی...اور اہلِ ایمان کے سینے یہ خبریں سن کر ٹھنڈے ہوتے تھے۔ نوجوان کبھی دریائے نیلم اور کبھی دریائے جہلم میں تیرتی کسی عفت مآب کشمیری بہن کی زیادتی کے بعد تشدد زدہ، برہنہ لاش بہتی دیکھ کر جینے مرنے کی قسمیں کھایا کرتے تھے۔ کہیں ابنِ قاسم کو یاد کیا جاتا تھا، کبھی معتصم باللہ کا قصہ سنایا جاتا۔ میں خود بعض ایسے اجتماعات میں شریک ہوا جہاں بتایا جاتا تھا کہ اے مسلمانو! تم پر جہاد فرضِ عین ہے! اور جہاد کب فرضِ عین ہوتا ہے اس کا بیان کبھی کوئی عالم کرتا تو کبھی کوئی عامی!

پھر زمانے کے انداز بدلے گئے۔ آئی ایس آئی نامی باجے نے ساز بدلا۔ پرویز مشرف نے ایک بار کہا اور سارا راگ ہی بدل ڈالا گیا۔ لیکن ہم پھر بھی ایک جہادی ولولہ دیکھتے رہے۔ آہستہ آہستہ یہ کم ہوتا گیا۔ کشمیر میں جہادی کارروائیاں رک گئیں۔ پہلے ہم کشمیر چھین کر لینا چاہتے تھے، اپنی غصب شدہ چیز لی بھی ایسے ہی جاتی ہے۔ پھر ہم سننے لگے کہ کشمیریوں کو ووٹ کا حق دیا جائے کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اب صرف یہاں جلسے ہوتے تھے اور فنڈ جمع کیا جاتا۔ پھر یہ بھی ختم ہونے لگا۔ پھر چند برس گزرے کہ ہم خبروں میں سنا کرتے اور پڑھتے کہ آج مظفر آباد اور اسلام آباد میں قائم اقوامِ متحدہ کے دفتر میں کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت دلانے کے لیے قرارداد جمع کروائی گئی ہے۔ اب یہ بھی خبروں سے اکثر غائب ہی رہتا ہے۔ اب ہمارے پاس کشمیر کی آزادی سے بہتر کام ہیں۔ ایک لاکھ شہدا... شہدا تو تحریکات میں ہوا ہی کرتے ہیں... یہاں ہونا کون سی نئی بات ہے؟

۳۰ مارچ، ۲۰۰۳ء کو دیبل کے پاس واقع، پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں اپنے گھر سے ایک مسلمان، نہتی، معصوم، عفت مآب بہن اپنے تین بچوں سمیت ائیر پورٹ جانے کو نکلی۔ راستے میں ابنِ قاسم کی اپنے آپ کو غیرت ولکار بتانے والے محافظوں کی جانب سے روکی گئی۔ اغوا ہوئی۔ پھر کسی کیمپ کے جیل خانے پہنچی۔ یقیناً اس کیمپ کی بیرونی دیوار پر بھی ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کا نعرہ دیگر کیمپوں کی طرح لکھا ہو گا! پھر یہ بہن بیچی گئی، بھاؤ لگا، بھائیوں نے اپنے آپ کو دلال بتایا۔ خریدار ''بھائیوں'' کا روحانی باپ امریکہ تھا۔ پھر یہ بگرام جیل میں پہنچی۔ اس بے چاری کا کوئی نام بھی نہیں تھا یہ بس قیدی نمبر چھے سو پچاس تھی۔ صبح شام درندہ صفت بھیڑیے اس کی عزت تار تار کرتے۔ پھر یہ عورت بگرام سے امریکہ پہنچائی گئی۔ وہی درندگی اب بلادِ کافر میں دہرائی جاتی۔ چند برس مزید گزرے اور اس عورت کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ جرمِ مسلمانی ثابت ہوا، چھیاسی سال کی قید سنائی گئی۔

۲۰۰۳ء سے ۱۲۹۱ سال پہلے بھی دیبل کے پاس ایک مسلمان بہن گرفتار ہوئی تھی۔ حجاج بن یُوسُف جیسا ظالم اس وقت عراق کا عامل یا گورنر ہوا کرتا تھا۔ اس بہن کی پکار حجاج جیسے کے کان سے ٹکرائی۔ ایک لشکر بھیجا، دوسرا بھیجا ناکامی ہوئی۔ پھر ایک بڑا لشکر بھیجا گیا۔ اس کا سپہ سالار حجاج نے اپنا بھتیجا اور داماد محمد بن قاسم مقرر کیا۔ جنگ ہوئی اہلِ ایمان سندھ و ہندوستان میں شان کے ساتھ داخل ہوئے۔ بہن بیٹیاں آزاد ہوئیں، اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ آج برِّصغیر میں اسلام اور ہمارے اہلِ اسلام ہونے کی سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک محمد بن قاسم کا یہاں فاتحانہ دخول تھا۔ آج بھی وہی دیبل تھا، مگر کہانی الٹ ہو گئی تھی... میرے گھر کے اجالے میرے راہزن ٹھہرے تھے۔

کون ہے عافیہ صدیقی؟ قیدی نمبر چھے سو پچاس کون ہے؟ کب اٹھائی گئی؟ کون لے گیا؟ کہاں ہے؟ تلاش کی گئی۔ مظاہرے ہوئے۔ امریکہ کے پتلے بنائے گئے، یہ پتلے پھاڑے گئے، جلائے گئے، ان پتلوں کو مارا گیا، ان پتلوں کو گالیاں دی گئیں۔ بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ عافیہ صدیقی کے گھر کے باہر مظاہرین دن رات رہا کرتے تھے۔ ہم عافیہ کو گھر لائیں گے۔ نعرے لگے، شور اٹھا۔ ہم ہی ابنِ قاسم کے بیٹے ہیں۔ عافیہ کو کسی نے قوم کی بیٹی کہا، کسی نے امت کی بیٹی۔ کسی نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مصیبت زدہ بیٹی کے حق میں ترانے پڑھے۔ کسی نے آبروئے امتِ مرحوم کہا۔ کہا گیا، امریکی جج کو خطوط لکھے جائیں، سزا رکوائی جائے۔ فیصلہ بدلوایا جائے۔ نجانے کس کس امریکی، پاکستانی، یورپی اور عالمی ٹھیکے دار اور دلال کو خط نہیں لکھے گئے۔ بلا مبالغہ کروڑوں روپے خرچ کیے گئے۔

عافیہ ۳۰مارچ کو اٹھی تھی۔اب ہر سال اس تاریخ کو جلسہ ہوتا، پارلیمان میں کوئی قرار داد منظور ہوتی۔ غیرت جس کا نیانام ہمت رکھا گیا تھااور ہمت جو کم ہو گئی تھی، لیکن کچھ تھی تو مظاہرے، خطوط، جلسے، ان کا سلسلہ رواں رہا۔ پھر یہاں بھی وہی ہوا جو جہادِ کشمیر کے ساتھ ہوا تھا۔ سیکڑوں بہنوں کی آبروریزی بھلائی جاسکتی ہے۔ نیلم و جہلم میں زیادتی کے بعد، تشدد زدہ برہنہ لاشیں جہاں غیرت یا ''ہمّت'' کے نام پر خاموشی سے دیکھی جاسکتی ہیں وہیں، اسی صف میں، اسی فہرست میں ایک نام اور بھی گوارا کر لیا گیا: عافیہ صدیقی!

جلسے، قرار دادیں، مظاہرے، خطوط، جلوس، دعائیں، یہ سب کم ہونے لگے۔ پھر آج سنہ دوہزار سولہ کی ۳۰مارچ بھی آئی۔اب اس تاریخ کو قومی ''ہمّت'' کے سبب روایتی مذہبی و قومی جوش و خروش سے بھی نہ منایا گیا! وہ جیتی ہے یا مرتی ہے... ابھی اس کو چھڑانے کی ہمت نہیں رہی تھی۔

یہ قومِ مسلماں بھول گئی تھی کہ آقا نبی جی علیہ الصلاۃ والتسلیم نے یہودِ مدینہ کو کیوں قطار میں کھڑا کر کے قتل کروایا تھا۔ طارق بن زیاد نے کشتیاں جلانے کا دیوانہ پن کیوں کیا تھا؟ معتصم باللہ کو اپنے تخت پر کیوں چین میسر نہ رہا تھا۔ محمد بن قاسم نے کیوں شہزادگی کو لات ماری تھی؟ اسامہ بن لادن کیوں فلسطینی بہنوں کے ہاتھوں میں ''اسامہ تم کہاں ہو؟'' کے کتبے دیکھ کر رویا تھا اور پھر صلیبی و صہیونی لشکروں کو خون میں نہلا کر، بالآخر خود بھی قتل ہوا تھا؟ دسیوں نوجوانوں نے اپنے جسم پر کیوں گولہ بارود باندھ کر دشمن کی صفوں میں اپنے آپ کو جلایا اور اڑایا تھا؟

ہاں...! جانتے ہیں کہ ان سب نے ایسا کیوں کیا تھا اور ہم آج مذہبی و قومی جوش و جذبے کے بغیر ہی یہ ۳۰مارچ منا کر سکون سے بیٹھے ہیں۔ان کے ہاں غیرت بڑی چیز تھی اور ہم نے غیرت کو ''ہمّت'' کہا تھا۔ پھر ہمّت کم ہو گئی تھی۔ ہم نے کروڑوں روپے مظاہروں، جلسوں اور خطوں میں ضائع کیے تھے لیکن یہی پیسہ اگر راہِ غیرت میں خرچ کرتے۔ کوئی خنجر خریدتے، کوئی نیزہ لیتے، کوئی تلوار لاتے، کہیں سے پستول منگواتے تو عافیہ اپنے گھر سے کچھ قریب ہوتی۔

مگر ابن قاسم کے بیٹے تو گھروں میں سو رہے تھے ہم! عافیہ چیخ چیخ کر گلا پھاڑ بیٹھی تھی۔ وہ دن میں کئی کئی بار صلیبی کتوں کے سامنے برہنہ ہو کر مر رہی تھی۔ وہ دن میں کئی کئی بار زیادتی کا نشانہ بن کر مر رہی تھی۔ اسے اپنی عزت لٹنے اور قید میں ہونے کا غم اتنا نہ تھا...زیادہ غم تو اپنے غیرت مند بھائیوں، بیٹوں کی ''ہمّت'' کا تھا۔اور اس بار ۳۰مارچ کو اس کے قتل کی خبریں بھی گردش میں تھیں۔ لیکن وہ تو تبھی ہمارے لیے مر گئی تھی جب ہماری آنکھوں کے سامنے آج سے تیرہ برس پہلے وہ اغوا کر کے بیچی گئی تھی، اس لیے ہمیں اس بار اس خبر کی پروا بھی بس موبائل ایس ایم ایس اور فیس بک پر تبصروں کی حد تک تھی۔ ہم انّاللہ پڑھنے کی حد تک رہ گئے تھے۔ بھول گئے تھے کہ انّاللہ کو بنی آدم میں سب سے پہلے پڑھنے والے محمد رسول اللہ، نبی الملاحم نے بدر میں لا کر اپنا اور اپنے صحابہ کا جسم و سر ڈالا تھا پھر دست بدعا ہوئے تھے، صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہم اجمعین۔

کل وہ عافیہ واقعی مر بھی جائے گی تو کیا ہو گا؟ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ ہم کھانا بھی کھائیں، سوئیں گے بھی، دن کو کمائیں گے، ہنسیں گے...اور کیا ہو گا، ہاں انّاللہ بھی پڑھ لیں گے!

ظاہر ہے بہن کے مرنے کا غم اہلِ غیرت کو اتنا نہیں ہوتا جتنا اس کی عزت لٹنے کا ہوتا ہے۔ عزت لٹ گئی ہمیں کچھ نہ ہوا وہ مر جائے گی تو کیا ہو جائے گا؟

قوم و ملت کے لوگ، امت کے لوگ ایک دوسرے سے ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو گراتے اٹھاتے نہیں ہیں۔ میں نے بھی گرایا اٹھایا نہیں ہے، غیرت چیک کی ہے...بلکہ غیرت پر نوحہ پڑھا ہے... کہ عافیہ کی عزت نہیں لٹی، عافیہ نہیں مری بلکہ میری اور آپ کی ''ہمّت'' نامی غیرت کی عزت تار تار ہوئی ہے، غیرت کے نام پر قتل نہیں ہوا، غیرت کا قتل ہو گیا ہے!

اس پر واقعی حق ہے کہ پڑھا جائے: انّاللہ وانّاالیہ راجعون!

☆☆☆☆☆

مجاہدین کا قیدیوں سے حسنِ سلوک اور لاپتہ افراد کی حالتِ زار

خباب اسماعیل

شہباز تاثیر کی سوا چار سال بعد رہائی نے مجاہدین کے بارے میں عام ہونے والی بہت سی غلط فہمیوں اور کذاب میڈیا کی پھیلائی شر انگیزیوں کو دور کیا ہے۔ لیکن یہ صرف اُس کے لیے ہوا ہے جو اپنے ذہن کے دریچوں کو کھلا رکھنے اور حقائق و واقعات کا صحیح طور پر تجزیہ کر کے منصفانہ نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، باقی رہے وہ مسموم اذہان جن پر "وقار کا بھوت" سوار ہے یا جو ہر واقعے اور ہر قضیے کو مروجہ ذرائع ابلاغ خصوصاً الیکٹرانک میڈیا کی نظر سے دیکھتے ہیں اُنہیں اس معاملے میں سوائے خجالت کے اور حسب معمول بے پر کی اڑانے کے کچھ بھی میسر نہیں آئے گا۔

شہباز تاثیر ایک لمبی مدت مجاہدین کی قید میں کاٹ کر رہا ہوا ہے۔ اُس کی رہائی کا 'کریڈٹ' لینے میں جس طرح "قابل اعتماد" اداروں نے دوڑ لگائی، اُن کی قلابازیوں اور جست بازیوں نے جو منظر پیش کیا اور ان کی جیسے بھداڑائی ہے اُس کو دیکھ کر ان اداروں کی مجموعی کارکردگی کو بھی بخوبی جانچا جاسکتا ہے اور آئے روز ان کی طرف سے کھولی جانے والی دعووں کی پٹاری کی حقیقت بھی واضح ہوتی ہے۔ جھوٹ، کذب اور دروغ گوئی میں یہ اپنا ثانی نہیں رکھتے! ایسے واقعات مگر ان کی دروغ گوئی اور کذب بیانی پر مستقل مہر تصدیق ثبت کرنے کا سبب بنتے ہیں! حد تو یہ ہے کہ مجاہدین کے خلاف بڑھ چڑھ کر دعوے کرنے والے "ٹوئٹر جرنیل" باجوے کی یاوہ گوئیوں اور 'حسن کارکردگی' دکھاتے دکھاتے منہ کی کھانے کے باوجود اس کی 'کریڈیبلٹی' متاثر ہوتی ہے نا ہی اسے 'معتبر ذرائع' ماننے والے ہی عقل کے ناخن لیتے ہیں! ذلت اور شرمندگی کا اتنا وافر سامان باجوہ بریگیڈ کے لیے جمع ہوا لیکن مجال ہے کہ شرم و حیا کی ہلکی پرچھائی بھی ان کے چہروں پر نظر آئی ہو! بے شک نسلوں سے بے شرم اور پشت در پشت سے ڈھیٹ اور مغرور چلے آنے والے "نمونے" ایسے ہی ہوتے ہیں!

رہائی کے بعد شہباز تاثیر کی حالت اور کیفیت، جسمانی صحت اور ذہنی تازگی، مسکراتا چہرہ اور چمکتی آنکھیں، مطمئن انداز اور بے فکر اطوار.....ان سب پر تھوڑا سا بھی غور کیا جائے تو اس حقیقت کو مانے بغیر چارہ نہیں رہے گا کہ مجاہدین کی جو تصویر ذرائع ابلاغ پر بیٹھے صلیبی اور وقاری راتب خوروں نے معاشرے میں عام کی ہے وہ قطعی بے بنیاد اور بے اصل ہے اور مجاہدین کی حقیقی تصویر اس کے بالکل برعکس اور برخلاف ہے۔ مجاہدین کے ہاں جو بھی چند ماہ یا چند سال قید رہا، وہ جب رہا ہوا تو اُس کی کایا پلٹی ہوئی ہر ایک نے محسوس کی۔ یہاں ایوان ریڈلی خود ہی مریم بن جاتی ہے! وارن سٹائن یہودیت کو چھوڑ کر اسلام کی آغوش میں آتا اور اسحاق بن جاتا ہے۔ دہریہ اور ملحد صحافی جیووانی لوپور تو الحاد سے تائب ہو کر ایمان قبول کرتا اور محمد اطالوی بن جاتا ہے۔ پروفیسر اجمل (وی سی اسلامیہ کالج پشاور)، ارباب ظاہر کاسی (صدر اے این پی بلوچستان)، عامر ملک (جنرل طارق مجید کا داماد)، رانا جمیل (ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب) اور اب شہباز تاثیر...یہ تو وہ افراد ہیں جو معاشرے میں معروف و مقبول تھے اور اہم حیثیت کے حامل تھے جب کہ ایسے سیکڑوں افراد (فوجی اور سول) اسی معاشرے میں موجود ہیں جو مختلف وجوہ کی بنا پر مجاہدین کی قید میں وقت گزار کر رہا ہوئے ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک مجاہدین کے حسن سلوک کا گواہ ہے۔

اس کے علی الرغم صلیبی کفار کی قید میں موجود ہمارے بھائی اور بہنیں جس کرب و اذیت سے ہر ہر لمحہ گزارے جاتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ابوغریب، باگرام، پل چرخی، گوانتاناموبے، یہ صرف جیلوں اور قید خانوں کے نام نہیں بلکہ فی الاصل یہ انسانیت کی تذلیل، تحقیر اور تنقیص کے مراکز ہیں۔ جہاں واٹر بورڈنگ جیسے جان لیوا تشدد اور ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، چند فٹ پر محیط پنجروں اور کوٹھڑیوں میں کئی کئی سال تک مقید رکھا جاتا ہے، قید تنہائی سمیت ذہنی اذیت کے بے شمار ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں۔ عافیہ بہن کی ایک مثال ہی کو دیکھ لیجیے! عافیہ بہن کو 30 مارچ 2016ء کو صلیبی کفار کی قید میں گئے 13 سال بیت گئے ہیں۔ مختلف ذرائع سے اُن کی شہادت کی غیر مصدقہ خبریں بھی آرہی ہیں، وہ (اگر زندہ ہیں تو) کس حال میں ہیں کسی کو کچھ خبر نہیں! اُن کی آزاد دنوں کے تصاویر بھی موجود ہیں اور امریکی قید میں جانے کے بعد کی تصاویر بھی موجود ہیں۔ دونوں طرح کی تصاویر دیکھ کر موازنہ کر لیجیے، آپ کو بخوبی اندازہ ہو گا کہ وہ کس قدر اذیت ناکی کے شب و روز امریکی قید خانوں میں کاٹ رہی ہیں! جب کہ شہباز تاثیر کے چہرے مہرے اور ہشاش بشاش، خوش و خرم شکل و صورت سے بھی اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ تمام تر مشکلات اور جنگی حالات کے سنگینیوں کے باوجود مجاہدین نے اُسے کتنے آرام اور کس قدر راحت میں رکھا تھا۔

یہ معاملہ تو کفار کے قید خانوں کا ہے، جب کہ کفر کے غلاموں کے عقوبت خانوں کی حالت تو اس سے بھی کہیں زیادہ اندوہ ناک ہے... آئی ایس آئی، ایم آئی، آئی بی، ایف آئی اے اور دیگر استخباراتی ایجنسیوں کے عقوبت خانوں میں ڈھائے جانے والے مظالم کو بیان کرنا ہی مشکل ہے اور جو مجاہدین ان زندانوں کی نذر کیے جا چکے ہیں، سچی بات ہے کہ اُن کا ایمان وایقان ہی اُنہیں سنبھالے ہوئے ہوتا ہے وگرنہ اُن کے جسموں کو ادھیڑنے، اُن کے ناخنوں کو اکھاڑنے، اُنہیں بے دریغ اور بے پناہ تشدد کا نشانہ بنانے، زہر ملی خوراک دینے، کئی کئی ہفتوں تک مسلسل جگانے اور اُن کے اعضائے جسمانی کو مستقل طور پر معذوری کا شکار بنا دینے جیسے عمل ان قید خانوں میں روزانہ کی بنیادوں پر دہرائے جاتے ہیں۔

قید خانے کی ان خفیہ کوٹھڑیوں سے اگر کوئی باہر بھی نکلا تو اُس کی حالت زار اور کیفیت دیکھنے کی کسی 'زندہ' آنکھ اور دل میں تاب نہیں ہوتی۔ 70 سالہ روحیفہ بی بی کی داستان تو بہت سے ذہنوں میں اب بھی تازہ ہو گی، کہ جن کے ایک بیٹے کو خفیہ قید خانے میں شہید کر دیا گیا اور دو کو اس حالت میں عدالت میں پیش کیا گیا کہ اُن کے بے جان (لاشوں کی مانند) جسم دیکھ کر ماں کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ اگلے ہی دن اپنے سارے دکھوں کی پوٹلی کفن میں رکھ کر رب کی عدالت میں جا پہنچی!

یہ فرق ہے مجاہدین اور طواغیت میں! طواغیت کے ہاتھ جو لگا اپنی بقیہ ساری عمر زخم سہلاتا اور گہرے گھاؤ کا علاج کروانے کے لیے ہی کھپتا رہا، جب کہ مجاہدین نے جسے قید کیا، اُس سے حسن سلوک کا ہر وہ معاملہ کیا جس کا اُنہیں اُن کے دین نے پابند کیا ہے۔ یہ مجاہدین تو از اول تا آخر شریعت کے احکامات ہی کے پابند ہیں! انہیں کفار اور اُن کے حواریوں نے اپنے پروپیگنڈے اور جھوٹ کے طومار کے سبب "وحشی، جنگلی، اجڈ، ضدی" اور نجانے کیا کیا مشہور کر رکھا ہے جب کہ یہ حقیقت میں دردِ دل رکھنے والے، انتہائی حساس دلوں کے مالک، ہمہ وقت اپنے رب کے ڈرنے والے، اپنی ضروریات اور حوائج کو تج کر کے قیدیوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے اور ہر ہر عمل کو شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق کرنے والے لوگ ہیں! یہ اس لیے ہے کہ مجاہدین میں سے ہر فرد یہ یقین رکھتا ہے کہ اُسے اپنے ایک ایک عمل کی جواب دہی رب العالمین کے ہاں کرنی ہے، اسی لیے اُن کے ہاں عدل ہے، رحم دلی ہے، دعوت وتذکیر ہے، نیک برتاؤ اور حسن سلوک ہے.... جب کہ صلیبی ہرکارے اور اُن کے غلام کسی طرح کی جواب دہی سے یکسر ناآشنا اور محض اپنی خواہشات نفس اور "آڈر" کے غلام ہیں، اسی لیے ان کے ہاں بے بسوں پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑنے، اُن کی جسم وجان پر ناقابل برداشت تعذیب وتشدد کرتے ہیں۔ پہلا گروہ اپنے مالک وخالق سے اجر کی امید اور اُس کے خوف کی بنا پر ہدایت کے واضح اور صاف راستے پر گامزن ہے اور دوسرا گروہ اپنے پیدا کرنے اور پالنے والے سے بے پرواہ ہو کر بغاوت وسرکشی کے راستے پر چل رہا ہے۔ انجام کار دونوں کا ایک جیسا نہیں ہو گا... یہاں حق کی خاطر تعب، مشقت اور تعذیب مسلسل برداشت کرنے والے وہاں ہمیشہ کی دل پسند زندگی گزاریں گے اور یہاں کفر کی چاکری کرنے اور ایمان والوں پر عرصہ حیات تنگ کر دینے والوں کا مقدر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نار جہنم کی لپٹوں کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا! باذن اللہ!

☆☆☆☆☆

عافیہ اور ترازو!

دنیا کا دستور ہے کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ جو چیز قوت کے زور پر لی جاتی ہے وہ آنسو بہانے اور آہیں بھرنے سے واپس نہیں آ جاتی! وہ قوت ہی کے زور پر واپس لی جاتی ہے! کیا خیال ہے کہ کوئی آپ کی بہو بیٹی پر راہ چلتے آوازہ کس دے تو آپ اس کے گھر کے باہر بینر لگاتے ہیں؟ وہاں وال چاکنگ کرتے ہیں؟ مجمع لگا کر تقریر جھاڑتے ہیں یا اپنے بھائیوں بھتیجوں کو لے کر اس کی ہڈی پسلی ایک کرتے ہیں؟ اپنی بیٹی ہو تو آپ کی بلا سے ملک کا قانون جائے بھاڑ میں! آپ کو تو اُس بدبخت کو سبق سکھانا ہوتا ہے۔ بیٹی کسی اور کی ہو تو ایک مظاہرے کے لیے بھی وقت مشکل سے نکل پاتا ہے! یہ لگایا ہے مول ہم نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کا! یہی نسبت تو ہے جو کسی کی بیٹی کی عزت کو اپنی بیٹی جیسی عزت دلاتی ہے۔ کسی کی بہن کو اپنی بہن جیسا احترام دلاتی ہے۔ رہی شفاعت اور رہا حوضِ کوثر! ان پر تو ہمارا پیدائشی حق ہے! سچ تو یہ ہے کہ یہاں لینے کے باٹ اور ہیں، دینے کے باٹ اور! ہم سب اپنے اپنے ترازو میں اس نسبت کو تول لیں تو سمجھ میں آ جائے گا کہ عافیہ صدیقی اب تک اپنے گھر کیوں واپس نہیں آ سکیں!

تاریخ کے چوراہے پر

رضی الرحمن رضی

صاحب تحریر پیشہ ور صحافی ہیں، لیکن دیگر صحافیوں کی طرح جرنیلی بوٹوں کو چاٹنے سے گریز پا رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر "وقار" کی کرتوتوں کا پردہ چاک کرتے رہتے ہیں، تاہم چونکہ یہ مروجہ صحافتی اداروں ہی میں اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں اس لیے ان کی تمام آرا سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔(ادارہ)

کچھ ہی دن جاتے ہیں کہ جب اس ملک کی سب سے بڑی عدالت، یعنی عدالتِ عظمیٰ نے آٹھ سال پرانے خود اختیار کردہ نوٹس کے تحت ایک مقدمے کو نپٹاتے ہوئے ایک فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کے سوئٹزرلینڈ، یعنی سوات میں کسی لڑکی کو کوڑے مارے جانے والی ویڈیو، جسکا کسی زمانے میں بہت غلغلہ رہا تھا، جھوٹ تھی، بے بنیاد تھی، جعل سازی تھی۔ کیوں کہ وہاں پر سرے سے اس طرح کا کوڑے مارنے کا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ اور ایسا انہوں نے ریاست کے تمام اداروں کو روبہ عمل کر کے اور ان کی رپورٹیں طلب کر کے کہا۔ لیکن ہمیں سب یاد ہے، تم نے اُس وقت اپنے آقاوں کے کہنے پر، اس معاملے کو اچھالنے کے لیے جھوٹ کے کیا کیا طومار نہیں باندھے تھے؟ تاکہ سوات جیسے پرامن اور پاکستان و اسلام سے محبت کرنے والے اور اس پر جان دینے والے لوگوں کے علاقے میں فوجی آپریشن کروا کر وہاں پر پاکستانی فوج کو پاکستانی لوگوں کے خلاف روبہ عمل کر سکو۔ اس سارے عمل نے ایک ایسا "کٹا کھولا" گیا جو اب تک سنبھالا نہیں جا رہا اور وہاں پر اب بھی بڑے بڑے باڑوں میں قید انسانوں کا صرف شناختی دستاویزات نہ ہونے پر جانوروں کی طرح شکار جاری ہے۔ کیوں کہ

شہنشاہِ عالی کا فرماں "تھا" یہ
جس کے آگے "تھے" تم سرنگوں غازیو

کے مصداق، اس کام کے لیے حکم بھی واشنگٹن سے آیا تھا۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی معاشرے میں عمل اور رد عمل کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا ہوا کہ ہمارے بچے اپنی تعلیم گاہوں اور ہمارے خاندان گلیوں اور بازاروں تک میں غیر محفوظ ٹھہرے ہیں۔ پوری قوم کو مورچہ بند کروا کر کہتے ہو کہ امن ہو گیا اور دشمن جب چاہتا ہے اور جہاں چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے ہمیں خاک و خون میں نہلا جاتا ہے۔ اور پھر بھی دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ "ہم جاگ رہے ہیں"۔

بات یہاں پر نہیں رکی۔ پھر تم نے اور تمہارے ترجمانوں نے میڈیا پر اودھم مچایا کہ وزیرستان میں فوجی آپریشن بہت ضروری ہے کہ یہاں سے غیر ملکی تخریب کاروں کا نکالنا ہے اور یہ کہ اس قضئے نے زیادہ سے زیادہ سے چھ ہفتوں میں نپٹ جانا تھا۔ وہ چھ ہفتے ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے۔ اب حالت یہ ہے کہ دو سال کا عرصہ مکمل ہونے کو ہے اور اتنی قیمتی جانوں کے زیاں اور شہداء کے جنازے اٹھانے کے باوجود ابھی تک اس آپریشن کی تکمیل کا نام و نشان قریب قریب بھی نظر نہیں آتی۔ اتنے فوجی افسر اور جوان بھارت کے جنگوں میں نہیں مارے گئے جتنے یہاں پر شہید ہو چکے۔ اور اب تو نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ یہاں مصروفیت کے باعث اب ہمارے پاس اتنی بھی صلاحیت نہیں کہ بھارت یا کوئی اور دشمن آنکھیں دکھائے تو ہم کوئی جوابی علاج کر سکیں۔ وہ اندرونِ ملک ہی کھپ گئی ہے۔ اب تو حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے ایک سپاہی بھی دستیاب نہیں اور تم گھیرے میں آئے جانور کی طرح دانت نکوستے ہو۔ کہ "اگر سعودی سالمیت کو خطرہ ہوا تو ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے"۔ اب تو یہ صورتِ حال ہے کہ کسی بھی بیرونی دباؤ کی صورت میں ہمیں سیدھا واشنگٹن میں جا کر ماتھا ٹیک کر اپنے کردہ اور ناکردہ گناہوں کی معافی طلب کرنا پڑتی ہے۔ اور ان کے آگے گھٹنے ٹیک کر دشمن سے کچھ "رعائتیں" بھیک میں مانگنا پڑتی ہیں۔

اور جب ہم وزیرستان کے اپنے ملک میں بے گھر ہو جانے والوں کی بات کرتے ہیں تو تم کندھے اچکا کر کہتے ہو کہ یہ تو فلاں کا کام ہے اور یہ تو فلاں کا کام ہے اور امریکیوں کے اس کام کے لیے ہر چھ ماہ بعد بیس ارب روپے کے تم پاکستانی خزانے سے دعوے دار بن جاتے ہو؟

پھر ریمنڈ ڈیوس، پھر ایبٹ آباد، کے شرمناک ابواب جو تم نے دھڑلے سے لکھے ہیں۔ ہم کہاں کہاں کارونا روئیں؟ ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ تم کن کے لیے جاگتے ہو اور کن کے لیے سوتے ہو؟ اور تم کن کے ساتھ ہو؟ کیوں کہ ہم نے تو جب بھی دیکھا تم پیچھے سے بھاگ جاتے رہے ہو۔ ہم کشمیر میں لڑ رہے ہوتے ہیں اور تم جنگ بندی کی راہ لیتے ہو اور جان بچا کر بھاگ جاتے ہو۔ ہم مشرقی پاکستان میں تمہارے شانہ بشانہ نہیں آ گئے تھے اور آج تک خون دے رہے ہیں اور تم نے وہاں پر بھی

جان کے عوض آبرو بیچ دی

اور بھارت کے جنگی قیدیوں کے کیمپوں میں جا کر سانس لیا۔ کوئی حد ہوتی ہے!
اب گھٹیا پن اور شرمناکی کی اس لمبی داستان میں ایک اور باب کا اضافہ ہوا ہے جو شہباز تاثیر کی بازیابی کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ کہ تم اور تمہارا بیانیہ ایک مرتبہ پھر جھوٹ ثابت ہو چکے اور تم پھر اپنے گھسے پٹے بہانوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش میں ہو۔ وفاقی حکومت کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق شہباز تاثیر کی رہائی نہ تو کسی "کاونٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ" (سی ٹی ڈی) کی کارروائی تھی اور نہ ہی کسی "فورس" کے آپریشن کا نتیجہ۔ جنہوں نے رہا کرنا تھا انہوں نے رہا کیا جنہوں نے کروانا تھا انہوں نے کروایا۔ تم اس کا کریڈٹ سمیٹنے کی کوشش میں اندھے ہو چکے، اور تاریخ کے چوراہے میں ایک مرتبہ پھر شرمناک انداز میں برہنہ کھڑے ہو اور ہمارے لیے شرمندگی کا مزید سامان کر رہے ہو۔
اس معاملے میں سب سے پہلے کاونٹر ٹیررازم والوں نے کریڈٹ سمیٹا کہ مغوی کی رہائی ان کی کارروائی کے نتیجے میں سامنے آئی۔ انہوں نے خوب خوب کریڈٹ سمیٹا اور ٹی وی پر خود کو شاباشیں دیں۔ حتیٰ کہ آئی جی بلوچستان بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ انہوں نے تو ٹی وی چینلوں پر انٹرویو بھی دے دیا۔ بات یہاں تک رہتی تو پھر بھی ٹھیک تھا، لیکن پھر "ٹویٹر والی سرکار" حرکت میں آئی اور کہا کہ مغوی کی رہائی تو انہوں نے کروائی ہے۔ اب وزیرِ داخلہ کی تحقیقاتی کمیٹی کہتی ہے کہ یہ تمام لوگ جھوٹے ہیں۔ مغوی کو تو کسی اور نے رہا کروایا ہے۔ اب اگر تمہاری اعتباریت کا حال یہ ہے تو ہم کیسے مان لیں کہ پروفیسر غالب عطا اور ڈاکٹر سلیم بشیر جو تم نے پکڑ کر غائب کر رکھے ہیں وہ غدار ہیں؟ ہم تمہارے جیسے سچے لوگوں کے کہنے پر ان کو دشمن کیسے مان لیں؟ ہم تمہیں یہ حق کیسے دے دیں کہ تم جس کو چاہے سربازار اٹھا کر لے جاؤ۔ اپنے فرقہ ورانہ اور لسانی تعصبات کے تحت ان کا میڈیا ٹرائل کرو اور پھر اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غائب کر کے ہمیں بتاؤ کہ وہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث تھا۔
تم یہاں پر بلیک واٹر کے صحیح وارث ہو۔ ان سے بھی زیادہ گھٹیا اور زیادہ بے رحم انداز میں روبہ عمل ہوتے ہو اور وہی حرکتیں کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ چونکہ تم نے میرے قلم قبیلے کو نیشنل ایکشن پلان نامی جعلی کارروائی سے استثناء دے رکھا ہے اس لیے میں اپنی خیر مناوں اور اپنا منہ بند رکھوں۔ کیسے رکھوں؟ میرا ملک جل رہا ہے، میرے ملک کو شام بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور تم اس آگ کو پٹرول سے بجھانا چاہتے ہو اور مجھے اس آگ کو قومی مفاد کا تقاضا کہہ کر مجھے خاموش رکھنا چاہتے ہو؟
اور جہاں تک تمہارے موم سے بنے حقائق کا تعلق ہے؟ یہ حقائق اور ثبوت اتنے جعلی اور بے بنیاد ہوتے ہیں کہ جرح کی پہلی تپش پر ہی پگھل جاتے ہیں۔ سوال کی ہلکی سے آنچ کی تاب نہیں لا پاتے۔ بڑے آئے ملک کو امن دینے والے۔ تم کراچی میں امن کرانے جاتے ہو اور وہاں پر اپنے آخری سانس لیتی متحدہ قومی موومنٹ میں ایک نئی زندگی پھونک کر اسے پھر شہرِ کراچی پر مسلط کر دیتے ہو اس سے دل نہیں بھرتا، تو مصطفےٰ کمال اور ہمنواؤں کی صورت میں ایک اور ڈرامہ لگا دیتے ہو اور اوپر سے کہتے ہو کہ تمہاری اس لازوال اچیومنٹ پر تعریف کے ڈونگرے بھی برسائے جائیں۔
ہم کہاں کہاں تمہیں نظر انداز کریں؟ کہاں کہاں تمہاری کوتاہیوں سے صرفِ نظر کریں؟ تم تاریخ کے چوراہے میں ایک دفعہ پھر برہنہ ہو کر کھڑے ہو۔ اور نہ صرف خود پوری قوم اور اقوامِ عالم میں ہنسی کا سامان ہو بلکہ قوم کی بھی بھد اڑوا رہے ہو۔ ایک دفعہ پھر ثابت ہو چکا کہ تم جھوٹے ہو اور تمہارا بیانیہ بھی جھوٹا ہے۔ تم دونوں جھوٹے ثابت ہو چکے، تمہارا بیانیہ شکست کھا چکا لیکن تم ہو کہ مان کر ہی نہیں دیتے۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ تم آخر چاہتے کیا ہو؟
بس تمہارے لیے تو خواجہ آصف کا وہ تاریخی اور آفاقی مقولہ ہی دہرانے کو دل کرتا ہے کہ جو اس نے اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر کہا تھا......
سمجھ تو آپ گئے ہی ہوں گے!

☆☆☆☆☆

"فتح یہ نہیں کہ ہم اپنے دین پر سمجھوتا کر کے، اور ایمان کی متاعِ انمول سے ہاتھ دھو کر، اپنی جان بچا لیں۔ حقیقی فتح تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بتائی سیدھی راہ پر ثابت قدم رہنے میں ہے، چاہے اس کے لیے ہمیں اپنی جانوں سے ہی کیوں نا گزر جانا پڑے۔ فتح تو یہ ہے کہ آپ آخری سانس تک ایمان پر ثابت قدم رہیں"۔

امام انوار العولقی رحمہ اللہ

میڈیا کی زہر افشانیاں

طارق حسن

میڈیا جسے عام فہم میں خبر کے بیان کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، درحقیقت حقائق سے بے خبر رکھنے اور نظریہ سازی کا واحد ہتھیار ہے، مغرب اور اس کے کاسہ لیس حکمران میڈیا کے ذریعے (Brain Washing in Friendly Manner) دوستانہ ماحول پیدا کر کے ذہن سازی کرتے ہوئے عوام الناس پر براجمان ہیں۔ اقوام کی ذہنیت بگڑانے اور بنانے میں اس وقت میڈیا کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ مغرب کے ہی کچھ محققین اس میڈیا کو حکومت کا چوتھا ستون مانتے اور کہتے ہیں۔

آج مغرب امریکی سرپرستی میں اہل اسلام کے خلاف جاری اس جنگ میں کفر و فسق کی ہر شکل کو "آزادی بیان" کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ہر چیز کی اجازت دیتا ہے، سوائے اس حق اور سچائی کو بیان کرنے کی جو ان کی "اصلیت" کو بے نقاب کرے۔ امریکہ ہوس کی سلطنت ہے، جس نے آزادی کی آڑ میں ہر جرم، گناہ اور درست انسانی فطرت کی مخالف میں ہر چیز کو جائز اور رائج کر رکھا ہے۔ جبکہ جو امریکہ اور اس کے آلہ کاروں کے جرائم کو بے نقاب کرے اس کے لیے بیان کی کوئی آزادی نہیں ہے۔ امریکہ اور اس کے آلہ کار ایک بہت بڑے دھوکے کے پرچار کی بنیاد پر حکومتیں کر رہے ہیں۔ جس کا نام "آزادی"، "جمہوریت" اور "انسانی حقوق" ہیں، یہ نعرے محض دنیا والوں کی قسمت اور وسائل پر قبضہ جمانے، لوگوں پر ظلم کرنے اور ان کے حقوق پامال کرنے کے لیے ایک آڑ ہیں۔

میڈیا اور صحافتی شعبہ لوگوں کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا رہا ہے۔ یہ نسل نو کو تحقیق سے دور کر رہا ہے اور انہیں صرف یہ سکھا رہے ہے کہ انہوں نے عورتوں سے ساتھ کیسے بات چیت کرنی اور کس طریقے سے تعلقات استوار کرنے ہیں۔ اسی میڈیا کی وجہ سے امت مسلمہ میں ایسے نوجوان پیدا ہو رہے جو ہر برائی یہاں تک کہ زنا جیسے قبیح اور کبیرہ گناہ کو بھی ہلکا سمجھتے بلکہ اُلٹا ان گناہوں پر فخر کرتے ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ان کی نگاہ میں کوئی حیثیت اور اہمیت ہی نہیں رہی۔

اگر Brain Washing in Friendly Manner کے مقاصد کا جائزہ لیا جائے تو یہ وہ استعماری قوتوں کے واضح کردہ قوانین ہیں، جن کے ذریعے وہ لوگ میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے انسانی عقلوں کی حمایت چوری کرتے ہیں۔ لادین عناصر پہلے مسلمانوں کے عقلوں کو تبدیل یعنی چوری کرتے ہیں اور پھر مغربی افکار اور خیالات ٹھونستے ہیں۔ اس کے لیے پہلے پہل میڈیا ہی کے ذریعے مسلمانوں کی عقلوں کو صاف (واش) جاتا ہے، اور پھر ان میں غیر محسوس انداز میں اپنے نظریے اور عقیدے ڈالے جاتے ہیں۔ جس کے باعث مسلمان ان کی عقلوں سے سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اُن کے سامنے منکرات کی کوئی قباحت باقی نہیں رہتی، وہ اپنی بہن اور بیوی کو Skirt پہنے ہوئے دیکھتے ہیں تو اُن پر بڑے اچھے انداز (صاف لفظوں میں بے غیرتی اور دیوثیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے) میں تبصرے کرتے ہیں اور اس کو ترقی کی نشانی قرار دیتے ہیں۔ مغربی معاشرے اور مغربی اقدارت کے دلدادہ اور مغرب کے بے دام غلام بن کر اُمت مسلمہ پر رونما ہونے والے ہر واقعہ کو مغرب کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں اور مغرب وکیل بن کر سامنے آتے ہیں۔

اسلام کے نام پر وجود آنے والی ریاست جسے عرفِ عام میں پاکستان کا نام دیا گیا تھا، یہاں میڈیا کی زہر فشانیاں اپنے عروج پر ہیں۔ حال ہی میں رونما ہونے والے ایک عظیم واقعے نے اس میڈیا کا دامن چاک کر کے رکھ دیا ہے۔ عوامی اُمنگوں کے ترجمان ایک غیرت مند مسلمان جس نے نبیِ دوعالم صلی اللہ وعلیہ وسلام کے ایک گستاخ کو جہنم کی راہ دیکھائی حکومت نے مغرب کے دباؤ کے باعث پھانسی دے کر شہید کر دیا گیا۔ مسلمانان پاکستان کو اس خبر سے بے خبر رکھنے کے لیے میڈیا نے مکمل بلیک آوٹ کر دیا۔ جبکہ میڈیا کا دامن صاف رکھنے اور عوام کا اس پر اعتماد بحال رکھنے کی غرض سے سارا ملبا پیمبرا پر ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ پیمبرا نے حکومتی آشرباد پر راولپنڈی کے لیاقت باغ میں نمازِ جنازہ کے عظیم الشان اجتماع کی کوریج کرنے پر پابندی یہ کہہ کر عائد کی کہ چند افراد کے احتجاج کو بڑھا چڑھا کر نہ پیش کیا جائے۔ جبکہ اس واقعے سے کچھ ہی عرصہ قبل راولپنڈی کے اس لیاقت باغ سے چند کلو میٹر دُور واقع مسجد تعلیم القران کو روافض نے چاروں طرف سے گھیر کر تین سے چار گھنٹے تک معصوم نمازوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے بعد آگ لگا کر شہید کر دیا تھا۔ اس پر میڈیا نے بغیر کسی نوٹیفکشن کے از خود مکمل بلیک آوٹ کر کے عوام الناس کو اس خبر سے بے خبر رکھا۔

بڑے بڑے میڈیا چینل کو مسلمانوں کے مذہبی تصورات بدلنے کے لیے ایک امریکی این جی او (NGO) کی جانب سے رقم فراہم کی جاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ 62 پر)

راستہ خود ہی تباہی کو دیا ہے

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

لاہور، پنجاب کے دل میں سانحۂ اقبال پارک نے گہرا زخم چھوڑا ہے۔ تسلسل سے ایسے اندوہ ناک حادثے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ قوم لکیر کی فقیر بنی میڈیا کے پٹتے ڈھولوں، طے شدہ روایتی سرخیوں کے پیچھے ممکنہ حقائق سے تجاہل عارفانہ برتتی ہے۔ دہشت گردی کی یہ جنگ نئی نہیں ہے۔ یہ پہلے عراق میں بھی لڑی جاچکی اور اب ہم اس سے نمٹتے ڈیڑھ دہائی گزار چکے ہیں۔ مت بھولیے کہ پاکستان کی معیشت اس وقت کولیشن سپورٹ فنڈ پر چل رہی ہے۔ امریکہ دہشت گردی بو کر، ہمارے حوالے کر کے چلا گیا۔ اسے قائم رکھنے، پھلنے پھولنے کے اسباب کم نہیں۔ ایٹمی پاکستان یوں (Bleed Out) خون بہہ بہہ کر کمزور تر ہوتا جائے.... کس کے مفاد میں ہے؟ یہاں پوری فضا اسلام سے برگشتہ کر دی جائے۔ ہر دھماکے کو اسلام سے نتھی اور دہشت گرد کا شرعی حلیہ میڈیا، سکولوں، کالجوں میں لگے اشتہارات کے ذریعے ذہنوں میں راسخ کر دیا جائے۔

دوسری جانب لبرل ازم کا ایجنڈا بڑھتا پھیلتا تیزی سے اپنی جگہ بنائے۔ خاندانی نظام کا شیرازہ بکھیر کر عورت کو خود مختاری، آزادی، حقوق کے نام پر بے راہ روی اور سر چڑھے پن کا نشہ رگ و پے میں اتار دیا جائے۔ یہ تمام باہم مربوط ایجنڈے ہیں۔ عراق جنگ کا حوالہ اس لیے اہم ہے کہ یہی طریق واردات وہاں رہا۔ تآنکہ شدید ردعمل داعش کی صورت یوں اٹھ کھڑا ہوا کہ گویا جن بوتل سے باہر ہو رہا۔ تسلسل سے عوام الناس، عورتوں، بچوں، طالب علموں کو بے رحمانہ دھماکوں کا نشانہ بنانا جاری ہے۔ فطری طور پر نفرت اور غم کا جو لاوا امڈتا ہے اسے ایک دو کاغذی جہادی تنظیموں سے جوڑ کر رُخ اسلام کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ اے پی ایس سے شروع ہو کر چارسدہ یونیورسٹی، قبل ازیں واہگہ بارڈر؛ اور اب گلشن اقبال پارک کے ان دھماکوں کی تمام دینی حلقوں نے شدید ترین مذمت کی۔ جو عین فطری تھی۔ دین بے گناہوں، عورتوں بچوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کی اجازت حالت جہاد میں کفار کے لیے بھی نہیں دیتا کجا یہ کہ مسلمان مملکت میں یہ سب کیا جائے۔

لیکن کیا مجبوری ہے کہ ساری شہ سرخیاں، اشتہار بیانات مذہبی حوالہ ضرور دیتے ہیں۔ وزیراعظم کا یہ کہنا کہ 'مذہب کے نام پر بدامنی قبول نہیں'۔ چہ معنی دارد؟ ان تمام واقعات کے نتیجے میں ملک بھر میں کیا ہوا؟ اہل دین پر کریک ڈاؤن کے لیے ذہن سازی ممکن ہوئی! دھڑا دھڑ پھانسیاں دینا اور لگے ہاتھوں ممتاز قادری کو پھانسی دے کر امریکہ سے تھپکی لینا، کولیشن سپورٹ فنڈ مزید پکا کروانا ممکن ہوا۔ نفرت کو لبرل، سیکولر، فاشسٹ، دیہاڑی داروں نے خوب ہوا دی۔ پورا ملک ڈاڑھی، شرعی حلیے والے 'دہشت گردوں' کی تصاویر سے بھر دیا گیا۔ معزز یونیورسٹی پروفیسرز، ڈاکٹروں، ذہین وفطین طالب علموں کو بلا ثبوت غائب کیا گیا۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ پوری قوم کے کان کتا لے گیا۔ سب دوڑ پڑے! عقل استعمال کرنے، کان چیک کرنے کو کوئی بھی تیار نہیں؟ یہ کھیل اسلام کا کمبل چرانے کو کھیلا جارہا ہے۔

گلشن اقبال پارک دھماکے میں بہت کچھ آشکارا ہوا ہے۔ ہر سانحے میں خودکش لا ڈالنا یہاں اچانک بھونڈے طریقے سے فیل ہو گیا۔ پہلے تو آسانی سے لاشوں میں سے کوئی نہ کوئی ڈاڑھی والا میسر آ ہی جاتا رہا۔ یہاں زخمی ساتھی نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ بلاشبہ مقتول مدرسے ہی سے تھا۔ قرآن بھی پڑھاتا تھا۔ پھرتی کا یہ عالم کہ بھائی باپ چچا تک جا پہنچ کر انہیں بھی گرفتار کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہوا۔ مسکین، غریب، بے نوا جو ٹھہرے۔ یاد رہے کہ لبرل ازم کو شدید دھچکا ممتاز قادری کے فقید المثال پرامن باوقار عقیدت کا رخ متعین کر دینے والے جنازے سے پہنچا تھا۔ جذبات پر صبر و ضبط کے باندھے بند حقیقی اسلام کا مظہر تھے۔ ہر نوعیت کے مسلکی اختلافات کی تدفین بھی شہادت کے موقع پر ہو گئی۔ لبرل ایجنڈے کو، سیکولر فاشسٹوں کو اس سے بڑا دھچکا نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس کا مداوا ہونا ضروری تھا۔ سر پر لٹکتی ایک مزید تلوار یہ تھی کہ گلشن اقبال پارک میں ملک گیر سطح پر وفاق المدارس کانفرنس کا اعلان ہو چکا تھا۔ مقصود مدارس دینیہ کے خلاف کریک ڈاؤن پر اہل مدرسہ کو یک جا کرنا تھا۔ دھماکے نے ہونے والے انتظامات کو بھی التوا میں ڈال دیا۔ اچھے دینی مار دھاڑیے ہیں جو سارا نقصان مسلسل اہل دین کو پہنچا رہے ہیں؟ 'طالبان کا منحرف دھڑا' کے کاغذی نام پر کہانیاں جڑ دی جاتی ہیں۔ تعلیمی اداروں پر حملوں کے نام پر نوجوانوں کو دین سے منحرف کرنے کی آبیاری کرنے والے کس کی خدمت کر رہے ہیں؟ لگے ہاتھوں سیکیورٹی کے نام پر پورے ملک میں والدین بچوں اور نظام تعلیم (نظریاتی ریڑھ کی ہڈی) کو زلزلہ براندام کرنے سے کس کے ایجنڈے پورے ہو رہے ہیں۔ لبرل ازم کے یا اسلام کے؟ مفاد امریکہ کا پورا کیا جارہا ہے یا ملک خداداد پاکستان کا؟

قادریؒ شہادت پر اندھا بنا رہنے والا میڈیا ایسے مواقع پر اسلام کی بدترین نفرت انگیز تصویر پینٹ کرنے میں کتنا مستعد ہے! بہترین کو چھپانا، بدترین اجاگر کرنا۔ 78 چینل اور ان کے اخبارات اسی کام پر مامور کیے گئے ہیں۔ قوم کو سوچنا ہوگا۔ امریکی بیان ہمارے خدشات کی تصدیق کرتا ہے۔ امریکی محکمۂ خارجہ فرماتا ہے: 'لاہور دھماکے سے دہشت گردی کے خلاف ٹھوس اقدامات کی ضرورت واضح ہو گئی'۔ (دھماکوں کی آڑ میں ہی اب تک پکڑ دھکڑ، ظالمانہ قانون سازی ممکن ہوئی۔ مقصد پورا ہو گیا۔ کام بن گیا) چنانچہ امریکی کانگریس ویمن کیرولین میلونی نے پاکستانی سفارت خانے جا کر تعزیت فرمائی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی ہے۔ (تم ہی نے درد دیا ہے تم ہی 'دعا' دو گے!) اور فرمایا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ انجام تک پہنچائی جائے گی۔ (یہ نہیں بتایا کس کے انجام تک؟) ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو! واللہ! یہ دھماکے حد درجے مشکوک ہونے کی بنا پر تشویش ناک ہیں۔ خصوصاً جب کہ ان سے اسلام کا مٹھ مارنے کی خدمت لی جا رہی ہو۔ ہر دھماکے کی آڑ میں لگے ہاتھوں پولیس مقابلوں میں مارا جا رہا ہو۔ یہ عجلت یکایک آپریشن لانچ کیے جا رہے ہوں جس پر سویلین حکومت بھی جواز فراہم کرنے یا تصدیق سے قاصر ہو۔ دوسری جانب پر اسراریت کے ساتھ ممتاز قادریؒ کی شہادت پر مدبرانہ رویہ دکھا کر قوم کا دل جیت لینے کے بعد ایک دھرنا تشکیل دے کر سویلین حکومت کی رٹ کو پھر تارے دکھا دیے جائیں۔ 50 کروڑ کا یہ تاوان کیوں اور کہاں سے اچانک مسلط کر دیا گیا؟ اُدھر 'را' کے ایجنٹ کی ملک گیر بھرپور کارگزاریاں سامنے آنے کے باوجود سانحۂ گلشن اقبال پارک میں اس کا تذکرہ نہ ہوا۔ باوجودیکہ بے رحم سانحات کے پیچھے 'را' کے سوا کون ہو سکتا ہے؟ لیکن جیسے دیہاتی عورت منے کے ابا کا نام کسی حال لب پر نہیں لاتی اسی طرح 'را' بارے شرمیلے پن کا مظاہرہ حکمرانوں/ذمہ داران کی پرانی خو ہے۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری! ریمنڈ ڈیوس کی طرح کیا 'را' بھی مقدس گائے ہے؟

یوں بھی وفاقی حکومت کے وزیر اطلاعات کی موجودگی کے باوجود (عجب جمہوریت ہے۔ کٹھ پتلی؟) 'را' بارے پریس کانفرنس کے نفس ناطقہ ڈی جی آئی ایس پی آر تھے! وزیر صاحب کے ذمے صرف ان کے ادارے کی تعریف و تحسین تھی۔ یہ کیا بات ہے کہ ملکی سرحدوں کے محافظ ہی ہر قدم سویلین حکومت کی جگہ دکھائی دیں۔ دھماکوں کی تحقیق ہو یا اچانک آپریشن کی شروعات، سویلین حکومت صرف بغلیں جھانکتی دکھائی دے؟ ملکی سلامتی واستحکام کے لیے یہ کوئی نیک شگون نہیں۔ متقابل، آئینی تقاضوں سے منہ موڑے ایک ہانڈی میں دو کفگیر چل رہے ہوں۔۔۔! سویلین حکومت مسلسل دباؤ میں نظر آئے۔ اس کی درستگی لازم ہے!

؎ کھا چکی زنگ میرے ذوقِ عمل کی شمشیر
راستہ خود ہی تباہی کو دیا ہے میں نے

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: میڈیا کی زہر افشانیاں

جس کے باعث بیہودہ پروگرامات کے ذریعے رحمتوں اور عبادتوں کے مبارک ماہ "رمضان" کو ہندوانہ تہوار ہولی اور دیوالی کی طرح ایک تہوار بنا دیا گیا ہے۔ امریکہ ابراڈ میڈیا (America Abroad Media-AAM) نامی تنظیم اس قسم کے پرواگرمات کے لیے سٹوریز/خیالات پیش کرتی ہے۔ واضح رہے کہ اس این جی او کے مشیروں میں سابقہ امریکہ وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ بھی شامل ہے، جو متعصب یہودی ہونے کے ساتھ ساتھ اسرائیل نواز پالیسیوں کے وجہ سے مشہور ہے۔ جبکہ پاکستانی میڈیا میں صلیبی امریکہ کو اچھا ملک ثابت کرنے اور اس کا امیج بہتر کرنے کے منصوبے پر امریکی سٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے ہی عداد و شمار کے مطابق امریکی سٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے صرف گزشتہ دو سال میں بیس لاکھ ڈالر خرچ کیے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام پسند صحافی حضرات اُمت مسلمہ کے اس نازک ترین دور میں جہاں کفر و فسق اپنے تمام تر وسائل اور خیالات کے ساتھ اسلام کے خلاف جنگ جاری رکھے ہوئے ہے، اپنی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے اس میدان کو ایک میدانِ جنگ سمجھتے ہوئے اترایں اور مغربی سازشوں کا حصہ بننے کے بجائے ان کا چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے عوام الناس کو اصل حقائق اور پس پردہ کفر کی سازشوں سے آشنا کروائیں۔

☆☆☆☆☆

دو ٹوک

محمد سعید حسن

آئینِ پاکستان سے آپ بے شک حسنِ ظن رکھیں لیکن اس دستور کی ایمان شکن ادائیں مجبور کرتی ہیں کہ ضمیر کی عدالت میں اس سے ثبوت بھی طلب کیا جائے۔یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی ایسی ہے جسے کوئی شرط اور کوئی پابندی لگائے بغیر ماناجانا چاہیے۔اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے علاوہ جو کوئی بھی ہو،اس کی بات کسی نہ کسی شرط یا پابندی کے ساتھ ہی مانی جائے گی۔اگر اس کی بات اللہ اور رسول کے خلاف نہیں تو مان لی جائے گی ورنہ نہیں۔یہ حیثیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اس کی بات شرطیں لگائے بغیر،بے چون وچرا مانی جائے گی۔حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بھی صرف اس لیے مانی جاتی ہے کیونکہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ ان پر وحی کیا گیا ہوتا ہے۔یہ مقام اور مرتبہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لائق نہیں ہے۔اگر کوئی خدا کو یہ مقام اور مرتبہ دینے کا روادار نہیں ہوتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ خدا کے حکم اور کسی انسان کے حکم کو ملک کے قانون کی حیثیت تب حاصل ہو گی جب تک اس بات کو اسمبلی کی دو تہائی اکثریت پاس نہ کر دے تو اس نے خدا کو بندوں کا اور بندوں کو خدا کا مقام دے دیا ہے۔بندوں اور خدا کو ایک برابر کر دیا ہے۔قرآن اسے شرک کہتا ہے۔یہی معاملہ پاکستان کے دستور ہے ہے۔چاہے کہنے کو یہ ”حاکم اعلیٰ“اور ”اقتدارِ اعلیٰ“ اللہ رب العزت کا تسلیم کرتا ہے لیکن جو حیثیت دستور میں اس ”حاکم اعلیٰ“ کو دیتا ہے وہ کسی دوسرے انسان سے مختلف نہیں ہے۔ایک طرف یہ کہا جائے کہ اصل اقتدار خدا ہے ہے اور دوسری طرف اس کے ساتھ ہی یہ شرط لگا دی جائے کہ جب تک خدا دو تہائی اکثریت نہیں لائے گا تب تک اس کا اقتدار بھی نہیں چلے گا!کیا آسمان اور زمین کے خالق اور مالک کی یہی حیثیت ہے؟جس کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتا ہے:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ O لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ O ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ O فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ (الحاقۃ: 44-47)

”اور اگر (بالفرض) یہ پیغمبر کچھ (جھوٹی) باتیں بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتے،تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے،پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو ان کے بچاؤ کے لیے آڑے آسکتا“۔

جس روز وہ حساب لے گا تو اس کے جلال کے سامنے کسی کی زبان نہیں کھل پائے گی:

وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا (طٰہٰ:108)

”اور خدائے رحمٰن کے آگے تمام آوازیں دب کر رہ جائیں گی،چنانچہ تمہیں پاؤں کی سرسراہٹ کے سوا کچھ سنائی نہیں دے گا“۔

جس کی قوت کا یہ عالم ہے کہ:

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ (الزمر:67)

”حالانکہ پوری کی پوری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور سارے کے سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے“۔

جس کے راج کا عالم یہ ہے کہ:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (الطلاق:12)

”اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور زمین بھی انہی کی طرح،اللہ کا حکم ان کے درمیان اترتا رہتا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے“

اس کی زمین پر،اس کا دیا کھاتے ہوئے،اس کا دیا پہنتے ہوئے،اپنے ملک کے دستور میں اس کی یہ حیثیت رکھی ہے!

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا (نوح:13)

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت سے بالکل نہیں ڈرتے؟“

کسی فوج ے سپہ سالار کو اس کے کمانڈر اور سپاہی یہ کہیں کہ بس تم ہی ہمارے سپہ سالار ہو۔تمہارے علاوہ ہمارا کوئی سپہ سالار نہیں ہے۔جب وہ انہیں کسی کام کا حکم دے تو اسے جواب میں کہا جائے کہ اس حکم کو ہم حکم تبھی مانیں گے جب فوج کی دو تہائی اکثریت اسے تسلیم کرے گی۔ویسے ہمارے سپہ سالار تم ہی ہو۔یہ کیا ذلت کا مقام ہے جو اس سپہ سالار کو دیا گیا ہے!کوئی باغیرت ایسی ذلت برداشت نہیں کرتا کجا کہ وہ رب العالمین ہو۔اس کی غیرت بھی یہ چیزیں برداشت نہیں کرتی۔زمین پر

(بقیہ صفحہ 67 پر)

شکستہ خوردہ شاہین اور ''را'' کے ایجنٹ

سعد خالد

اقبال رحمہ اللہ کہہ گئے ہیں:

ع وہ شکست خوردہ شاہیں، کہ پلا ہو کرگسوں میں

اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہ بازی!

نجانے کیا نام ہے اس بد بخت بھارتی ایجنٹ کا، جو ابھی حال ہی میں (مارچ ۲۰۱۶ء میں) بلوچستان کے کسی علاقے سے پکڑا گیا ہے؟ اس نے کچھ ''اعترافات'' و ''انکشافات''، ''فرمائے'' ہیں۔ چند بے ترتیب سے خیالات اس کے پیشِ نظر ذہن میں ابھرے۔

آج کے ''دانش ور''، ''ذہین'' و ''فہیم'' لوگ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ پچھلی تین صدیوں سے بالعموم اور ایک صدی سے بالخصوص پستی امتِ مسلمہ خود سے کچھ بھی ایسا کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے، جس کا نتیجہ اہلِ کفر کی تباہی و بربادی کی صورت میں نکلتا ہو۔ چاہے وہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر و پینٹا گون کی تباہی ہو، چاہے برطانیہ کی زیرِ زمین چلنے والی ٹرینوں کی تباہی ہو، بمبئی کے تاج محل ہوٹل میں یہود و ہنود کی موت ہو، پیرس میں اہلِ صلیب پر شب خون ہو، راولپنڈی میں جی ایچ کیو پر حملہ ہو، کراچی کی مہران بیس اور ڈاک یارڈ و سمندر میں مجاہدین کی کارروائیاں ہوں... غرض کچھ بھی، آئی ایس آئی، سی آئی اے، را، موساد اور ایم آئی سِکس کی مدد اور فنڈنگ کے بِنا ممکن نہیں!

اسی غرض سے آغاز میں اقبال یاد آئے۔ اب ان شکست خوردہ شاہینوں کو کیا خبر، جو بڑے بڑے کانفرنس ہالوں میں بیٹھ کر تجزیے کرتے ہیں اور ہر چیز کو نجانے کس کس زاویے سے دیکھتے ہیں کہ رہ و رسمِ شاہ بازی ہے کیا؟ گزارش ہے کہ رہ و رسمِ شاہ بازی تب سمجھ میں آئے گی جب وہ کسی سرد محاذ پر بستر نہ ہونے کے سبب ایک پتلی چادر کو دو دو بندوں کے ساتھ ''شیئر/share'' کریں گے۔ سمجھ میں تب آئے گی، جب وہ برتن نہ ہونے کے سبب، قضائے حاجت کے لیے لے جائے جانے والے لوٹے کو پانی پینے کے لیے ''یوز/use''کریں گے۔ سمجھ میں تب آئے گی، جب عین میدانِ جنگ میں، کھانے کو کچھ نہ ہوگا اور ایک ''را'' کا ایجنٹ غریب افغانی لڑکا ان کے لیے کچھ روٹیاں اور ذرا سا آلو کا سالن بطورِ ''فوڈ/food(consumable item)''لائے گا۔

معذرت کے ساتھ! اگر آپ کو میری یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو میں اس کو سمجھانے میں ہوں بھی بے بس۔ یہ سمجھنے کے لیے آپ کو کم از کم اوپر بتائے گئے حالات میں سے کسی ایک سے ضرور بذاتِ خود، بہ نفسِ نفیس گزرنا پڑے گا، شکریہ!

''جو کرا رہا ہے، امریکہ کرا رہا ہے!''، جو کروا رہا ہے، امریکہ کروا رہا ہے۔ ہر چیز کے پیچھے امریکہ ہے۔ پتا ہے...! امریکہ آپ کو آپ کے بیڈ روم میں بہر حالت دیکھ سکتا ہے! سوویت روس کے زمانے میں امریکہ اتنا آگے تھا ٹیکنالوجی میں کہ، وہ وہاں اُگنے والی گندم کے دانے کا سائز بھی اپنی سیٹلائٹ سے دیکھ لیتا تھا، یہ تو آج سے چالیس برس پہلے کی بات ہے! اب سوچو، کتنی ترقی کر لی ہو گی انہوں نے! وغیرہ وغیرہ... ایسے لوگوں کو کسی ولی اللہ نے عجیب جواب دیا۔ جب اس غریب آدمی نے سامنے بیٹھے مرعوب دانش ور کی تمام سن لیں تو کہنے لگا:

''میں نے اللہ کے ننانوے نام سنے ہیں... ان میں کوئی ''امریکہ'' تو نہیں تھا...!''

ہر چیز میں سازش، ہر چیز میں کانسپیرسی (conspiracy) ڈھونڈنے والوں سے عرض ہے کہ یہ سازشی دماغ آج نہیں پیدا ہوا! اگر پچھلی ایک صدی میں مسلمانوں کو حاصل ہونے والی کامیابیوں کے پیچھے کسی کا ہاتھ ہے اور ان کو اس ہاتھ کے ہونے کا پورا پورا یقین ہے تو ان کو روافض کی وہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے، جس کو عرض کرکے میں اجازت چاہوں گا اور وہ عقلِ سلیم رکھنے والے کے لیے بات سمجھنے کے لیے کافی ہو گی، نقلِ کفر، کفر نباشد کہ:

''اللہ نے جبریل کو حضرتِ مولا علی کے پاس وحی لے جانے کو کہا تھا۔ لیکن جبریل علی کے بجائے محمد کے پاس وحی لے کر چلے گئے اور محمد، علی کی جگہ نبی ہو گئے۔''

(فالعیاذ باللہ! بلاشبہ حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کے آخری پیغمبر و رسول ہیں۔ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ ہمارے محبوب خلیفۂ چہارم ہیں۔ حضرتِ جبریل واقعی امین ہیں، علیہ السلام۔ اللہ کا قہر نازل ہو ایسا بہتان لگانے والوں پر، آمین۔)

و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

☆☆☆☆☆

اے میرے دین کے پاسبانو اٹھو!

عمر خان مجاہد

اس تمام تر گفتگو کا محور میری محبوب اُمت ہے، وہ اُمت جو دین سے محبت دل میں لیے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزارنے کے لیے کوشاں ہیں۔ جو اللہ کے سامنے جوابدہی کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔ وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ تمام زندگی کو اپنے رب کی رضا کے راستوں میں گزار دیں۔ اس کے لیے اُن کو دین کا جو کام ملا وہ اُسے احسن طریقے سے نبھانے میں جُت گئے ہیں۔ اور اپنے رب سے رحمتوں کی اُمید اور وعدوں نے اُن کو اپنے رب کی مزید قریب کر دیا۔ ایک نہایت معتبر نیک اور متقی عالم حق سے ایک بیان میں سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ جب قرآن کو پڑھا کرو تو یہ سوچا کرو کہ قرآن کی ہر ہر آیت مجھ سے ہی مخاطب ہے۔ جب کفر کا ذکر آئے تو اللہ کی کئی نعمتوں کا کفر تو ہم بھی کرتے ہیں، ناشکروں کا ذکر آئے تو ناشکرے تو ہم بھی ہیں۔ تو اس لیے ہمیشہ قرآن کو ایسے پڑھیں جیسے اس کی ہر آیت کریمہ کے مخاطب ہم ہیں۔ اب جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جنتوں کے وعدے کرتا ہے تو دل عش عش کر اٹھے۔ اور یقین جانیے کہ جنتوں کی یہ چاہ آپ کو لازماً اس تک پہنچنے کے مختصر ترین راستے (جہاد) پر لے آتی ہے۔ اس راستے میں جینے سے زیادہ مرنے کا شوق اپنی انتہا پر پہنچ جاتا ہے۔ دیکھنے والے تو دیوانہ پاگل مجذوب، اور اس کے علاوہ جو اُن دل میں آتا ہے وہ کہتے ہیں لیکن وہ مجاہد تو حقیقی معنوں میں اللہ کا بندہ اور اس دور کا ولی، کیونکہ حدیث مبارکہ میں بیان ہے کہ اس کا عمل سب اعمال پر بھاری ہے۔

جب پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیِ رسول نے جہاد کے متعلق سوال کیا کہ اس بڑھ کر کون سا عمل ہے تو جواب میں ایسا کوئی عمل نہیں بتلایا گیا۔ آج کے دور میں جب مادہ پرستی اپنے عروج پر ہے نفسا نفسی کا عالم ہے، ہر کوئی اپنا مستقبل روشن دیکھنا چاہتا ہے۔ دنیا کی محبت اور چاہت کو دل و دماغ میں ایسے گھسا دیا گیا کہ پہلی اور آخری تمنا ہی شاید دنیا کی بڑی کامیابی ہو۔ اور دوسری طرف دینی طبقہ ہے جو دین بچاتا ہے مگر اس لیے دنیا کی قربانی دینا محال کر دیا گیا۔ بلکہ یوں سمجھ لیں کہ اب تو دین پسند ہونا ہی مشکلات کو گلے لگانے کے مترادف بن گیا ہے۔ یہ حالات بظاہر بہت نامساعد نظر آرہے ہیں۔ ایسا لگتا جیسا آنے والے دنوں میں شاید دین کے نام لیواؤں کا حقیقتاً جینا عذاب کر دیا جائے گا اور داڑھی، پردہ، پگڑی اور نماز کی ادائیگی ایک جرم قرار دیا جائے گا۔ ایسا ہونا بھی کچھ بعید از گمان نہیں ہے۔ کیونکہ فرنگی کے غلام فرنگی کی غلامی میں انتہائی مخلص ہیں۔

پاکستان میں ایک شیطانی مثلث (جرنیلوں، بد عنوان سیاست دانوں اور مکار وعیار بیورو کریٹوں) کی حکمرانی ہے، جن کا مقصد امریکہ کی خوشنودی اور رضا جوئی ہے۔ یہ حکمران پاکستان کو لادینی سیکولر پاکستان بنانا چاہتے ہیں اور انتہائی سرعت اور مکاری سے یہ کام جاری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے شیطانی انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) دھا چوکڑی مچا رہی ہے۔ اکا اولین ہدف پاکستان میں شریعت کے مطالبہ کرنے والے مجاہدین اور ان کے انصار، دوسرا ہدف ان جیسے ملتے جلتے جذبات والے لوگ تھے، تیسرا ہدف ہر شخص اور جماعت ہے جو ان کے شیطانی عزائم کے راستے میں مزاحم ہو۔ یہ خبثا یہاں خون مسلم کا وہ بازار گرم کریں گے کہ لوگ مصر اور الجزائر کی تاریخ بھول جائیں گے۔

ان حالات میں اگر کوئی یہ سوچے کہ وہ اللہ کا دین غالب کرنے نکلے گا اور اس کے کاٹن کے سوٹ پر سلوٹ بھی نہیں آئے تو یہ اُس کی خام خیالی ہے۔ بلکہ یہ تصور تو دین، شریعت، تاریخ اسلام، اللہ پاک کی سنت سے کوسوں دور رہتا ہے۔ اگر یوں اللہ پاک نے گھروں میں بٹھا کر خون بہائے بغیر دین کو غالب کرنا ہوتا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دنیا کی ہر شے سے مقدس تھا جسے رب کے حکم سے اُحد میں بہایا گیا۔ جو لوگ ووٹوں کی گنتی کے اتر چڑھاؤ سے اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ دینی طبقہ شر کے سب بڑے مرکز پاکستان کی پارلیمنٹ میں نہ ہوتا تو آج اسلام پر جانے کیا کیا ستم ہو چکے ہوتے... ہم ان قابل احترام لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اس دینی سیاسی طبقے کے ہوتے ہوئے امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا گیا؟ کیا اس دینی طبقے کے ہوتے ہوئے اسی طاغوتی پارلیمنٹ نے حقوق (زنا) نسواں بل پاس نہیں کیا؟ کیا اس دینی قوت کے ہوتے ہوئے عافیہ بہن کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا گیا؟ (اور عافیہ بہن کا وہ معصوم بچہ بھی یاد رہے کہ جس وقت اُنہیں اغوا کیا اس وقت اُنہیں بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا جس کے باعث وہ بچہ گاڑی میں ہی اُن کی جھولی سے گر گیا۔ اور وہاں موجود اہلکار نے اپنے بوٹ سے اُسے ہمیشہ کے لیے خاموش کروا دیا) اس سب کا کیا جواب دیں گے یہ دینی قوت والے؟ انہی دینی قوتوں کے ہوتے ہوئے پاکستان میں میڈیا میں عریاں تصاویر اور بھارتی اداکاراؤں کی تشہیر کھلے عام نہیں ہو رہی؟؟؟

ان سب باتوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اُمت کو اپنی اصل کی طرف لوٹایا جائے محض تنقید برائے تنقید سے کچھ حاصل ہوا نہ ہوگا۔ برکت و خیر کی سرزمین

خطہ خراسان کی طرف متوجہ دیں کہ وہاں دین کے شیدائیوں نے کیا کچھ کر دکھایا ہے! کچھ لوگ ضرور کہیں گے وہاں اور یہاں کے حالات ،لوگوں کے مزاج، حتیٰ کے رہن سہن میں بہت فرق ہے مگر اُنھیں یہ بات نہیں چاہیے کہ تاریخ خراسان اور تاریخ ہند کا گہرا تعلق ہے۔جب بھی ہند فتح ہوا اکثر فاتحین سرزمین خراسان سے ہی آئے۔ خراسان کی دینی قوت جب اپنے اصل پر لوٹی اور عین سنت محمدیؐ کے مطابق ایک نظام قائم کر لیا۔اس کے لانے میں انھیں انہیں آگ اور خون کے ایک بڑے دریا کو پار کرنا پڑا۔کئی گھر اجڑ گئے۔بستیوں کی بستیاں بارود کی نذر ہو گئیں۔زمین زرخیر ہونے کے باوجود کوئی کاشت کاری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ مگر پھر اللہ پاک نے اپنے بندوں پر نصرت کے دروازے کھولے، اور طالبان کی صورت میں ایک دینی قوت پیدا ہوئی جس نے خالص نبوی طریقے کے مطابق انقلاب برپا کیا، خراسان کے لوگ انتہائی محنت جفاکش لوگ ہیں، مادی وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں، مگر اس کے باوجود امارت اسلامیہ نے افغانستان میں ایک ایسا نظام لایا جس نے افغانستان میں مثالی امن برپا کر دیا۔

جب روس نکل گیا تو وہاں ڈاکوؤں کا راج تھا اور یہ مفسد عام گاڑیوں سے خواتین کو اغوا کر کے اپنی ہوس کا نشانہ بناتے۔ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ متعدد مرتبہ پیش آئے۔لیکن پھر جب اللہ کی حدود قائم ہوئیں تو چشم فلک نے ایسا وقت بھی دیکھا کہ اسلحے کے ڈپو کھلے پڑے ہیں اور نماز کے لیے لوگ مسجد میں موجود ہیں۔اُمت کی بیٹیوں کو عزت وعفت نصیب ہوئی۔ان دو گروہوں کا تقابل پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں کس غلط فہمی کا شکار کیا گیا ہے۔ہمیں یہ معلوم ہی نہیں کہ دینی قوت کیا ہوتی ہے۔اس کا کام کیا ہوتا ہے اور وقت گزارنے والے لوگ اور حالات کو اپنے ہاتھوں میں رکھنے کے لیے سامنے رکھے گئے پتلی تماشے کیا ہوتے ہیں۔آج الحمدللہ خراسان کی سرزمین ایک بار پھر صدا تکبیر اور نفاذ شریعت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ امیر مومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کی قیادت میں قافلہ سخت جان خراسان سے نکلا تھا جس نے دنیا کے جہاد کو پناہ دی تھی آج اسے قافلے کے سپاہ سالار امیر مومنین ملا اختر محمد منصور حفظہ اللہ ہیں۔ان کے اعلان امارت کرتے ہیں منافقین کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگ گئے۔اس کوئی شک نہیں کہ امارت اسلامیہ افغانستان، پاکستان کی افغان دشمنی کا بھرپور فائدہ اٹھاتی ہے اور مگر کچھ نا سمجھ، کم فہم، اور دین کے مزاج سے ناآشنا لوگ اسے غلامی کہتے ہیں۔اس بات کو سمجھنے کے لیے ایک سادہ سی بات کہوں گا۔کہ جب کوئی کسی کی غلامی کرتا ہے یا کسی کے لیے لڑتا ہے تو اس کے بعد جب وہ فتح پاتا ہے تو وہاں وہی نظام نافذ ہوتا ہے جس کی غلامی اور جس کے لیے یہ جنگ لڑ گئی۔اب الحمدللہ امارت اسلامیہ جہاں بھی فتح پاتی ہے وہاں شرعی نظام نافذ کرتی ہے۔نا کہ الیکشن کا انعقاد کیا جاتا ہے جیسے پاکستان میں ہوتا ہے۔اب جب مذاکرت کے لیے امارت اسلامیہ پر دباؤ ڈالا گیا تو امارت اسلامیہ نے ایک منصوبے کے تحت خاموشی تو اختیار کی کی مگر دوسری طرف اپنے تمام ساتھیوں اور اہم عہدے داروں کو پاکستان سے نکل جانے کو کہا، اور افغانستان میں عزم عملیات نے افغان حکومت اور امریکیوں کی صفوں میں کھلبلی مچادی۔قندوز کے سرسبز علاقے ہوں یا قندہار، ہلمند کے ریگستان، کنڑ ونورستان کے جنگلات سے مالامال کہسار، ہر جگہ ہی کفار اور مرتدین کو ذلت آمیز شکست ملی۔دوسری طرف عبداللہ بن ابی کے مشن پر چلنے والے ٹولے نے بیان دیا کہ امارت اسلامیہ تو ہمارے ہاتھوں میں ہے جب چاہیں مذاکرات کی میز پر لا سکتے ہیں۔ اور امارت اسلامیہ کو پیغام دیا کہ بس وقت گزارنے کے لیے مذاکرات کی میز پر آجاؤ، یہ ہیں وہ چالیں جہاں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح یہ عبداللہ بن ابی کے نقش قدم پر چلنے کا کردار نبھا رہے ہیں۔جب امارت اسلامیہ نے اس ڈرامے میں حصہ لینے سے انکار کیا تو اس پر یہ مرتدین کا گروہ سیخ پا ہو گیا۔کیونکہ امارت اسلامیہ جانتی ہے مذاکرت کا مطلب ہے دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے، تاکہ غلامانِ امریکہ بھی اپنے آقا کو باور کروائیں کہ ابھی تم یہی رہو، مت چھوڑو ہمارا ساتھ، مزید ڈالر ہماری جھولی میں ڈالو، تاکہ ہم اپنی نفس کی پوجا میں کوئی کسر نہ چھوڑیں!

اس کے بعد انہی بدبخت ترین لوگوں نے امارت اسلامیہ کے لیے تمام راستے بند کر دیئے، مجاہدین کو پکڑ کر جیلوں ڈال دیا۔سچ بات تو یہی ہے کہ بیٹیاں بیچنے والے کیا جانیں جہاد وغیرت کس چیز کا نام ہے، افغان جہاد الحمدللہ پہلے سے زیادہ اب مضبوط ہو چکا ہے۔ فتح کے باب کھل چکے ہیں۔اللہ نے پندرہ سال کی سخت محنت اور صبر آزما قربانی کے بعد فتوحات جاری فرمادیں ہیں، ہاں اس موقعے پر جب مرتدین نے اپنا طریقہ کار بدلہ تو اُن کی چھتری میں کام کرنے والے جہاد کے دعوے داروں کے منہ بھی اب امارت اسلامیہ کے خلاف کھل رہے ہیں مگر سب جانتے ہیں ان کی کیا اوقات ہے۔وہ کس کا کھاتے ہیں کس کی زبان بولتے ہیں۔یہاں اس بات ذکر کرنا لازمی سمجھوں گا کہ کچھ لوگ امارت اسلامیہ پر تنقید کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کو نشانہ نہیں بناتے تو اُن سے ایک سوال ہے کہ جناب! جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو سرحدوں کے پابند نہیں اور حدود و قیود کے بغیر جہاد

کررہے ہیں کیا وہ بتائیں گے اُن لوگوں نے پاکستان اور افغانستان کی سرحدوں کو کس حد تک پارہ پارہ کر دیا؟ جہاں وہ تو خود اوکزئی کے جہاد سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور ان کے ہاتھوں پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے خون کے سوا شاید کچھ بھی نہ ہو۔ جبکہ الحمد اللہ! امارت اسلامیہ ،القاعدہ، اور دیگر جہادی جماعتیں بالکل سلامتی فکر کے ساتھ منزل کی جانب رواں ہیں۔ منزل دور ہی سہی مگر موجود ضرور ہے!

اس لیے طاغوتی نظام کے غلاموں کو یاد رکھنا چاہیے کہ خون مسلم اتنا سستا نہیں،اور ہماری مسلم بہنوں کی چیخیں اتنی غیر اہم نہیں کہ ہم انہیں بھول کر دنیا میں جی لگا بیٹھیں گے ،اللہ کے حکم سے ہم غزنونی اور غوری کے بیٹے ہیں، ہم محمد بن قاسم کے جاں نشین ہیں، ہماری گردنوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق ہے اور ہم اپنی بہنوں پر ایک ظالم کا حساب لیں گے یا پھر اس موت کا مزا شوق سے چکھیں گے جس کا مزہ حمزہ ابن عبد المطلب نے چکھا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: میرے والد اپنے مذہب کے بارے میں "موحد عیسائی" کی اصطلاح استعمال کرتے تھے

مجھے یاد ہے کہ وہ ہمیں مقامی ہوم سکولنگ سپورٹ گروپس کی جانب سے منعقد کی گئی محفلوں اور مجالس میں لے جایا کرتی تھیں۔ یہ محفلیں عموماً مذہبی نوعیت کی ہوا کرتی تھیں کیونکہ علاقے میں تقریباً تمام ہوم سکولرز مذہباً عیسائی تھے جو کہ زیادہ ترینٹیکوسٹل تھے۔

وہ ہمیں کبھی کبھی ان گرجا گھروں میں بھی لے جاتی تھیں جہاں ہمارے پڑوسی جایا کرتے تھے اور مجھے یاد ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ میں نے کرسمس کے میلادی نغموں میں بھی شرکت کی تھی۔ حالانکہ ہمارا خاندان عمومی طور پہ کرسمس نہیں مناتا تھا اور نہ ہی اس طرح کا کوئی دوسرا تہوار۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوتا کہ میری والدہ کا میلان عیسائیت کی طرف زیادہ تھا۔

رسر جنس: آپ کی رائے میں آپ کے والدین اور خصوصاً آپ کے والد نے مذہب کے بارے میں ملا جلا رویہ کیوں اختیار کیا؟

آدم: میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ (کسی حد تک) وہ دور ہے جس سے میرے والد کا تعلق تھا اور ساٹھ اور ستر کی دہائیوں میں چلنے والی تحریکیں ہیں جنہوں نے روایتی ثقافت کی پیروی نہ کرنے کے رجحان کو فروغ دیا۔ان تحریکوں نے ہپیز (hippies)اور اس طرح کی دوسری تحریکوں کو جنم دیا۔ ان تحریکوں نے معاشرے میں غالب ثقافت کے مختلف پہلوؤں سے نفرت کے ساتھ ساتھ کسی باقاعدہ مذہب اپنانے سے نفرت کو بھی پروان چڑھایا۔ نتیجتاً 'نئے مذاہب کی تحریکوں' نے جنم لیا۔ ان تحریکوں نے نام نہاد مشرقی مذاہب اور اسلام اور صوفی ازم جیسے فلسفوں کو معاشروں کی صورتحال کے خلاف بغاوت کے لیے استعمال کیا۔ میرے خیال میں میرے والد اس تحریک کے خیالات اور اقدار سے متاثر تھے (ماسوائے بے حیائی پر مبنی طرزِ زندگی کے) اور وہ عموماً اداروں اور تنظیموں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: دوٹوک

ایسا ننگا کفر اور اس کی ایسی اہانت کر کے بھی سینہ پھیلا کر کے چلتے رہنا صرف سا لیے ہے کہ

> لوکانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی منھا کافرا شربۃ ماء
>
> ''اگر دنیا کی اللہ کے ہاں اتنی حیثیت بھی ہوتی جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس دنیا میں ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا''۔(ترمذی، ابن ماجہ)

مالک اسے مانا جائے اور جب وہ حکم کرے تو سارے دو تہائی اکثریت سے مشروط کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد بار بار دہرایا جائے کہ اقتدارِ اعلیٰ کے مالک تو تم ہی ہو۔ یہ اس سے کیسا کھلواڑ کیا جارہا ہے! کسی نے ہم پر چار پیسے خرچ کیے وہوں تو اس کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے اس کی جھوٹی سچی حمایت پر اتر آتے ہیں۔ پھر اپنے رب کے حکموں کے ساتھ اس کھلواڑ پر چہرے سرخ کیوں نہ ہوں! پیشانیوں پر بل کیوں نہ پڑیں! اس آئین کی نام نہاد تقدیس پامال کیوں نہ کی جائے! کیا یہ جان لینے کے بعد اب بھی اس کھلواڑ میں اپنا حصہ ڈالنے کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے؟؟؟

☆☆☆☆☆☆

جہادِ شام کی موجودہ صورتِ حال

منصور خان

اس ماہ شام میں جنگ بندی کی وجہ سے زیادہ لڑائی دیکھنے میں نہیں آئی۔ جنگ بندی کی صورت حال یہ ہے کہ اس میں رسمی طور پر داعش اور جبہۃ النصرہ کو شامل نہیں کیا گیا اور روس اور بشار کا کہنا ہے کہ وہ ان دو جماعتوں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ لیکن یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ داعش کے علاقے تو متعین ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کرنا اور ان کو ٹارگٹ کرنا آسان ہے لیکن جبہۃ النصرہ کو اکیلے ٹارگٹ کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ نصرۃ کی شام میں پالیسی شامی معاشرے کے اندر سرایت کر کے دوسری قوتوں کے ساتھ مل کر بشار کے اقتدار کا خاتمہ اولین ترجیح اور ایک اسلامی ریاست کا قیام ہے۔

شامی معاشرے میں سرائیت کرنے سے معاشرے میں دعوتی عمل عام ہو رہا ہے اور اس کا اثر دوسری بشار مخالف جماعتوں خصوصاً اُن کے عام جنگ جوؤں پر بھی پڑا ہے۔ ان حالات کی وجہ سے جبہۃ النصرہ کو نشانہ بنانے کا مطلب پورے شامی معاشرے کو نشانہ بنانا ہے اور یہی ان روافض کا مقصد ہے کہ یہ جب چاہیں جہاں چاہیں کارروائی کریں اور بہانہ یہ بنائیں کے کہ کارروائی نصرہ کے خلاف تھی۔ جنگ بندی کے بعد کئی مقامات پر بشار نے پیش قدمی کی کوشش کی خصوصاً حلب میں شیخ عقیل پر دوبار حملہ اور جنوبی حماء میں ہر بنفسہ پر شدید بم باری اور زمینی حملے کیے گئے۔ لیکن ان مقامات پر لگاتار حملوں کے بعد بھی بشاری فوج پیش قدمی میں ناکام رہی اور اسے بھاری جانی نقصانات ہوئے۔ مشرقی غوطہ میں المرج کے محاذ پر شدید لڑائی جاری ہے اور مسلسل جاری ہے۔ یہاں بھی بشاری فوج اندھا دھند بم باریوں اور زمینی حملوں کے باوجود ناکام ہے۔ اور یہاں بھی بشاری فوج بھاری جانی نقصانات سے اٹھا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بم باریاں بھی جاری ہیں لیکن جنگ بندی کی وجہ سے پہلے کی نسبت کم ہیں۔

اس ماہ کی ایک اہم اور اچانک پیش رفت روس کی طرف سے شام سے اپنی زمینی فوج کا انخلا اور اپنی فضائی قوت میں کمی کا اعلان تھا۔ یہ اعلان سبھی کے لیے اچانک اور حیرت کا باعث تھا۔ اس سے پہلے سب کا خیال تھا کہ بشار جو پورے شام پر دوبارہ قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہا، تو روس اس مقصد میں بشار کی مدد کرے گا لیکن اس اعلان نے رافضی حلقوں کو بھی حیران کر دیا۔ روس کے اس اقدام کے بارے میں بہت قیاس آرائیاں ہیں لیکن ایک بات واضح ہے کہ روس نے اپنی زمینی و فضائی طاقت کم کرنے سے پہلے بشار کو شام میں دوبارہ بہت حد تک مضبوط کر دیا ہے، خصوصاً مجاہدین جو ادلب و الاذقیہ سے ساحل کے علاقوں کی طرف نظر جمائے تھے ان کو الاذقیہ سے پسپا کر کے علویوں کے گھر کو مکمل طور پر محفوظ بنا دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ روس شام سے نکل گیا ہے۔ یہ اب بھی موجود ہے اور اس کی فضائی طاقت اور عسکری ماہرین بشاری فوج کی لڑائیوں میں مدد کر رہے ہیں۔

اس ماہ تین محاذوں پر سخت لڑائی رہی، ان میں مشرقی شام و تدمیر اور درعا شامل ہیں۔

تدمیر کا شہر مشرقی حمص میں صحرا میں واقع ہے۔ پچھلے سال گرمیوں میں داعش نے صحرا میں پیش قدمی کر کے یہاں بشار کی فوج سے لڑائی کے بعد اس پر قبضہ کیا تھا اور اس سے بھی آگے پیش قدمی کی تھی۔ بشاری فوج نے روسی فضائیہ و عسکری ماہرین، حزب اللہ اور رافضی ملیشیات کی مدد سے تقریباً ایک ماہ کی جنگ اور شدید بم باری کے بعد یہ شہر داعش سے چھین لیا۔ دونوں اطراف کو بھاری جانی نقصانات ہوئے، تدمیر پر قبضے کے بعد اب رافضی ملیشیات و افواج تدمیر کے پاس ہی قریتین نامی شہر پر قبضہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق شہر پر بم باری جاری ہے اور اکا دکا جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ بڑا زمینی حملہ ابھی نہیں کیا گیا۔ تدمیر اور قریتین پر قبضہ کرنے کے بعد بشاری اقتدار کے پاس حمص اور دیر الزور کے صحرا کا ایک بڑا علاقہ ہاتھ آجائے گا اور اگر یہ رافضی تدمیر کے مغرب میں سُکھنا کا صحرائی قصبہ بھی لینے میں کامیاب ہوگئے تو تدمیر سے دیر الزور شہر (جو فرات کے کنارے واقع ہے) وہاں تک پیش قدمی کرنے کے لیے ان کی راہ میں کوئی بڑی رکاوٹ باقی نہیں رہے گی۔ داعش کے لیے دیر الزور کے صحرا میں ایک نئی مصیبت سر اٹھا رہی ہے۔

2014ء میں جب داعش نے دیر الزور شہر کو مجاہدین سے دھوکے سے لیا تھا تو اس وقت صورت حال یہ تھی کہ مقامی قبائل، مزاحمت کار اور مجاہدین مل کر رافضی افواج کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس وقت داعش نے بشت سے (الشدادی سے پیش قدمی کر کے) دیر الزور پر حملہ کر دیا اور قبائل اور مجاہدین، داعش اور بشاری فوج کے مشترکہ محاصرے میں آگئے۔ سامنے سے رافضی بشاری فوج تھی اور پشت پر (دریا کی جانب) داعش۔ کئی ماہ کی لڑائی کے بعد مجاہدین نے داعش سے لڑائی کی بجائے پسپا ہو کر علاقہ داعش کے لیے خالی چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ مجاہدین تو پسپا ہوگئے لیکن قبائل اس علاقے کے رہائشی تھے وہ کہاں جاتے؟ وہ وہیں رہے اور

داعش نے آکر ان سب کو مرتد قرار دے کر ان کے سامنے توبہ کی شرط رکھی۔ان کی خواتین اور بچوں کو گھروں سے نکال دیا کہ جب تک "توبہ" کرکے ہماری بیعت نہیں کروگے تم یونہی کھلے آسمان تلے پڑے رہوے۔شعیطات نامی قبیلے کے افراد نے کچھ مزاحمت کی،ان پر ہولناک مظالم کیے گئے۔تقریباًایک ہزار سے زیادہ (17سو افراد کی بھی اطلاعات ہیں)افراد کو مرتد قرار دے کر قتل کردیا گیا۔ مہینوں یہ مظالم جاری رہے جس کے بعد مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق قبائل نے داعش کی بیعت کی لیکن یہ دل سے خوش نہ تھے۔اس دوران میں قبائلی مزاحمت کاروں کا ایک گروپ دیرالزور چھوڑ کر صحرا کی طرف نکل گیا۔یہ مزاحمت کار مشرقی قلمون چلے گئے اور وہاں داعش سے لڑتے تھے۔ان کے گروہ کا نام جیش الاسود الشرقیہ تھا۔انہوں نے داعش کے خلاف وہاں سخت جنگیں لڑیں۔

اب اس گروہ اور دوسرے قبائلی جنگ جوؤں نے اردن سے مل کر فوج کی تشکیل کا اعلان کیا ہے جس کا نام نئی شامی فوج(New Syrian Army)رکھا گیا اور انہوں نے اپنی ابتدائی کارروائیوں میں اردن شام کی بارڈر کراسنگ التنطف کے مقام پر داعش سے لڑائی کے بعد چھین لی۔اس کے بعد انہوں نے صحرا میں پیش قدمی کرکے دو داعش سے کافی عسکری مقامات چھین لیے۔مستند اطلاعات کے مطابق یہ اس بارڈر کراسنگ سے آگے 100 کلومیٹر سے زیادہ علاقوں تک پیش قدمی کر چکے ہیں۔ان کو اس مقصد میں اردن اور امریکی کی مدد حاصل ہے۔ان کا مقصد اس وقت شام کے اردنی اور عراقی بارڈر کے علاقوں پر قبضہ کرکے آگے جانا ہے اور دیرالزور کے بڑے شہری علاقوں تک پہنچنا ہے۔ان کو مقامی قبائل سے تعلق کی وجہ سے ان کی حمایت حاصل ہو گی۔اب دیرالزور کی طرف ایک دوڑ لگی ہے،بشاری فوج اور یہ قبائل کی فوج الگ الگ دیرالزور کی جانب پیش قدمی کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں لیکن یہ آپس میں اتحادی نہیں پرانے دشمن ہیں۔

مشرق میں فرات کے پار اس ماہ کرد اور کچھ قبائلی عرب گروہوں نے مل کر امریکی مدد سے داعش سے مزید سیکڑوں کلومیٹر کا علاقہ چھین لیا ہے۔چونکہ اس شامی ڈیموکریٹک فورس(SDF)میں کرد اکثریت ہے اس لیے میں اسے کرد جماعت ہی تصور کروں گا۔کردوں نے الحول اور حسکہ سے آگے ایک بڑے علاقے سے داعش کو پسپا کرتے ہوئے الشدادی کے شہر پر قبضہ کرلیا۔یہاں پر ایک اہم ہائی وے جو موصل سے الرقہ شہر جاتی ہے(یہ داعش کے زیرِ قبضہ دو بڑے شہر ہیں)اس ہائی وے کو بھی کاٹ دیا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ جبل عبدالعزیز اور عین العیسیٰ سے آگے بھی بڑی پیش قدمی ہوئی ہے۔الشدادی سے آگے پیش قدمی کرکے کرد اب الرویشد نامی علاقے تک آ چکے ہیں جو دیرالزور سے تقریباً50 کلومیٹر دور ہے اور عین العیسیٰ سے پیش قدمی کے بعد یہ کرد ملیشیا،الرقہ سے تقریباً40 کلومیٹر دور ہے۔فرات کے اس پار مغرب میں بشاری فوج اثریا سے پیش قدمی کرکے الرقہ کے صوبے میں داخل ہو چکی ہے اور تقبہ کی جانب بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

یعنی منظر نامہ یہ ہے کہ الرقہ اور دیرالزور کو مشرق و مغرب دونوں طرف سے گھیرا جارہا ہے۔ایک طرف امریکی حمایت یافتہ کرد او ردوسری طرف روسی حمایت یافتہ بشاری فوج آگے بڑھ رہی ہے۔یہ مستقبل کی بڑی جنگوں کے میدان ہیں۔فی الحال داعش کے پاس امریکی فضائی حملوں کے جواب میں پسپائی کے سوا کوئی راستہ نہیں لیکن داعش کی بڑی افرادی جنگی قوت کی طرف سے جوابی وار جلد ہی آنے کی توقع ہے۔

آج کل درعا میں داعش سے منسلک دو جماعتوں سے مجاہدین اور منزاحمت کاروں کے علاقوں پر چڑھائی کی ہوئی ہے۔یہ داعش کی جماعتیں مغربی درعا میں کافی عرصہ سے موجود تھیں۔اور جیش الفتح کے مجاہدین اتحاد سے ان کی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ان میں ایک لیواء شہداء الیرموک نامی جماعت بہت پہلے سے داعش سے منسلک تھی،لیکن حرکۃ المثنیٰ الاسلامیہ نامی جماعت جو پہلے درعا میں جیش الحر کے گروہوں کے ساتھ تھی،ان انہوں نے اپنا وزن لیواء شہداالیرموک کے پلڑے میں ڈال دیا ہے۔یہ وہی حرکۃ المثنیٰ ہے جنھوں نے فروری2016ء میں جب روافض نے شیخ مسکین شہر پر حملہ کیا تھا تو سخت لڑائی کے دوران جیش الحر کی سپلائی شہر کے اندر سے جانے سے روک دی تھی۔جیش الحر اور حرکۃ المثنیٰ کی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی اور یوں شہر روافض کے قبضے میں چلا گیا۔وہی پرانی کہانی ہے شام کے ہر محاذ کی کہ جب کبھی مجاہدین یا مزاحمت کاروں کی روافض سے جنگ ہوئی تو داعش نے مختلف حیلوں اور فتووں سے مجاہدین یا مزاحمت کاروں پر حملے شروع کردیے۔یہ داعش والوں کی پرانی عادت ہے۔

اسی عادت کو دہراتے ہوئے لیواء شہداالیرموک اور حرکۃ المثنیٰ نے مغربی درعا سے مشرق کی جانب پیش قدمی کرکے جلین،شیخ سعد اور سحم الجولان پر قبضہ کرلیا۔

اب مجاہدین اور مزاحمت کار مل کر ان پر جوابی حملہ کر رہے ہیں تاکہ اپنے علاقے واپس لے سکیں۔ کچھ علاقے مجاہدین نے واپس لیے بھی ہیں اور کئی مقامات پر ان داعشی تنظیموں کے حملے پسپا کر کے ان کی پیش قدمی بھی روکی ہے جس دوران بڑی تعداد میں داعش کے جنگ جو ہلاک ہوئے، لڑائی ابھی جاری ہے۔

اس کے علاوہ شمالی حلب کی صورت حال کم و بیش وہی ہے۔مارع اور اعزاز کے مزاحمت کار ترکی کی مدد سے داعش سے برسرپیکار ہیں،ان کی نظریں جرابلس پر ہیں۔ حلب کے شمال مغرب میں بشاری فوج نے دوبارہ شیخ عقل پر حملہ کیا جسے ناکام بنادیا گیااور بشاری فوج جانی نقصانات کے بعد پسپا ہوگی۔ جنوبی حلب میں جبھۃ النصرہ نے بڑا حملہ کر کے تل العیین اور اس کے قصبے پر حملہ کیا،اس پر قبضہ کیا اور غنائم حاصل کر کے پسپائی اختیار کرلی، یہ بہت بڑی کامیابی تھی۔ یہاں بھی رافضی جانی نقصانات بہت زیادہ تھے۔ حلب کے اس محاذ پر لگتا ہے کہ جلد جنگ بندی ٹوٹ جائے گی۔

دمشق میں مشرقی غوطہ کے پاس المرج کے محاذ پر پورا مہینہ رافضی فضائی حملے اور زمینی حملے کرتے رہے لیکن ہر بار جانی نقصانات کے بعد پسپائی اختیار کی۔اس پورے ماہ میں یہاں سیکڑوں رافضی مردار وہوئے۔ یہاں پر جیش الاسلام بڑے پیمانے پر موجود ہیں،اس کے ساتھ فیلق الشام، نصرۃ،احرار الشام اور فجر الامۃ کے مجاہدین ہیں۔ جو مل کر روافض کی پیش قدمی روکے ہوئے ہیں۔

الاذقیہ میں معمولی لڑائیوں کے علاوہ کوئی بڑی لڑائی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہاں احرار الشام کے مجاہدین شامی نیشنل ڈیفنس فورس کے چیف علی کیالی کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ وہی خبیث ہے جو الاذقیہ کے شیر بانیاس میں سیکڑوں خواتین اور بچوں کو شہید کرنے کا ذمہ دار تھا۔ بانیاس کا قتلِ عام شامی انقلاب کا ایک ہولناک واقعہ ہے جس میں چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچوں کو بھی چھریوں سے ذبح کیا گیا۔ قاتلوں نے خود تصاویر اور ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پر جاری کیں لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد علم برداروں کا ضمیر نہ جاگا۔

شام کے محاذوں کے حالات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ روس بشار کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہے لیکن اپنا کردار محدود کر چکا ہے۔ دوسری طرف داعش اپنی نادانیوں سے ہر کسی کو اپنا دشمن بنا کر اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے لیکن یہ جلدی نہیں ہوگا۔اس جنگ میں ابھی بہت لڑائی باقی ہے۔

☆☆☆☆☆

"اہلِ پاکستان پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت کا درست طور پر ادراک کریں کہ امریکہ اس وقت مسلمانوں پر ایک ایسی شدید صلیبی جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔اور یہ کہ اس صلیبی حملے کا ایک اہم ہدف خود پاکستان کو بھی ایسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کردینا ہے'جو ہر وقت صلیبی امریکہ کے ایوانوں کا طواف کرتی رہیں۔ سوات اور قبائلی علاقوں میں جاری اس جنگ کی حیثیت محض پاکستان کے ایک داخلی مسئلے کی حد تک محدود نہیں بلکہ یہ اُس جدید صلیبی جنگ کے میدانوں میں سے ایک میدان ہے جس میں پاکستانی حکومت اور فوج'صلیب اور صلیب کے پجاریوں کے ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اگر واقعی یہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہوتا تو امریکہ اور نیٹو اس میں ایک ڈالر بھی خرچ کرنے اور ایک گولی بھی چلانے پر تیار نہ ہوتے۔ دیکھیے! کشمیر گذشتہ 68 سال سے ہندوؤں کے مظالم کی چکی میں پس رہا ہے۔ مگر اہلِ مغرب نے اُسے ذرا بھی قابلِ توجہ نہ سمجھا بلکہ الٹا ہندوستان کو ہر قسم کے جدید اسلحے اور ٹیکنالوجی سے لیس کرتے رہے۔ سوات اور قبائلی علاقہ جات میں جاری اس جنگ کو ساری دنیا میں جاری صلیبی جنگ کے پسِ منظر سے جدا کر کے دیکھنا ممکن نہیں۔ دراصل اس کا مقصد قبائل میں مجاہدین کا قلع قمع کرنا ہے تاکہ بعد ازاں وہ افغانستان میں جہاد کا گلا گھونٹ سکیں۔اور اس سے اُن کے پیشِ نظر مقصد یہ ہے کہ جنوبی ایشیا میں کسی ایسی جہادی قوت کو پنپنے نہ دیا جائے'جو آنے والے وقت میں عالمی صلیبی قوتوں کے اہداف کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کرنے کی اہلیت رکھتی ہو"۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

اگر مُردے بول سکتے

مترجم: منصور کوہستانی

درج ذیل تحریر ہیومن رائٹس وو واچ کی رپورٹ "If the Dead Could Speak" سے اخذ کی گئی ہے۔ یہ عام معلومات کے لیے شائع کی جارہی ہے۔ مترجم اور ادارے کا اس تحریر کے مندرجات سے مکمل طور پر متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)۔

ارض شام میں 2011ء سے لڑائی کی شروعات سے اب تک ہزاروں افراد شامی حکومتی ایجنسیز کے قائم کردہ عقوبت خانوں میں بدترین تشدد سے ہلاک کیے جا چکے ہیں۔ 2012ء میں ہیومن رائٹس واچ نے شام میں 27 ایسے عقوبت خانوں کا سراغ لگایا جن میں سے اکثر دارالحکومت دمشق میں قائم تھے۔ اس دوران بہت سی ایسی خبریں، گواہیاں، تصاویر اور ویڈیوز منظر عام پہ آتی رہیں جس میں بشارالاسد کی ایجنسیز لوگوں پہ بدترین تشدد کرتیں اور یہ کہ بڑی تعداد میں لوگ ان عقوبت خانوں میں تشدد سے قتل کیے جارہے ہیں لیکن اس سب کے باوجود ان واقعات اور مقتولین کا کوئی ٹھوس شمار نہیں تھا کہ کتنے لوگ ان عقوبت خانوں کی بھینٹ چڑھائے جاچکے اور کتنے ابھی بھی قید میں ہیں۔

پھر جنوری 2014ء میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی جس کے مطابق شامی عقوبت خانے میں کام کرنے والا ایک ملازم منحرف ہو گیا اور تشدد کی دسیوں ہزاروں تصاویر کے ساتھ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ ان تصاویر میں تشدد زدہ قیدی دکھائے گئے ہیں جن میں اکثر ہلاک شدہ تھے۔ عالمی وکلا اور شامی ماہرین کی ٹیم نے اس منحرف ملازم کا انٹرویو کیا جس کا کوڈ نیم سیزر Ceaser ہے۔ اس کے مطابق وہ شامی ملٹری پولیس کا فورینسک فوٹو گرافر تھا اور اس نے خود عقوبت خانوں میں ان نشانہ بننے والوں کی تصاویر اتاریں اور ان کو ترتیب سے رکھا ہے۔ بظاہر سرکاری طور پہ تشدد کا نشانہ بننے والوں کی تصاویر بنانے کا مقصد شامی بیوروکریسی کی جانب سے 2011ء کے بعد ان عقوبت خانوں میں ہلاک ہونے والے افراد کا ڈیٹا محفوظ کرنے کی ایک کوشش ہے، اس کے علاوہ شامی مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے بشاری فوجیوں کا بھی ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ یہ بات ابھی واضح نہیں کہ شامی حکومت کیوں اس طرح کا تصویری ریکارڈ بنوا رہی تھی۔ سیزر کے مطابق خود وہ بھی سوچا کرتا تھا کہ شامی حکومت کا اس ریکارڈ کو محفوظ کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے، لیکن شائد شامی اقتدار ان لوگوں کو بھولنا نہیں چاہتا، اور کل کو اگر کسی عدالت میں کوئی کیس ہوا تو تخت شام کے پاس ان کا ریکارڈ موجود ہوگا۔

عالمی ماہرین کی ٹیم جنہوں نے ابتدائی رپورٹ کو ترتیب دیا ان کے مطابق سیزر نے منحرف ہونے سے پہلے تقریباً 50،000 سے زیادہ تصاویر سی ڈیز اور یو ایس بیز کے ذریعے شام سے باہر بھیجی۔

سیزر نے یہ تصاویر "شامی قومی تحریک SNM" کے حوالے کیں جو کہ ایک بشار مخالف عسکری تحریک ہے۔ اس تنظیم کے ممبران نے لاپتہ ہونے والے شامی افراد کے لیے SAFMCD کے نام سے انجمن بنا رکھی ہے جس نے ان تصویروں کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ مارچ 2015ء میں نے 53275 الگ تصاویر ہیومن رائٹس واچ کے حوالے کیں گئیں اور بتایا کہ یہ سیزر کی طرف سے جمع کی گئیں تصاویر کا مکمل مجموعہ ہے۔ SNM کے مطابق ان تصاویر میں ان کی ٹرانسفارمیشن کے دوران سوائے سائز تبدیل کرنے کے اور کسی قسم کی کوئی بھی تبدیلی نہیں کی گئی۔ تصاویر پہ درج تواریخ کے مطابق یہ تصاویر مئی 2011ء سے اگست 2013ء (جس ماہ سیزر منحرف ہوا) کے درمیان بنائی گئی تھیں۔

ہیومن رائٹس واچ کے موصول ہونے والی تصاویر تین مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

ان تصاویر کی سب سے بڑی کیٹیگری جس میں 28707 تصاویر شامل ہیں، ہیومن رائٹس واچ کے مطابق ان لوگوں کی تصاویر میں جو حکومتی تحویل میں ہلاک کر دیے گئے۔ یہ لوگ یا تو عقوبت خانوں میں ہلاک ہوئے یا عسکری ہسپتال میں شفٹ کیے جانے کے بعد ہلاک ہوئے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ہر لاش کو ایک شناختی نمبر دیا گیا ہے جو کہ تین اعداد میں مشتمل ہے اور یا تو لاش کے جسم پہ یا کپڑے پہ یا کسی فریم پہ درج کیا گیا ہے۔ ہر لاش کی ایک سے زیادہ تصاویر ہیں، اوسطاً ایک لاش کی 4-5 تصاویر ہیں لیکن یہ 3 سے 20 کے درمیان پائی جاتی ہیں تنظیم SAFMCD جنہوں نے اس تمام مجموعے کی پڑتال کی اور ایک ہی لاش کی تصاویر کو اکٹھا کیا، ان کے مطابق یہ 28707 تصاویر میں 6786 مختلف افراد ہیں جن میں ہر ایک کو الگ شناختی نمبر دیا گیا ہے۔

دوسری کیٹیگری میں ہلاک ہونے والے شامی فوجیوں اور دوسرے سیکورٹی اہلکاروں کی تصاویر شامل ہیں۔ یہ تصاویر بھی ملٹری ہسپتال کے مردہ خانے سے ہی لی گئی ہیں۔ پہلی کیٹیگری کے برعکس نے لاشوں کے شناختی نمبر کے ساتھ ان کا نام بھی درج ہے اور بعض کے ساتھ ان کی تاریخ ہلاکت بھی۔ بعض تصاویر میں نام کی بجائے شہید لکھا ہے یا اس کا عسکری عہدہ لکھا گیا ہے۔ ملٹری پولیس کی جانب سے بنائی گئی تصاویر میں مختلف واقعات کے بعد جائے وقوعہ کی تصاویر ہیں جیسا کہ دھماکے یا کر بم دھماکے، حکام پہ فائرنگ و قتل کے بعد اس جگہ کی تصاویر۔ ان تصاویر کے ساتھ متعلقہ واقعے کی نوعیت، تاریخ اور بعض دفعہ ہلاک ہونے والوں کے نام درج ہیں۔

تیسری کیٹیگری میں شامی ملٹری پولیس کی جانب سے کھینچی گئی وہ تصاویر شامل ہیں جو مختلف واقعات جیسا کہ بم دھماکہ، لڑائی، کار بم وغیرہ کے بعد کے مناظر شامل ہیں۔ ان تصاویر کے ساتھ ان واقعات کی نوعیت، تاریخ اور جس کو نشانہ بنایا گیا یہ سب کچھ درج ہے۔ ایسے واقعات کی تفصیل جو کہ شامی میڈیا نے وقت کے ساتھ ساتھ نشر کیے تھے، ایسے واقعات کی تصدیق ہومن رائٹس کے حکام نے کی ہے اور ان نشریات سے ان واقعات کی مزید تصدیق میں مدد ملی۔

عقوبت خانوں میں ہونے والی ہلاکتیں:۔

سیزر نے جو بیان وکلا کی ٹیم کو اور امریکی کانگریس کو دیے ہیں اس کے مطابق عقوبت خانوں میں ہلاک ہونے والے مقتولین کی تصاویر مردہ خانوں کے کمروں اور ملٹری ہسپتالوں کے صحن میں بنائی گئی ہیں۔ سیزر کے مطابق پہلے لاشیں مردہ خانوں میں رکھی جاتی تھیں لیکن پھر لاشوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوگئی کہ ان کو ملٹری ہسپتالوں کو صحن میں رکھا جانے لگا۔ سیٹلائٹ تصاویر، جیو لیکیشن ٹیکنیکس اور منحرف ہونے والے لوگوں کی گواہیوں کی بنیاد پہ ہیومن رائٹس واچ نے اس بات کا کھوج لگایا اور تصدیق کی ہے اس کیٹیگری کی تصاویر مازہ، دمشق کے ملٹری ہسپتال 601 میں بنائی گئی ہیں۔ سیزر کے جمع کیے گئے شواہد کے مطابق یہ تصاویر شامی ملٹری پولیس کے فوٹو گرافرز نے شامی ملٹری فورینسک میڈیکل آفیسرز کے ساتھ مل کر مازہ اور تشرین کے ملٹری ہسپتالوں میں بنائی ہیں، دونوں ہسپتال دمشق شہر میں ہیں۔

عالمی وکلا کی ایک ٹیم نے تین روز تک سیزر سے پوچھ کچھ کرنے کے بعد ایک رپورٹ تیار کی۔ وکلا کی اس رپورٹ، ان ملٹری ہسپتالوں سے منحرف ہونے والے دوسرے اہلکاروں اور ان ملٹری ہسپتالوں سے رہا ہونے والے سابقہ قیدیوں کی جانب سے دیئے گئے شواہد کی روشنی میں ہیومن رائٹس واچ نے تصاویر میں ہر لاش پہ درج کیا جانا والا تین عددی نمبر درج ذیل معلومات ظاہر کرتا ہے:

برانچ نمبر: پہلا عدد شامی سیکورٹی ایجنسیز کی برانچ کے نمبر کو ظاہر کرتا ہے، یعنی قیدی کونسی برانچ کے زیرِ حراست تھا۔

قیدی نمبر: دوسرا عدد قیدی نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔

موت نمبر: تیسرا عدد قیدی کی موت کے نمبر کو ظاہر کرتا ہے یعنی جب قیدی کی موت واقع ہوئی تو ملٹری ہسپتال کے ڈاکٹر نے اس کی لاش کا اندراج کر کے اسے ایک نمبر جاری کر دیا اور اس کے بعد اس کی تصاویر وغیرہ کا حکم جاری کیا گیا۔

ان تصاویر میں سب سے زیادہ لاشیں درج ذیل پانچ قیدی خانوں سے آئی ہیں۔ ان پانچ قید خانوں میں چار قید خانے شامی ملٹری انٹیلی جنس اور ایک شامی ائیر فورس انٹیلی جنس کے زیرِاستعمال ہے۔

ملٹری برانچ ہلاک قیدیوں کی تعداد

ملٹری برانچ نمبر 215	3532
ملٹری برانچ نمبر 227	2043
ائیر فورس انٹیلی جنس	352
پیٹرولز 216	293
فلسطین ملٹری انٹیلی جنس 235	127

اس کے علاوہ 248 ملٹری برانچ، 220 ملٹری برانچ، 4th بریگیڈ کے قید خانے اور شامی ملٹری کے زیرِ استعمال صیدنایا جیل کے قیدیوں کی لاشوں کی تصاویر ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیزر کی جانب سے بنائی جانے والی یہ تصاویر دمشق کے عقوبت خانوں میں تمام قیدیوں کی اموات ظاہر نہیں کرتیں کیونکہ قیدیوں کی تمام لاشوں کو ملٹری ہسپتال نمبر 601 اور تشرین ملٹری ہسپتال نہیں بھیجا جاتا تھا۔ شامی سیکورٹی سروس کی الخطیب برانچ کے ایک منحرف گارڈ کے مطابق اس برانچ میں ہلاک ہونے والے قیدیوں کی لاشیں حراستا کے ملٹری ہسپتال میں بھیجی جاتیں تھیں۔ اس

کے علاوہ سیزر نے جو تصاویر دکھائی ہیں وہ ان تصاویر سے کم ہیں جو اس نے ان ملٹری ہسپتالوں میں بنائی کیونکہ سیزر صرف ان چند ہزار تصاویر اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوا جو تک اس کے خیال آسانی سے لائی جاسکتی تھیں۔اس لیے سیزر نے جو تصاویر پیش کی ہیں وہ اس 27ماہ کے عرصہ میں صرف دمشق کے ملٹری ہسپتالوں میں ہلاک ہونے والے قیدیوں کی تصاویر کاایک چھوٹاساحصہ ہے۔سیزر کی تصاویر کے محتاط جائزے سے SAFMCD نے یہ پتہ چلایاہے کہ مئی 2011ء سے اگست 2013ء کے درمیان دمشق کے دوملٹری ہسپتالوں میں سیزر نے 11000 قیدیوں کی لاشوں کی تصاویر اتاریں۔(جو کہ اس عرصے میں ان دو ہسپتالوں میں اتاری جانے والی ٹوٹل تصاویر کاایک چھوٹاساجزہے)۔قارئین کے ذہن میں یہاں کچھ سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کیایہ تصاویر مستند ہیں؟ کیا یہ واقعی لاشوں کی ہی تصاویر ہیں؟ اگرہاں، تو اتنی زیادہ ہلاکتیں کیسے ہوئیں؟ یہ لاشیں ملٹری ہاسپٹلز میں کیسے پہنچیں اور بعد میں ان لاشوں کا کیاکیاگیا؟ان تصاویر کی تصدیق کے لیے ہیومن رائٹس واچ نے ان تصاویر میں 27افراد کی اموات کے بارے میں ایک تفصیلی تحقیق کی۔اس تحقیق میں مرنے والے افراد کے اہل خانہ اور ان کے ساتھ قید سابقہ قیدیوں کے دئے گئے شواہد بھی شامل کیے گئے۔اس کے علاوہ اس تحقیق میں ہلاک ہونے والے قیدیوں کی گرفتاری کے وقت کی تصاویراور سیزر کی جانب سے دی گئی انکی لاشوں کی تصاویر کا تقابل بھی شامل ہے۔

ہلاک ہونے والے قیدیوں کے رشتہ داروں کو تلاش کرنے کے لیے SAFMCD نے مارچ 2015ء میں ہزاروں ہلاک ہونے والے قیدیوں کی تصاویر "زمان الوصل" نامی ایک نیوز ایجنسی کے ذریعے انٹرنیٹ پہ جاری کیں اور اس ایجنسی کے ذریعے سوشل میڈیا پہ ان قیدیوں کے حوالے سے کام کرنے والے دوسرے ذرائع نے ان تصاویر کو انٹرنیٹ پہ پھیلا دیا۔اگرچہ کہ سیزر کے ان انکشافات کو میڈیا نے جنوری 2014ء میں نشر کیا تھا اور قیدیوں کی لاشوں کی دھندلائی تصاویر جاری کیں تھیں لیکن یہ پہلا موقع تھا کہ ہلاک ہونے والے قیدیوں کے خاندانوں کو اپنے پیاروں کی پہچان کرنے کا موقع ملا۔ قیدیوں کے رشتہ داروں، دوستوں اور سوشل کارکنان نے کئی دن تک ان تصاویر کو کھوجا، کچھ نے اس مقصد کے لیے ڈائرکٹ SAFMCD سے رابطہ کیا اور اپنے پیاروں کی پہچان کے بعد جب انہوں نے ہلاک ہونے والے قیدی سے اپنے تعلق کے مناسب ثبوت مہیا کیے تو ان کو اس کی تصاویر کا مکمل سیٹ دے دیا گیا۔ہیومن رائٹس واچ ہلاک ہونے والے ان 27 قیدیوں کی اموات کی تصدیق کرنے میں بھی کامیاب ہوگئی جن کو بطور سیمپل اس تصاویر کی تصدیق کے لیے چنا گیا تھا۔ان ہلاک ہونے والوں میں ایک 14 سالہ بچہ اور ایک خاتون شامل تھی۔ہیومن رائٹس واچ نے ان افراد کے خاندان والوں سے ان کے پیدائشی نشانات، حلیہ، ان کی گرفتاری کی تاریخ وغیرہ کی پوچھ گچھ کی اور اس معلومات کا تصاویر میں موجود نشانات اور تاریخ سے تقابل کیا۔اس حوالے سے ایسے قیدیوں سے بھی معلومات لی گئیں جو ہلاک ہونے والوں کے ساتھ قید رہے لیکن خوش قسمتی سے رہا ہو گئے۔

ان آٹھ کیسز میں ان سابقہ قیدیوں نے ان قیدیوں کو دوران قید دیکھا تھا اور چار کیسز میں ان سابقہ قیدیوں نے لاشیں دیکھیں تھیں۔زیادہ تر لاشیں چہرے کی تصویر ہونے کی وجہ سے آسانی سے پہچان لی گئیں۔یہ رپورٹ 27 خاندانوں کے انٹرویو، 37 سابقہ قیدیوں کے انٹرویو اور 4 سابقہ سیکورٹی اہلکار جو یاتو سیکورٹی برانچ کے سابقہ ملازمین تھایا ملٹری ہسپتال میں، ان کے انٹرویوز پہ مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ کافی تعداد میں لوگوں نے اپنے پیاروں کی لاشیں پہچان لیں۔SAFMCD گروپ والوں نے ہیومن رائٹس واچ کو بتایا کہ تقریباً 700 خاندانوں نے اپنی عزیزوں کی لاشوں کو تصاویر میں پہچان کر ہم سے رابطہ کیا۔اور SAFMCD کے مطابق صرف دس میں سے ایک خاندان اپنے عزیزوں کی قید میں ہلاکت کے بارے میں میڈیا میں گفتگو کرنے پہ راضی ہوا کیونکہ باقیوں کو شام میں موجود ہونے کی وجہ سے شامی حکومت کی انتقامی کارروائی کا خدشہ تھا۔ہیومن رائٹس واچ نے اس کے علاوہ جدید تکنیکس سے بھی ان تصاویر کی تصدیق کی۔جولائی 2015ء کی خبروں کے مطابق امریکی ایجنسی FBI نے سیزر کی کچھ تصاویر کی پڑتال کر کے تصدیق کی کہ ان تصاویر میں کوئی تبدیلی نہیں گئی اور جیسی بنائی گئی تھیں ویسی ہی ہیں۔آخر میں ہیومن رائٹس واچ کے ماہرین نے میڈیکل رپورٹس، ڈیتھ سرٹیفیکیٹس، شناختی کارڈز اور عسکری حکم ناموں کی تصاویر جو سیزر شام سے چوری چھپے نکال کر لایا تھا ان سب تصاویر کا مکمل تفصیلی و تکنیکی معائنہ کیا اور تصدیق کی کہ تمام تصاویر مستند اور اصلی ہیں۔

قیدی کی ہلاکت کے بعد سیکورٹی برانچ اس کی لاش کو مردہ خانے یا ملٹری ہسپتال کے گیراج میں پہنچا دیتے۔ منحرف ہونے والے دو اہلکاروں کے مطابق جب لاشوں کی تعداد کافی زیادہ ہو جاتی تو ڈاکٹر کو بلایا جاتا ہے وہ ان لاشوں کا معائینہ کرکے ان کو ایگزامینیشن نمبر جاری کرتا اور ان کے ڈیتھ سرٹیفیکیٹ جاری کرتا۔ اس کے بعد فوٹو گرافر کو بلا کر اس کی تصویر اتاری جاتی اور لاش کو پلاسٹک کے بیگ میں بند کر دیا جاتا۔ منحرف ہونے والے فہد محمود نامی ایک اہلکار کے مطابق عام طور پہ ہلاکت کی وجہ دل کا دورہ لکھا جاتا۔ سیزر کے مطابق میڈیکل رپورٹ میں ہلاکت کی وجہ دل کا دورہ یا سانس کا رک جانا لکھا جاتا تھا۔ ہیومن رائٹس واچ نے تین ڈیتھ سرٹیفکیٹس کا معائینہ کیا اور ان میں یہی دو وجوہات درج تھیں۔ سیکورٹی برانچز کے کاغذات اور منحرف اہلکاروں کے مطابق لاشوں کو بعد میں ٹرکوں میں ڈال کر دفنانے کے لیے بھیج دیا جاتا۔ ان لاشوں کو 3rd ملٹری بریگیڈ اور ضامیر ائیر بیس کے قریب اجتماعی قبروں میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کے لیے اس کی تصدیق ممکن نہیں۔ بہت سے خاندانوں نے اپنے پیاروں کی محبت کے باوجود شامی سرکاری اداروں تک رسائی کی کوشش نہ کی کیونکہ ان کو خود اپنی گرفتاریوں کا خوف تھا۔ کچھ خاندانوں نے سرکاری اہلکاروں کو لاکھوں شامی پونڈ رشوت دے کر اپنے لاپتہ رشتہ داروں کی واپسی کی کوشش کی لیکن جواب میں کچھ کو ڈیتھ سرٹیفیکیٹ ملے اور کسی کو وہ بھی نہیں۔ کسی ایک بھی خاندان کو لاش واپس نہ کی گئی۔

ہیومن رائٹس واچ کے مطابق نہ تو شامی حکومت کی جانب سے تفتیشی تشدد سے اموات کی بارے کوئی تحقیقات کی گئیں نہ ہی سرکاری اہلکاروں کی جانب سے کی جانے والی اس "تفتیش" کے نتائج منظر عام پہ لائے گئے۔ عالمی اداروں کی طرف سے کئی بار ان عقوبت خانوں میں رسائی کی بار بار اپیل کے باوجود بشار الاسد کا اقتدار کسی کو وہاں تک رسائی دینے پہ راضی نہیں۔ ہیومن رائٹس واچ اور انسانی حقوق کے دوسرے اداروں کی جانب سے اکٹھے کیے گئے تمام ثبوت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تشدد اور قتل عام کا یہ سلسلہ شامی اقتدار نے بطور پالیسی اپنا رکھا ہے اور یہ انسانیت سوز قتل عام اب بھی جاری ہے جو کہ بلاشک و شبہ انسانیت کے خلاف بدترین جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔ سیزر اور دوسرے منحرف لوگوں کی گواہیوں اور پیش کیے گئے ثبوتوں سے یہ واضح ہے کہ شامی اقتدار نے قیدیوں کا قتل بطور پالیسی جاری رکھا اور ان قید خانوں میں انفرادی طور پہ بھی جو کچھ روا رکھا ہوا ہے وہ بھی شامی اقتدار کی پالیسی ہے اور ان عقوبت خانوں میں ہونے والے مظالم، قتل و بدترین تشدد کے واقعات جو منظم انداز سے جاری ہیں اس سب کی اقتدار کے اوپر کے ایوانوں تک میں خبر ہے اور ان سرکاری ثبوتوں کی مدد سے انسانیت کے خلاف اس قدر بدترین جرائم ڈھانے والے مجرمین تک پہنچنا مشکل کام نہیں اگر کوئی کرنا چاہے تو۔ اکتوبر 2015ء کے بعد سے سعودیہ، روس، امریکہ، ایران اور ترکی کا ایک گروپ جو ISSG کے نام سے جانا جاتا ہے اور میں جنگ بندی اور قیام امن کے لیے سیاسی کوششیں کر رہا ہے، عالمی ممالک کے اس گروپ سے ہیومن رائٹس واچ اپیل کرتی ہے کہ شامی جیلوں، عقوبت خانوں اور سیکورٹی برانچز میں قید ہزاروں عام شامیوں پہ منظم تشدد اور قتل عام کو فوری طور پہ رکوایا جائے اور وہ تمام افراد جو اس منظم ریاستی قتل عام و بدترین تشدد میں ملوث رہے ہیں ان سے ہر قسم کے عہدے واپس لیے جائیں۔

شامی اور عالمی انسانی حقوق کے گروپس کو سیزر اور دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی اطلاعات کو مزید منظم کرنے کا مربوط نظام بنانا چاہیئے اور ان اجتماعی قبروں کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کرنی چاہئیں تاکہ مزید قیدیوں اور لاشوں کی شناخت کی جا سکے۔ روس اور ایران جو اس جنگ میں شامی اقتدار کے مکمل حامی اور سپورٹر ہیں وہ شامی اقتدار کو ان منظم جنگی جرائم سے روکنے اور جان بحق ہونے والے قیدیوں کی معلومات اور قیدیوں کی لاشیں ان کے خاندانوں تک پہنچانے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ شامی اقتدار بلا تعطل اور بلا رکاوٹ مستند عالمی مانیٹرز کو سرکاری و غیر سرکاری تمام عقوبت خانوں تک رسائی دے۔ شامی اقتدار اپنی جیلوں میں قید سیاسی قیدیوں، بچوں اور عام افراد کو فوری طور پہ رہا کرے اور شام میں غیر قانونی حراستوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ دوسرے ممالک جو شام میں قیدیوں کے اتنے بڑے پیمانے پہ قتل عام، تشدد اور مظالم کو روکنا چاہتے ہیں ان کو بھی اپنی طاقت و اختیارات کے مطابق شامی عسکری و سویلین حکام جو ان جنگی جرائم میں ملوّث ہیں ان کو پکڑنے اور ان کے خلاف تحقیقات کے لیے کام کرنا چاہیئے۔

☆☆☆☆☆☆

سعود میمن

25فروری- ۱۶ جمادی الاول: انصار الشریعہ الیبیا کے استشہادی مجاہد کا بن غازی میں طاغوت حفتر کی افواج پر الھواری نامی علاقے میں فدائی حملہ، حملے کے فوراً بعد مجاہدین انصار الشریعہ نے دشمن افواج پر دھاوا بول دیا، ان حملوں میں درجنوں فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ اگلے دن مجاہدین کے توپ خانے کے مجموعے نے دشمن افواج پر ۸۱ ملی میٹر ''ھاون'' سے مارٹر شیلنگ کی جس میں متعدد فوجی زخمی ہو گئے۔

26فروری-۱۷جمادی الاول: بن غازی کے مغربی علاقے میں لڑائی کے دوران مجاہدین نے ''**بی-ایم ۱۱۷**'' ملی میٹر سے طاغوت حفتر کی افواج کو نشانہ بنایا، متعدد ہلاکتوں کی اطلاعات۔

27فروری-۱۸جمادی الاول: بن غازی کے محاذ پر پورے دن طاغوت حفتر کے طیاروں اور مجاہدین کی طیارہ شکن توپوں کے درمیان آنکھ مچولی جاری رہی، طیارہ شکن توپوں نے طیاروں کو مجاہدین کے علاقے سے دور رہنے پر مجبور کر دیا۔

بن غازی ہی میں مجاہدین انصار الشریعہ نے ایک فوجی گاڑی کو میزائل کا نشانہ بنا کر سوار فوجیوں سمیت تباہ کر دیا۔

دیسی ساختہ بم کے ذریعے حفتر کے فوجیوں کو نشانہ بنایا گیا، متعدد فوجی ہلاک۔

28فروری-۱۹جمادی الاول:

''الھواری''، عسکری مراکز کی فتوحات:

الھواری میں مجلس شوریٰ ثوار بن غازی کے عسکری قائد **محمد وسام بن احمد** کی قیادت میں مجاہدین نے دشمن کے مراکز کی طرف بھرپور پیش قدمی کی جس کے نتیجے میں طاغوتی افواج اپنے مورچے اور مراکز چھوڑ کر فرار ہو گئیں۔ مجاہدین نے متعدد عسکری مراکز کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اس کے علاوہ الھواری ہی میں ایک اور عملیہ میں فوجیوں کے مورچوں پر ھاون کی مدد سے شیلنگ کی گئی جس میں چند فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

29فروری-۲۰جمادی الاول: بن غازی کے مغربی علاقے میں مجاہدین کے تمام مجموعات کی جانب سے پیش قدمی میں ۷ طاغوتی فوجی ہلاک جب کہ ۱۳ زخمی ہو گئے۔ بے شمار اسلحہ غنیمت میں حاصل ہوا۔

طاغوت حفتر کے فوجی نقصانات

لیبیا کی پارلیمان کی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 16 مئی 2014ء سے 23فروری 2016ء تک طاغوت حفتر کے نو ہزار تین سو باون (9352) فوجی مجاہدین کی عملیات میں مردار ہوئے۔

بن غازی میں 23 سے 28 فروری (۱۴تا۱۹ جمادی الاول) تک کی عملیات میں طاغوت حفتر کو جن نقصانات کا سامنا کرنا پڑا وہ درج ذیل ہیں:

حفتر کی افواج کے 280 سے زائد فوجی ہلاک ہوئے۔ 320 سے زائد فوجی زخمی ہوئے...6 ٹینک تباہ ہوئے، 8...اینٹی ائیر کرافٹ گن سے لیس فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں...4 بکتر بند فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں...2 بکتر بند فوجی گاڑیاں مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوئیں...اس کے علاوہ 3 ''**ویگو**'' فوجی گاڑیاں بھی غنیمت میں حاصل ہوئیں۔

2مارچ-۲۲جمادی الاول:

مجاہدین مجلس شوریٰ ثوار بن غازی کے خصوصی توپ خانے کے مجموعے کے ٹینکوں، ۱۰۵ ملی میٹر بی ایم لانچر فوجی گاڑیوں اور ۱۵۵ ملی میٹر دہانے کی توپوں کی مدد سے طاغوت حفتر کی افواج کے عسکری مواقع پر شدید گولہ باری کی گئی، ان حملوں میں ۱۶ فوجی ہلاک جب کہ ۱۲ زخمی ہو گئے۔ طاغوتی افواج کی ایک بکتر بند (بی ایم پی) گاڑی تباہ اور دیگر غنائم حاصل ہوئے۔

4مارچ-۲۴جمادی الاول: الھواری کے محاذ پر مجاہدین کے توپ خانہ یونٹ نے ۱۵۵ ملی میٹر دہانے کی توپ، ۱۰۷ ملی میٹر بی ایم میزئیل لانچر کی مدد سے طاغوتی افواج کے عسکری مواقع پر شدید بم باری کی، طاغوتی افواج کے دو سے زائد فوجی ہلاک، تین سے زائد زخمی ہو گئے۔

5مارچ-۲۵جمادی الاول:

الطلیحہ کے محاذ پر مجاہدین کے سنائپر یونٹ نے کئی طاغوتی فوجیوں کو سنائپر گن سے نشانہ بنا کر قتل و زخمی کر دیا۔

مجاہدین نے الھواری میں بارودی سرنگ کی مدد سے ایک ''**ٹی20**'' ٹینک اپنے سواروں سمیت تباہ کر دیا۔

مجاہدین مجلس شوریٰ ثوار بن غازی نے توپخانے، بی ایم میزائل لانچرز، دومیلہ اور دوسرے بھاری اسلحے کی مدد سے الطلیحہ میں طاغوتی افواج کے عسکری مواقع کو نشانہ بنایا، شدید گولہ باری میں متعدد فوجی ہلاک وزخمی ہوگئے، وللہ الحمد

''الحي الجامعي'' کے محاذ پر مجاہدین کی بھاری و متوسط قسم کے اسلحے یعنی توپ خانے، دومیلہ، دوشکہ، بی ایم میزائلوں وغیرہ کے ذریعے طاغوت حفتر کے افواج سے شدید جھڑپیں اور حفتر کے عسکری مراکز پر شدید حملے، دشمن کے کئی فوجی مردار متعدد زخمی ہو گئے۔

عام مسلم آبادی پر طاغوتی فضائیہ کی بم باری:

امریکی پروردہ طاغوت حفتر کی فضائیہ کی جانب سے بن غازی میں مسلم آبادی پر بم باری، مسلم عوام کی املاک یعنی مکانات و باغات جل کر تباہ ہو گئیں۔

9مارچ-۲۹جمادی الاول: بن غازی کے مغربی محاذ پر مجاہدین نے اینٹی ٹینک میزائل سے ''ٹی52'' ساخت کا ایک ٹینک تباہ کر دیا۔ وللہ الحمد

10مارچ-۳۰جمادی الاول: مجاہدین شوریٰ ثوار بن غازی کے سنائپر مجاہد نے طاغوت حفتر کی فورسز کے ۲ فوجی ساڑھے بارہ ملی میٹر قطر کی سنائپر سے نشانہ بنا کر ہلاک کر دیے۔

''الطلیحہ'' اور ''الھواری'' میں دشمن فوج کا نقصان:

۱۰ مارچ کو ''الطلیحہ'' اور ''الھواری'' کے محاذ پر ہونے والی لڑائیوں میں مجاہدین نے اسلام دشمن فوج کے ۹اہلکار ہلاک جب کہ ۱۳زخمی کر دیے، وللہ الحمد۔ ایک دوسری عملیہ (کاروائی) میں ''الطلیحہ'' کے محاذ پر مجاہدین نے ھاون (مارٹر) کی مدد سے اسلام دشمن فوج کی عسکری گاڑیوں اور سازوسامان کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، متعدد فوجی بھی ہلاک وزخمی ہو گئے۔ مجاہدین مجلس شوریٰ ثوار بن غازی نے ایک اور عملیہ میں اینٹی ٹینک ''کورنیٹ'' میزائل کی مدد سے ''ٹی55'' ساخت کے ٹینک کو نشانہ بنا کر متعدد سوار اہلکاروں سمیت تباہ کر دیا۔

مغربی محاذ پر حملہ آور طاغوتی افواج کے مقابلے میں دفاعی حکمت عملی کے تحت مجاہدین نے طاغوت حفتر کے عسکری مراکز پر ہلکے، بھاری و متوسط اسلحے اور ھاون سے حملہ کر کے اس کے کئی فوجیوں کو قتل وزخمی کر دیا۔

''ام مبارکہ'' کے محاذ پر مجاہدین نے سنائپر گن سے نشانہ بنا کر ۲ طاغوتی فوجی اہلکاروں کو قتل کر دیا۔ دوسری عملیہ میں مجاہدین نے ۱۲۰ ملی میٹر قطر کے ھاون (مارٹر) سے شیلنگ کی جس میں متعدد فوجی ہلاک وزخمی ہو گئے۔

''الخلیفہ'' کے مورچوں پر مجاہدین نے ''۱۵۵ ملی میٹر'' دہانے کی توپ سے طاغوتی عسکری مواقع پر شدید گولہ باری کی جس میں کئی اہلکار ہلاک وزخمی ہو گئے۔

12مارچ-۳جمادی الثانی:

''ام مبارکہ'' کی عملیات:

مجاہدین ''مجلس شوریٰ ثوار بن غازی'' کے توپ خانہ و میزائل یونٹ کی جانب سے ''ام مبارکہ'' کے محاذ پر طاغوتی افواج کے عسکری مواقع پر گراڈ میزائیلوں سے بم باری، متعدد ہلاکتوں کی اطلاعات۔ ام مبارکہ ہی میں طاغوتی افواج کے عسکری مرکز کے قریب مجاہدین کے بارودی سرنگ حملے میں بھی کئی فوجی اہلکار مارے گئے۔

طاغوت حفتر کی فضائیہ کے طیاروں کی جانب سے ''الھواری'' کے علاقے میں عام آبادی پر بم باری، مساجد سمیت متعدد مکانات وغیرہ تباہ، جانی نقصان کا خدشہ۔

16مارچ-۷جمادی الثانی: مجاہدین نے ''الھواری'' کے محاذ پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ''ٹی55'' ساخت کے ٹینک کو سواروں سمیت تباہ کر دیا۔

18مارچ-۹جمادی الثانی:

مجاہدین کی جانب سے ''الھواری'' کے محاذ پر پیش قدمی، ابتدا میں ایک ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۴ طاغوتی فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے پھر مجاہدین نے ہلکے و بھاری قسم کے اسلحے سے شدید حملہ کر دیا، ٹینکوں اور ھاون (مارٹرز) سے شدید گولہ باری کی گئی، لڑائی کے دوران اسلام دشمن فوجی اپنے عسکری مراکز کو چھوڑ کر فرار ہو گئے جس کے بعد مجاہدین نے ان عسکری موقع پر قبضہ کر لیا۔ مجاہدین کو ایک ''بی ایم پی'' بکتر بند فوجی گاڑی سمیت اسلحہ کے ذخائر غنیمت میں حاصل ہوئے، وللہ الحمد۔

طاغوت حفتر کی فضائیہ نے ایک مرتبہ پھر مجاہدین کی فتوحات کا بدلہ لیتے ہوئے بن غازی میں عام مسلم آبادی پر شدید بم باری کی، جس میں متعدد مکانات و املاک تباہ ہوئیں، جانی نقصانات کی بھی اطلاعات۔

20مارچ-۱۱جمادی الثانی:

بن غازی سیمنٹ فیکٹری طواغیت کی بم باری کی زد میں!

حفتر کی فضائیہ نے بن غازی میں مجاہدین کے زیر قبضہ علاقے میں موجود سیمنٹ فیکٹری کو مختلف اقسام کے ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، بم باری میں شدید نقصانات۔ واضح رہے کہ 13مارچ سے 27مارچ (۴جمادی الثانی سے ۱۸جمادی الثانی) تک اس سیمنٹ فیکٹری پر طاغوت حفتر کی فضائیہ کے ہیلی کاپٹروں کی جانب سے 20 فضائی حملے اور لڑاکہ طیاروں کی جانب سے 36 فضائی حملے کیے گئے، جس سے واضح ہوتا ہے ان افواج کے نزدیک کہ عوامی املاک کی کیا قدر و قیمت اور عوام کی فلاح کا کتنا احساس ہے۔

25مارچ-۱۶جمادی الثانی: مغربی بن غازی میں ''ام مبروکہ''میں مجاہدین مجلس شوریٰ ثوار بن غازی اور طاغوت حفتر کے درمیان شدید جھڑپیں شروع ہوگئیں، جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔

مغربی افریقی ممالک:

مغربی افریقی ممالک میں مجاہدین کی مسلسل کامیاب عملیات:

مجاہدین القاعدہ فی مغرب اسلامی کی جانب سے پچھلے مہینے میں آئیوری کوسٹ، نائیجیر، برکینافاسو، مالی اور تیونس سمیت کئی ملکوں میں اہم عملیات کی گئیں جن میں غیر ملکی سیاحوں اور فوجی افسرانو اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا، ان میں سے ہر کاروائی میں بڑی تعداد میں صلیبی فوجی اہلکار مارے گئے جب کہ مالی میں بالخصوص القاعدہ فی مغرب اسلامی اور ان کے انصار و مددگار ''انصار الدین'' کے مجاہدین کی جانب سے مسلسل فدائی وچھاپہ مار عملیات جاری ہیں۔

13مارچ کو آئیوری کوسٹ میں القاعدہ فی مغرب اسلامی کے مجاہدین کی یورپی ممالک کے سیاحوں کے ریسٹ ہاؤس پر ہونے والی عملیہ میں 18 مغربی سیاح اور سپیشل فورسز کے اہلکار ہلاک ہوئے۔اس عملیہ میں تین فدائی مجاہدین نے حصہ لیا، تقبلہم اللہ

21مارچ کو مالی کے دار الحکومت بماکو میں غیر ملکی صلیبی اہلکاروں اور افسران کے ٹھکانے ''عزالے نارڈ سُڈ''، نامی ہوٹل پر مجاہدین نے اچانک شدید حملہ کیا جس میں متعدد غیر ملکی سیاحوں سمیت کئی سیکورٹی افسران اور اہلکار ہلاک ہوئے۔

ارض جہاد و رباط صومالیہ، کینیا:

25فروری:

صدارتی محل پر مارٹر شیلنگ:

مقدیشو، مجاہدینِ القاعدہ فی شرق افریقہ (الشباب المجاہدین) نے صدارتی محل پر ھاون کی مدد سے شیلنگ کی جس میں متعدد سرکاری اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاعات۔

حیران ریجن، مجاہدینِ الشباب نے ''قصبہ مہاس''میں موجود صومالی فوجوں کو منشیات کی سپلائی کرنے والے کارندوں کو قتل کر کے دو گاڑیاں اپنے قبضے میں لے لیں۔

26فروری: باکول ریجن، القاعدہ مجاہدین کا''واجد''نامی قصبے میں ایتھوپین افواج پر کمین حملہ، شدید لڑائی میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک ہوگئے۔

صدارتی محل کے قریب ہوٹل میں سیکورٹی افسران کا قتل عام:

مقدیشو، الشباب المجاہدین کے فدائین کی طرف سے صدارتی محل کے قریب سیکورٹی آفیسرز کا ٹھکانہ بننے والے ہوٹل پر دھاوا، ابتدا باہر موجود فوجی اہلکاروں پر فدائی حملے سے کی گئی، بعد میں ہوٹل کے اندر موجود سیکورٹی آفیسروں کو چُن چُن کر قتل کیا گیا، صومالی فورسز کے جوابی آپریشن کے دوران بھی متعدد فوجی اہلکار مارے گئے۔

28فروری:

''بیدوا''ہوٹل میں سیکورٹی افسران وسیاستدانوں کا قتل عام:

بے ریجن، مجاہدین صومال(الشباب) کی جانب سے بے ریجن کے شہر ''قصبہ بیدوا'' میں حکومتی افسران اور سیاست دانوں سے بھرے ایک ریسورنٹ کو دو بم حملوں کی مدد سے نشانہ بنایا گیا جس میں درجنوں سیکورٹی افسران اور سیاست دان ہلاک ہوگئے، ان ہلاک شدگان میں صومالیہ کا صوبائی وزیر حسن ابراہیم بھی شامل ہے، سرکاری ذرائع نے 35افراد کے قتل کی تصدیق کی ہے۔

صومالیہ کے دارالحکومت مقدیشو میں امیصوم افواج کے ''مصلہ'' فوجی بیس پر ''القاعدہ فی شرق افریقہ'' کے مجاہدین کا راکٹ لانچر اور مشین گنز سے لیس ہو کر

شدید حملہ، جھڑپوں میں متعدد فوجی ہلاک کئی زخمی ہو گئے، جب کہ سرکاری ذرائع نے 2 فوجیوں کی ہلاکت اور 4 کے زخمی ہونے کی تصدیق کر دی۔

29 فروری: کسمایو، شندر مود نامی علاقے کے قریب مجاہدین کا صومالی افواج کے قافلے پر گھات حملہ، متعدد فوجی اہلکار ہلاک اور زخمی۔

یکم مارچ:

صلیبیوں کے ایجنٹوں کی آپسی لڑائیاں:

دھوسامارِب میں صومالی ریاست ''گلمُدوگ'' کی افواج اور ایتھوپین فورسز کی ایجنٹ نام نہاد صوفی ملیشیا کے درمیان شدید لڑائی، دونوں افواج نے مزید کمک منگوالی۔ ایتھوپین ایجنٹ ملیشیا نے ''دھوسامارِب'' کا کنٹرول سنبھال لیا ''گلمُدوگ'' کا فوجی کمانڈر گرفتار کر لیا گیا، لڑائی میں دونوں طرف سے 15 سے زائد فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے۔

مقدیشو، ''ایلاشابیاہا'' علاقے میں صومالی افواج کے قافلے پر سڑک کنارے بم حملے میں 4 صومالی فوجی اہلکار ہلاک جب کہ تین زخمی ہو گئے، ایک فوجی گاڑی بھی تباہ۔

مُدوگ ریجن میں طاغوتی افواج کے نقصانات:

مُدوگ ریجن، ''ایل-عبدی'' گاؤں میں مجاہدینِ الشباب اور گلمدوگ فورسز کے درمیان شدید لڑائی، 9 اہلکاروں کی ہلاکت اور دسیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع، ایک کینین فوجی بھی مردار ہو گیا، چند مجاہدین کی شہادت کی بھی اطلاعات۔

3 مارچ: سابق صحافی اور ''الشباب'' کے مجاہد حسن حنفی کو صومالی عدالت نے دوسرے صلیبیوں کے ایجنٹ صحافیوں کو قتل کرنے کے الزام میں فائرنگ سکواڈ کے ذریعے قتل کی سزا سنادی۔

دینسار قصبہ، صفار-نولے نامی گاؤں کے میں ایتھوپین ملٹری فورسز کے قافلے پر مجاہدین القاعدہ فی شرق افریقہ (الشباب المجاہدین) کا گھات حملہ، متعدد فوجی اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاعات

4 مارچ: قصبہ باردھیری، مجاہدین کے ایتھوپین فورسز پر ہدفی بم حملے، متعدد اہلکار ہلاک اور زخمی۔

قصبہ بلومریر اور براوی کے درمیان امیصوم کے فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ سے حملہ، ایک فوجی گاڑی اپنے سواروں سمیت تباہ۔

کسمایو: ایئرپورٹ کی سیکورٹی چیک پوسٹس پر مسلسل دو بم حملے، ہلاکتیں نامعلوم

7 مارچ:

بلادوین ایئرپورٹ کے سیکورٹی حصار کا توڑ:

وسطی صومالیہ، بلادوین ایئرپورٹ پر مجاہدین الشباب کی لیپ ٹاپ بم کی مدد سے کامیاب کاروائی، دھماکہ ائیرپورٹ کے اندر ہوا۔ حملے میں 2 فوجی اہلکار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہو گئے۔

8 مارچ: مقدیشو، ضلع عبدی عزیز میں پولیس ہیڈکواٹر پر مجاہدین القاعدہ (الشباب) کا کار بم حملہ، متعدد فوجی اہلکار ہلاک کئی زخمی ہو گئے۔

امریکی کمانڈوز کا چھاپہ ناکام:

مجاہدینِ الشباب کے زیر کنٹرول ''اودھیگل'' نامی قصبے میں مجاہدین کے پولیس سٹیشن پر امریکی کمانڈوز کا 2 ہیلی کاپٹروں کی مدد سے ہونے والا آپریشن مجاہدین کی دفاعی کاروائی سے ناکام ہو گیا۔

9 مارچ: بیدوا اور باردیلے قصبوں کے درمیان ایتھوپین فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، شدید جھڑپوں میں متعدد فوجی ہلاکتوں کی اطلاعات

10 مارچ: حیران ریجن، مجاہدین کے زیر قبضہ علاقے میں مجاہدین کی عدالت نے 20 سالہ فوجی کو قتل سزائے موت سنادی۔

11 مارچ: تُراتورو نامی قصبے میں بھی مجاہدین کی عدالت نے صومالی فوجی کو سزائے موت سنا کر قتل کر دیا۔

12 مارچ: قصبہ افگوئے، فوجی اہلکاروں پر بم حملے میں 8 افراد زخمی، ہلاکتوں کی اطلاع نہ مل سکی

13 مارچ: صومالیہ کے فوجی مشن کی وجہ سے کینیائی فوجی کی خودکشی۔

14 مارچ: پُنٹ لینڈ، مجاہدین الشباب کا گراعد نامی ساحلی گاؤں پر قبضہ، پنٹ لینڈ فورسز پسپا ہو گئیں، مجاہدین کی دعوتی سرگرمیاں، ایک دن کے قیام کے بعد بحفاظت واپسی۔

لوئر شبیلے ریجن کے قصبوں، افگوئے، قوریولے اور مارکہ میں گرنیڈ بم حملوں کی عملیات میں متعدد اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاعات۔

(بقیہ صفحہ 81 پر)

حق کا میدان، افغانستان!

سید نور اللہ شاہ

عن قریب ان شاءاللہ افغانستان میں عالمی کفریہ طاقتیں اپنے سرغنے امریکہ سمیت اللہ کے عاجز و صابر مجاہد بندوں کے تیروں کی زد میں آنے والے ہیں۔ ترکش تیار ہیں، تیر کمانوں پر چڑھائے جا چکے ہیں، بس اب اس جنگ کے حتمی راؤنڈ کا طبل بجنے کی دیر ہے، اس کے بعد ان شاءاللہ غزوہ بدر کی تاریخ پھر سے دہرائے جانے اور بالآخر امارت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے سنہرے مناظر سے لطف اندوز ہونے کا وقت ہو گا۔ مجاہدین امارت اسلامیہ کے سالانہ شرعی دورہ جات کے اختتام کے موقع پر امیر المومنین ملا اختر منصور حفظہ اللہ نے فرمایا کہ :

> ''موجودہ حالات کی بابت یہ کہنا ضروری سمجھوں گا کہ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و نصرت کے بدولت امارت اسلامیہ کے مجاہدین پہلے کی نسبت مزید اچھی حالت میں ہیں۔ ملک کے مختلف صوبوں میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو کو عظیم فتوحات عطا فرمائی ہیں اور فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔ دشمن نے مختلف النوع چالوں کے ذریعے چاہا کہ مجاہدین کو ٹکڑوں میں تقسیم کرے، امارت اسلامیہ کی بنیادوں کو کمزور کرے، اور مجاہدین کے عزم کو کمزور کرے لیکن الحمد للہ دشمن کو اس طرح کی تمام سیاسی، دعوتی، تبلیغی اور جنگی چالوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ امارت اسلامیہ کی صف ایک صف ہے اور دن بدن اس کی بنیادیں مضبوطی اور استحکام کی جانب گامزن ہے''۔

اور مزید فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان شاءاللہ آنے والے مہینوں میں اچھی فتوحات دیکھیں گے''۔

مجاہدین امارت اسلامیہ نے ملک کے بڑے حصے کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد عوامی فلاح کے مختلف منصوبوں کی شروعات کی ہیں، مجاہدین نے اپنے محدود وسائل کے باوجود کئی ترقیاتی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ولایہ قندوز میں مجاہدین نے مقامی مسلمان عوام کے پانی کی عدم دستیابی کے مسئلے کا حل نکالتے ہوئے تقریباً بیس کلو میٹر طویل نہر کی کھدائی مکمل کی ہے جس سے درجنوں دیہات اور ہزاروں نفوس پر مشتمل آبادی مستفید ہو رہی ہے۔ صوبہ قندوز ہی میں مجاہدین نے مختلف دیہاتی علاقوں کو آپس میں جوڑنے کے لیے تین کلو میٹر طویل پکی سڑک کی تعمیر مکمل کی ہے۔ اسی طرح میں مجاہدین نے صوبہ بدخشاں میں مختلف دیہاتی علاقوں کو جوڑنے اور عوام کی مشکلات دور کرنے کے لیے ایک مستحکم پُل بھی تعمیر کیا ہے۔ یہ مجاہدینِ امارت اسلامیہ افغانستان کے شروع کیے گئے منصوبوں کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے اس کے علاوہ بھی ملک کے طول و عرض میں اسلام دشمن قوتوں سے آزاد کرائے گئے علاقوں میں عوامی بہبود کے مختلف منصوبوں پر عمل درآمد جاری ہے جن میں بالکل مفت تعلیم اور انصاف کی فراہمی کی گراں قدر کوششیں قابل ذکر ہیں۔ قبیلوں اور خاندانوں کی دہائیوں کی آپسی دشمنیاں مجاہدین امارت اسلامیہ کی کوششوں سے قرآن وسنت کے احکامات کے ذریعے ختم ہو رہی ہیں۔ مجاہدین نے قیام امن کی کوششوں میں یہ بھی شامل ہے کہ مجاہدین نے ملک کے مختلف علاقوں میں موجود بدنام زمانہ اغواکاروں، چوروں اور ڈاکوؤں کا صفایا کر دیا ہے اور ان میں کئی بدمعاشوں کو قصاص میں قتل کیا گیا ہے، اسی طرح بدنام زمانہ امن لشکر اور اربکی جو کہ عوام کے اموال لوٹنے، ان کو ہراساں کرنے اور قتل کرنے جیسے جرائم کے مرتکب ہیں، ان کا بھی مجاہدین نے دیہاتی علاقوں سے صفایا کر دیا ہے۔ الحمدللہ مجاہدین اپنی مظلوم مسلم امت کو انصاف، امن وسکون اور مناسب سہولیات کی فراہمی کو بھی شریعت کے نفاذ کا اہم ترین حصہ سمجھتے ہیں۔

مجاہدین کے بڑھتے ہوئے حملوں اور موسم بہار کی آمد کے پیش نظر صلیبی اتحاد نے افغانستان میں اپنے فوجیوں کی تعداد بڑھادی ہے، باقاعدگی سے روزانہ کی بنیاد پر افغانستان کے طول و عرض میں نائٹ آپریشنز کیے جا رہے ہیں۔ آسٹریلوی وزیر اعظم ''میلکولم ٹرن بل'' نے بھی افغانستان میں مجاہدین کے خلاف برسر جنگ نیٹو فورسز میں شامل اپنے فوجی اہلکار بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اُدھر افغانستان میں امریکہ کے فوجی کمانڈر جنزل جان کیمبل نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ''افغان حکومت کو امریکہ کی مسلسل مدد درکار ہے'' مزید اس کا کہنا تھا کہ ''مغربی ممالک پر مجاہدین کے حملوں کی روک تھام کے لیے امریکہ کا افغانستان میں طویل قیام ضروری ہے''۔ وہی اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ مجاہدین القاعدہ کے تربیتی کیمپس وغیرہ بھی افغانستان میں موجود ہیں۔ سی آئی کے کے ڈائریکٹر نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اس سال افغانستان کے شہروں میں امریکہ و مغربی ممالک کو اپنے فوجی مراکز کو محفوظ رکھنا بھی نہایت مشکل ہو جائے گا۔ دشمن فوج کے سربراہوں کے

ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ امریکہ افغانستان پر حملے کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے اور حالت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ اپنے مراکز کو بچانا بھی مشکل ہو رہا ہے، اب مزید فوجیوں کی آمد بھی درحقیقت شہری علاقوں میں موجود اپنے فوجی و فضائی مراکز کی حفاظت کے لیے ہے۔ باذن اللہ جہاں افغانی ایجنٹ فوج کے مراکز مجاہدین کے ہاتھوں مسلسل فتح ہو رہے ہیں اسی طرح مغربی صلیبیوں کے عسکری مراکز بھی مجاہدین کے ہاتھوں مسلسل فتح ہو رہے ہیں۔

عالمی و مقامی ذرائع ابلاغ کی مجاہدین امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف پروپیگنڈا کوششیں پچھلے عرصے میں نہایت زور پر رہیں مگر مجاہدین کی مستقل مزاجی نے ان تمام میڈیائی پروپیگنڈوں کو توڑ کر رکھ دیا۔ جہاں عالمی و مقامی ذرائع ابلاغ مجاہدین امارتِ اسلامیہ اور افغانستان کی مجاہد عوام کے مبارک جہاد اور فتوحات کا کریڈٹ پاکستانی مکار ایجنسیوں کو دے رہے تھے اور مجاہدین کو گویا پاکستانی مکار خفیہ ایجنسیوں اور عسکری اداروں کا پے رول ثابت کرنے کی گھٹیا کوششوں میں مصروف تھے وہیں نام نہاد امن مذاکرات جن کا زمینی طور پر کوئی وجود ہی نہیں تھا اس کا سہرا بھی پاکستانی ریاستی اداروں کے سر ڈالنے پر مصر تھے۔ ایسے میں جب مسلسل مذاکرات کی رٹ لگائے رکھنے کے باوجود مجاہدین امارت اسلامیہ نے ان مذاکراتی ڈھکوسلوں کی تردید کیے رکھی اور عسکری کاروائیوں کو بحال رکھا تو سرتاج عزیز بھی لفظی کلامی دھمکیوں پر اُتر آیا تو گھر کے بھیدی نے بھی لنکا ڈھادی۔ جنرل ریٹائرڈ اسلم بیگ نے اپنے کالم میں لکھا کہ "پاکستان کی وہ حیثیت ہی نہیں ہے کہ جس کی بنیاد پر وہ افغان طالبان پر مذکرات کے لیے دباؤ ڈال سکے"۔ بے شک اللہ نے انہی کے وار کو انہی پر پلٹا دیا اور ان کے ترجمان سمجھے جانے والے سابق عسکری عہدیداروں کے ذریعے ہی ان کے دجل و فریب سے پردہ اُٹھا دیا۔

افغانی افواج اور ملیشیا جہاں مجاہدین کے مختلف حملوں سے کمزوری اور بدترین شکست کی جانب رواں دواں ہے وہیں آپسی لڑائیوں نے ان ایجنٹ افواج کی کمزوری کی رہی سہی کسر ختم کر دی ہے۔ فاریاب میں مغربی صلیبیوں کی دو ایجنٹ ملیشیاؤں میں شدید لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ ایک طرف دشمن اسلام عبد الرشید دوستم کی ملیشیا ہے تو دوسری طرف شمالی اتحاد کے کمانڈر جنرل عطا نور کی ملیشیا ہے ،ان کی آپسی لڑائیوں میں درجنوں ملیشیا عناصر کی ہلاکتوں ی اطلاعات ہیں۔ واضح رہے کہ دشمن کی آپسی لڑائیوں کی خبروں کو میڈیا پر نہیں آنے دیا جاتا، تاکہ عوام پر اس کا اثر نہ پڑے حالانکہ ایسی کئی لڑائیاں پہلے بھی ہو چکی ہیں اور اب بھی جاری ہیں مگر جب بھی ان سازشی میڈیا اداروں کو مجاہدین سے متعلق سازشوں کا موقع ملتا ہے تو مجاہدین کے خلاف خوب پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ ابھی کچھ دنوں قبل جب مجاہدین صوبہ "ہرات" میں اغواکاروں اور بدمعاشوں کے خلاف آپریشن کر رہے تھے تو ان میڈیا اداروں نے ان کارروائیوں کو مجاہدین امارت اسلامیہ کی آپسی لڑائی بنا کر خوب نشر کیا، لیکن مجاہدین کے وضاحتی بیانات سے ان سازشی رپورٹس نے دم توڑ دیا۔

مجاہدین نے اس عرصے میں اپنی عسکری حکمت عملی میں تھوڑی تبدیلی کی تھی اور شہری مراکز کی فتوحات پر زیادہ توجہ دینے کی بجائے دشمن کی اہم شخصیات کو ہدفی کاروائیوں میں ہلاک کیا گیا وہیں کئی کامیاب عسکری کارروائیاں کی گئیں جن میں سے ہر ایک حملے میں درجنوں فوجی اہلکار مارے جاتے رہے۔ اس مہینے میں دو اعلیٰ فوجی افسران ہدف فدائی عملیات میں اپنے باڈی گارڈز سمیت قتل ہوئے، جن میں سے ایک نائب کور کمانڈر جنرل آغا خان تھا جو قندھار میں مردار ہوا، اسی طرح ایک فوجی کمانڈر قندوز میں بھی ہلاک ہوا۔ ہلمند کے محاذ بھی بھرپور گرم رہے اور صلیبیوں کی خوب ہزیمتیں اٹھانی پڑیں۔ کابل میں فدائی کارروائی ہوئی جس میں درجنوں اہلکار مردار ہوئے جب کہ گریشک میں پولیس ہیڈکواٹر اور دوسری سیکورٹی عمارات پر ہونے والی عملیات میں بھی بڑی تعداد میں فوجی اہلکار و افسران مارے گئے۔

گزشتہ دو مہینوں سے صوبہ ہلمند کے شمالی علاقوں میں کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کی جانب سے صوبہ ہلمند کے لیے فوجی امور کا عمومی کمانڈر اور کمیونسٹ جنگ جو عبد الجبار علاقے میں اغواکاروں سے ملکر مجاہدین کے خلاف سازش بنانے میں مصروف تھا، کہ ہلمند میں ایک ایسے لشکر کو میدان میں لایا جائے، جو کابل انتظامیہ کی ایماء پر ظاہری طور پر مجاہدین کے خلاف ایک نئے نام سے اسلحہ اٹھائیں اور مسائل کو جنم دیں۔ اس سازش کے دوسرے پہلو میں وہ نام نہاد مجاہدین بھی شامل تھے جو اس سے پہلے امارت اسلامیہ سے بغاوت کر رہے تھے۔ امارت اسلامیہ کو خفیہ طور پر پہلے سے ہی ان کے متعلق معلومات تھیں، جن کی بنیاد پر

صوبہ ہلمند ضلع نوزاد کے کاریز کے علاقے میں مجاہدین نے اغواء کاروں اور عبد الجبار قہرمان کے سازشی عناصر کے مرکز پر چھاپہ مارا جن میں علاقے کے جنگ جو بھی شامل تھے ان کو گرفتار کرکے محفوظ مقام کی طرف منتقل کردیے، اور 100 عدد سے زیادہ ہلکے و بھاری ہتھیاروں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان بھی غنیمت کر لیا۔

موسم بہار میں شروع ہونے والے نئے آپریشن کے اعلان میں چند لمحات باقی ہیں۔ اللہ کے حکم سے افغانستان میں امریکی لشکروں سے فیصلہ کن معرکے شروع ہونے کو ہیں۔ یہ وقت ہے امارت اسلامیہ افغانستان کے لشکروں میں شامل ہو کر دشمن نمبر ایک 'امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف بھرپور شدت سے لڑنے کا، امارت اسلامیہ کی مدد و نصرت کا، مجاہدینِ امارت اسلامیہ کے لیے دعائیں مانگنے کا، کیونکہ امارت اسلامیہ کی فتح ہماری فتح ہے، بلکہ پوری امت کی فتح ہے، ان شاءاللہ۔ سو آگے بڑھیے اور جہاد کو مضبوطی سے پکڑیے کیونکہ یہی راستہ ہے، شہدا سے وفا کا، امت کے سینوں میں ٹھنڈک پہنچانے کا، دین کے غلبے کا، خلافت کے قیام کا!

☆☆☆☆☆

بقیہ: عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

15 مارچ: افمدو قصبے پر جوبالینڈ فورسز پر مجاہدین کا حملہ 3 فوجی اہلکار ہلاک متعدد زخمی

16 مارچ:

ولایہ جوبا، مجاہدینِ الشباب کا افمدو قصبے میں کینین ڈیفینس فورسز پر شدید حملہ، 3 فوجی اہلکار ہلاک متعدد زخمی ہو گئے۔

کینیا-صومالیہ بارڈر پر مجاہدینِ الشباب کا کینائی افواج پر شدید حملہ، 8 فوجی اہلکار ہلاک متعدد زخمی ہو گئے۔

''نگال'' کی طویل لڑائی:

نگال ریجن، صومالیہ کے ساحلی علاقوں "گرمال" وغیرہ میں مجاہدینِ القاعدہ فی شرق افریقہ (الشباب المجاہدین) اور صومالیہ کی پُنٹ لینڈ ریاست کی افواج میں دوبدو شدید لڑائی کا آغاز، لڑائی کئی دن تک جاری رہی جس میں پُنٹ لینڈ فورسز کو مسلسل فوجی طیاروں کی مدد سے فضائی کمک پہنچائی جاتی رہی۔ لڑائی کا دائرہ کار ارد گرد کے دیہاتی علاقوں میں بھی پھیل گیا جہاں مجاہدین نے مارٹرز (ھاون) کی مدد سے عسکری مواقع پر شدید شیلنگ کی۔

پُنٹ لینڈ ریاست، مجاہدین الشباب اور پُنٹ لینڈ کی ریاستی افواج میں ''فُووج'' نامی علاقے میں شدید لڑائی شروع

17 مارچ: مدوگ ریجن، گودوب-جیران نامی علاقوں کے قریب مجاہدین اور طاغوتی افواج کے درمیان لڑائی، جانی نقصانات کی اطلاع نہ مل سکی

صومالیہ-کینیا بارڈر، کُلبیو و نامی گاؤں میں کینی ڈیفنس فورس کے فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، شدید جھڑپوں میں نامعلوم ہلاکتوں کی اطلاع

18 مارچ: پنٹ لینڈ ریاست، بُساسو قصبے میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر مجاہدین کا حملہ، ایک اور حملہ گلکاسیو پولیس سٹیشن پر بھی کیا گیا۔

19 مارچ:

ولایہ لوئر جوبا، الشباب المجاہدین کا ''قوقانی'' سے ''افمدو'' کی طرف سفر کرنے والے کینیئن فورسز کے قافلے پر گھات حملہ، 12 فوجی ہلاک جب کہ 2 مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار، متعدد فوجی گاڑیاں تباہ

20 مارچ:

''لانتو-بُرو'' ملٹری بیس پر قبضے کی لڑائی:

مقدیشو کے قریب مجاہدینِ القاعدہ فی شرق افریقہ (الشباب) کا ''لانتو-بُرو'' نامی فوجی کیمپ پر شدید حملہ، 73 فوجی مارے گئے جب کہ 9 فوجی گاڑیاں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں مجاہدین نے کیمپ پر مکمل قبضہ کر لیا۔ وللہ الحمد

25 مارچ: اردنی اور برطانوی افواج مجاہدین الشباب سے لڑائی کرنے کے ارادے سے صومالیہ میں داخل ہونے کو تیار۔ واضح رہے کہ اس سے بہت پہلے یعنی امریکہ کے خلاف صومالی جہاد کے پہلے دور میں پاکستانی افواج بھی مجاہدین کے خلاف صلیبی اتحاد میں شرکت کر چکے ہیں

☆☆☆☆☆

شبِ شہادت کا چاند

سعد خالد

آج شیخ انور العولقی رحمۃاللہ علیہ کے ان الفاظ میں کچھ اور ہی تاثیر تھی ....دِل بھی تو ہمیشہ سے زیادہ غم میں ڈُوبا ہوا تھا۔ شہادت ہی ایسے کی تھی....ایک ایسا جس کے ساتھ تعلق کی نوعیت کو محسوسات اور مادّے کی دنیا میں نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایک للہ فی اللہ محبت کا تعلق ہے۔اس تعلقِ محبت کو بھی للہ فی اللہ ہی سمجھا جاتا ہے۔وہ تعلق جو خون کے رشتوں سے بڑھ کر ہے۔وہ محبت کہ جو سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان صحابی سے ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی کو رسیوں سے جکڑ رہا ہے۔

وقائع نگار بیان کرتے ہیں کہ بدر کا دِن ہے۔ کفار کا لشکر شکست کھا کر بھاگ چکا ہے۔ مؤمنین کاملین اللہ کی نصرت سے فتح یاب ٹھہرے ہیں اور چودہ صحابۂ کرام بطور شہید چنے گئے ہیں۔ ستّر سے زیادہ کافر مارے گئے ہیں اور گرفتار ہونے والوں کی تعداد بھی لگ بھگ اتنی ہی ہے۔انہی گرفتار شُدگان میں ایک، حضرتِ مصعب ابنِ عمیر رضی اللہ عنہ کا سگا بھائی بھی ہے۔ایک صحابئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرتِ مصعبؓ کے بھائی کو رسیوں سے باندھ رہے ہیں۔ حضرتِ مصعبؓ ان صحابی کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بھائی کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِسے ذرا مضبوطی سے باندھنا،اِس کی ماں بڑی مال دار عورت ہے۔

حضرتِ مصعبؓ کا سگا بھائی، سراپا حیرت سے حضرتِ مصعبؓ کو کہتا ہے کہ تم تو میرے بھائی ہو(اور غیروں سی بات کر رہے ہو!(

اب وہ رشتۂ ایمانی سمجھنے کا وقت آتا ہے۔للہ فی اللہ تعلق سمجھ میں آتا ہے۔ سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ کے لیے بے گانوں کو اپنانے کا کیا مطلب ہے اور اپنوں کو بے گانہ بنانے کا مطلب کیا ہے؟

سیّدنا مصعب ابنِ عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تُو میرا بھائی نہیں ہے، میرا بھائی تو وہ ہے جو تجھے رسیوں سے جکڑ رہا ہے(کہ تُو تو کافر ہے اور جکڑنے والا مسلمان ہے، کافر تو دشمن ہے اور جکڑنے والا مسلمان ہونے کی وجہ سے میرا بھائی ہے)۔

یہ ہے وہ للہ فی اللہ جڑنے اور کٹنے کا مطلب جو اللہ کا دِین سکھلاتا ہے۔

بس ایسی ہی للہیت پر مبنی محبت مجھے اس چاند سے بھائی سے بھی تھی اور اب اس کے جانے کے بعد اور بڑھ گئی ہے۔

میں جب اس چاند سے بھائی سے ملا تو وہ نیا نیا طلوع ہوا تھا۔ابھی زیادہ عرصہ اسے عالمِ جہاد میں نہیں گزرا تھا، لیکن اس کی دینِ الٰہی کی خاطر تڑپ اور اخلاص اسے بہت جلد مقامِ انتخاب تک لے گیا۔وہ مختصر سے عرصے میں چودھویں کا چاند بن گیا۔اور چودھویں کا چاند کسے نہیں بھاتا۔۔۔پھر اس کو کیوں نہ پسند آئے، جو اس کا خالق ہے اور اس سے ستّر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے۔

۲۳ اور ۲۴ ستمبر ۲۰۱۴ء کی درمیانی شب، دو بج کر پچاس منٹ پر شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے مقام لواڑہ منڈی کے قریب ایک امریکی ڈرون حملہ ہوا، جس کی جاسوسی ''ہماری'' پاکستانی فوج نے فراہم کی۔اس ڈرون حملے میں چھے مجاہدین شہید ہوئے۔ان شہید ہونے والوں میں دو مجاہدین میڈیا سے وابستہ تھے۔انہی دو میں سے ایک ہمارے بھائی محمد اُسامہ تھے۔اللہ تعالیٰ آپ سمیت تمام شہداء کی شہادت قبول فرمائیں اور ہمیں جنتوں میں ان کے ساتھ جمع فرمائیں، آمین۔

اُسامہ بھائی کا تعلق، شیخ اُسامہ بن لادنؒ کے مشہدِ ایبٹ آباد سے تھا۔ آپ نے انیس سال کی عمر میں غاصب امریکی صلیبی اتحاد کے خلاف اپنی امت کا دفاع کرنے کے لیے افغانستان کا رخ کیا اور قافلۂ جہاد میں شامل ہوئے۔ کچھ عرصہ سرزمینِ جہاد پر گزارنے کے بعد آپ پاکستان واپس چلے گئے اور وہاں نصرتِ جہاد کیسر گرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔آپ داعی شیخ، انور العولقی رحمہ اللہ کے لاکھوں روحانی شاگردوں میں سے ایک تھے۔ شیخ انور رحمہ اللہ ہی کے دروس و خطبات نے آپ کو دین سے جوڑے رکھا اور یہی خطبات آپ کے میدانِ جہاد میں دوبارہ باقاعدہ طور پر شامل ہونے کا باعث بنے۔ آپ کو عسکری جہادی کارروائیوں میں شرکت کا نہایت اشتیاق رہتا۔ شاید یہی جذبہ عنداللہ مقبول ہوا اور آپ اعلام سے وابستہ ہونے کے بعد بھی مستقل عسکری کارروائیوں میں حصہ لیتے رہے۔

اُسامہ بھائی اور میں ایک ہی مرکز میں کافی عرصہ اکٹھے رہے۔الحمدللہ مجھے آپ کے ساتھ رمضان المبارک کے بھی کئی ایام گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نمازیں بہت خشوع سے ادا کرنے والے تھے۔ میں نے آپ کو کئی مرتبہ نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے ہوئے روتا اور اپنے ربّ سے گڑگڑاتا ہوا پایا۔ اجتماعی دعا کے وقت، ہر دعا کے اختتام پر آپ کی زبان سے ادا ہونے والی آمین میرے رونگٹے کھڑے کر دیتی۔ نجانے دعا مانگتے ہوئے آپ کا اپنا کیا حال ہوتا ہوگا کہ جس کی حدّت مجھے ہلا رہی ہوتی تھی۔

آپ کے ساتھ گزرے ایّام میں نے کافی بیماری کی حالت میں گزارے۔ سال ۱۴۳۵ھ کی عید الفطر سے لے کر شوّال المکرم کے اختتام تک میں بہت شدید بیمار رہا۔ اس بیماری کے دوران شہید اُسامہ بھائی نے میری اتنی خدمت کی جس کی نظیر پیش کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔ شاید اگر میرا سگا بھائی بھی اتنا بیمار ہوتا تو میں اس کی، اس سے اپنی بے پناہ محبت کے باوجود بھی اتنی خدمت نہ کر سکتا، جتنی اسامہ بھائی نے میری کی۔ میدانِ جنگ میں

کہ جب پاکستانی فوج نے امریکہ کے تعاون سے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کر رکھا تھا اور کھانے پینے کی اشیاء تک کی قلت ہوتی جا رہی تھی، اُسامہ بھائی کئی مرتبہ دُور دراز علاقوں میں جا کر میرے لیے دوالاتے رہے۔ دسیوں بار آپ مجھے ہسپتال میں ڈاکٹر کو دِکھانے کے لیے لے جاتے رہے۔ میں کھانے پینے سے تقریباً معذور تھا کہ جب آپ مجھے بلاناغہ دن میں دو سے تین بار خوراک کی متبادل ڈِرپ لگاتے تھے۔ بیماری کی وجہ سے میرا چڑچڑا پن نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے برداشت کرتے رہے۔ اپنی زندگی کے اس موقع پر میں اسامہ بھائی کا جتنا شکر گزار تھا، اب ہوں اور ہمیشہ رہوں گا اس کے لیے الفاظ میسر نہیں۔ یہ سب خیال؛ آپ ایک بہت عالی صفت، للہ فی اللہ محبت ہی کے باعث رکھتے رہے۔ اسی خدمت کے سبب، آپ کی شہادت سے قبل مجھے کئی بار یہ خیال ہوا کہ کہیں آپ جلد شہید نہ ہو جائیں اور اس خیال کے آتے ہی میں آپ کی لمبی عمر کے لیے دعا گو ہوتا۔ لیکن وہ مجاہدین کے ہاں ضرب المثل ہے کہ ''خدمت سے خدا ملتا ہے''، تو یہ ضرب المثل آپ پر پوری ہو گئی۔ میں آپ کے مشہد سے کافی دُور تھا۔ جب ڈرون حملے کی اطلاع ملی تو میرے ذہن میں آنے والے خیالات میں سے پہلا خیال یہ تھا کہ ''اُسامہ بھائی گئے۔۔۔ ربّ کی جنتوں کی طرف گئے۔۔۔'' آپ کی شہادت کی اطلاع تو تقریباً ایک ہفتہ بعد موصول ہوئی۔ میں بھی دِل تھامے منتظر تھا کہ آپ کا نام آئے گا۔۔۔ اور قرعہ نکل آنے کی خبر ملی۔۔۔ اِنّاللہ واِنّاالیہ راجعون!

''ہماری'' پاک فوج ابھی اپنے چہرے پر افغان طالبان سے ''دوستی اور تعاون'' کا حسین نِقاب اوڑھے ہوئی تھی کہ جب آپ نے پہلی بار کسی عسکری کارروائی میں حصہ لیا۔ پاک افغان بارڈر کے قریب واقع ایک امریکی کٹھ پتلی، افغان فوج کے کیمپ پر حملے کے دوران پاکستانی فوج نے ہیوی مشین گنوں (Heavy Machine Guns) سے مجاہدین پر حملہ کر دیا۔ ایک مجاہد بھائی نے مجھے بتایا کہ اُسامہ بھائی نے نہایت معصومیت سے پوچھا کہ یہ کون فائر کر رہا ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ ''پاک'' فوج۔۔۔ آپ نے اگلا سوال بھی نہایت معصومیت سے کیا کہ یہ ہمیں کیوں مار رہے ہیں (حالانکہ ہم تو افغان ملی فوج سے لڑ رہے ہیں اور پاک فوج تو خود کو افغان مجاہدین کا حامی اور امریکہ اور اس کی مقامی کٹھ پتلی افغان ملی فوج کا دشمن بتلاتی ہے؟(

شاید اسی کارروائی کے بعد آپ کو پتا چلا کہ ''ہماری'' پاک فوج، ہماری حفاظت پر نہیں بلکہ امریکہ اور اس کے مفادات کی حفاظت پر مامور ہے اور اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لیے اگر انہیں مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھی قتل کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرتے۔ کچھ عرصہ میدانِ جہاد میں گزارنے کے بعد (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا) جب آپ اپنے علاقے میں واپس لوٹے تو وہاں آپ نے ''پاک'' فوج سے متعلق علمائے کرام کے فتاویٰ دیکھے اور پاکستانی فوج کے کردار پر تحقیق کی جس سے آپ پر اس امر کی وضاحت ہوئی کہ، بالاصل ''پاک'' فوج کس کی فوج ہے۔ بالآخر آپ کی شہادت کا باعث بھی یہی ''پاک'' فوج بنی۔

آپ لوگوں نے ''Reporting from the frontline'' کی اصطلاح شاید سنی ہو۔ یہ ایک پیشہ ورانہ صحافتی اصطلاح ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دورانِ جنگ، صفِ اوّل سے جنگ کی رپورٹنگ کرنا۔ اس انداز سے رپورٹنگ کرنے کو صحافتی دنیا میں بہت زبردست اور بلند ہمتی والا کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود، چند ایک صحافیوں کے علاوہ (جن کی تعداد بہت ہی قلیل ہے) فرنٹ لائن سے رپورٹنگ بھی حکومتی و فوجی انتظامیہ کے ساتھ رہ کر ہی کی جاتی ہے، جس میں جان کسی حادثے کے باعث جانا کافی مشکل ہوتا ہے۔ مگر ایک رپورٹنگ اُسامہ بھائی بھی کر رہے تھے۔

اُسامہ بھائی ایک ظالم اور طاقت ور دشمن کے خلاف حق اور سچ کی رپورٹنگ کر رہے تھے۔ اپنی مظلوم امت کی آواز دنیا تک پہنچا رہے تھے۔ وہ ایک اعلام کے شہسوار تھے۔ وہ بمباریوں، شہادتوں اور کارروائیوں کی ویڈیو ریکارڈ کرنے کے لیے نہایت آگے رہتے۔ آپ کیمرہ استعمال کرنے کے فن میں کافی ماہر تھے اور اپنی استعداد و صلاحیت بڑھانے کے لیے مستقل کوشاں۔ کہیں سے کوئی خبر ملتی آپ اپنا کیمرہ لیتے، موٹر سائیکل موجود ہوتا تو اس پر ورنہ پیدل ہی واقعہ کی جگہ پر پہنچ جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ پاکستانی فوج میران شاہ شہر کے گرد متصل مقامی آبادیوں پر بمباری کر رہی تھی اور ہم سب ساتھی میران شاہ بازار میں گھرے ہوئے تھے ایسے میں اسامہ بھائی ہی وہ پہلے ساتھی تھے جنہوں نے آگے بڑھ کر امیر صاحب سے ویڈیو ریکارڈنگ کے لیے جانے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر آپ اولاً بازار کی ایک اونچی عمارت پر ریکارڈنگ کے لیے چڑھے، اس حال میں کہ دشمن کے کوبرا ہیلی کاپٹر فضا میں نیچی پرواز کر رہے تھے اور فوجی برجوں اور چوکیوں سے سیدھی فائرنگ کی جا رہی تھی۔ جب اسامہ بھائی اس عمارت پر چڑھے تو فوجی نشانہ بازوں (snipers) نے آپ پر فائر کیا۔۔۔ گولیاں آپ کے دائیں بائیں سے گئیں۔۔۔ اور اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں۔

عمارت سے اترنے کے بعد آپ بازار کے قریب ہی واقع ''ماچس'' نامی بستی کی جانب روانہ ہو گئے۔ اس وقت فوج عین اس جگہ پر زمینی طور پر، اپنے ہلکے بھاری ہتھیاروں اور ٹینکوں سمیت موجود تھی۔ آپ نے وہاں بمباری، شہید مساجد اور لوگوں کے مسمار گھروں (جنہیں بلڈوزروں سے مسمار کیا گیا تھا) کی ریکارڈنگ کی۔ اس کے بعد کافی دیر

تک اندر ہی موجود رہے اور فضا مستقل فوجیوں کی گولیوں کی گھن گرج سے آلودہ ہو رہی تھی۔اس عالم میں، میں نے اسامہ بھائی کو مخابرہ (وائرلیس سیٹ) پر کئی بار کہا کہ آپ واپس لوٹ آئیں وہاں خطرہ ہے۔۔۔ مگر آپ اس وقت تک نہ لوٹے جب تک کام مکمل نہ کر لیا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ، حبیبِ جاں سید نار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بلند ہمتی کے کاموں کو پسند فرماتے ہیں اور کم ہمتی کے کاموں کو ناپسند کرتے ہیں۔''(طبرانی(

یہ تھی اسامہ بھائی کی فرض شناسی کی ہلکی سی جھلک۔۔۔ جسے کوئی دام کا بندہ، پیشہ ور صحافی ادا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ سچ تو یہ ہے کہ Reporting from the frontline کا حقیقی مطلب مجاہدینِ اعلام ہی جانتے ہیں جو اللہ کی محبت سے سرشار، امت کی سربلندی کی خاطر میدانِ جنگ میں اترتے ہیں اور اس وقت تک اپنے گھروں کو نہیں پلٹتے جب تک وہ شریعت یا شہادت میں سے کسی ایک منزل کو نہ پالیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ نفاذِ شریعت ہماری راہ کا سنگِ میل ہے اختتام نہیں۔ اختتام تو بس اللہ سے اس کے راستے میں قتل کی صورت ہی مانگتے ہیں کہ لاشئہ پامال پہچان میں بھی نہ آ سکے، اللھم اجعلنا منھم۔ شہسوارِ اعلام و میدان، مجاہد محمد اُسامہ شہید علیہ الرحمۃ ایسے ہی تھے کہ گھر نہیں گئے، سبز پرندے کے قالب کا روپ دھار کر جناتِ عدن سدھار گئے۔

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر

نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

اس شبِ شہادت کا یہ چاند مالک کا انتخاب ٹھہرا اور ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے اور حسیبِ اصلی تو اللہ کی ذات ہے۔ ذہن میں ابھی اسامہ بھائی کے متعلق بہت کچھ گردش کر رہا ہے لیکن لکھنے کی ہمت نہیں۔ اللہ نے چاہا تو باذن اللہ ان کی مزید یادیں اور باتیں بھی سپردِ قرطاس کروں گا۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

ان شاءاللہ ہمارے اسامہ بھائی کو ان جنتوں میں داخل کر دیا گیا ہو گا جس کی پہچان ان کو کرا دی گئی ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ۝

''اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے، اللہ اُن کے اعمال کو ہر گز اکارت نہیں کرے گا۔ وہ انہیں منزل تک پہنچادے گا، اور اُن کی حالت سنوار دے گا، اور اُنہیں جنت میں داخل کرے گا جس کی انہیں خوب پہچان کرا دی ہو گی۔''(سورۃ محمد: ۴تا ۶)

و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین

******

شیخ ولید بن عطاش فک اللہ اسرہ اُن ابطالِ امت میں سے ہیں جنہوں نے اپنی معذوری کو جہاد کے مبارک رستے میں مجبوری نہ بننے دیا اور رخصت کی بجائے عزیمت کے راستے پر چلتے ہوئے عالمی کفر کے سرغنوں کے لیے مستقل دردِ سر بنے رہے۔ شیخ ولید کو 29 اپریل 2003ء کو پاکستان کے خفیہ اداروں اور فوج نے کراچی سے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا، آپ امریکی قید میں تعذیب و تشدد کے مختلف مراحل کاٹنے کے بعد اب گوانتاناموبے میں مقید ہیں... جزیرۃ العرب سے تعلق رکھنے والے اس مجاہد نے سرزمین یمن میں عدن کی بندرگاہ کے قریب یو ایس ایس کول نامی امریکی بحری جہاز کو نشانہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکی حیران تھے کہ کس نے ایسا پلان بنایا اور کس طرح جہاز کے سب سے اہم حصے سے کشتی کو ٹکرایا تھا، اگر بروقت امداد نہ ملتی تو جہاز ڈوب جاتا۔ دو کشتیاں تھیں جن کے ذریعے یہ عملیہ سرانجام دیا گیا، ایک کشتی کے ذریعے مذکورہ جہاز پہ حملہ کیا گیا، جب کہ دوسری کشتی میں شیخ ولید سوار تھے اور انہوں نے اپنی کشتی اس دوسرے جہاز سے ٹکرانی تھی جس سے پہلے والے جہاز سے تیل سپلائی کیا جارہا تھا۔ شیخ ولید نے اپنی کشتی ٹکرائی مگر پوری طرح سے ٹکرا نہیں پائے اور ان کی ٹانگ زخمی ہو گئی۔ ہسپتال لے جایا گیا، ٹانگ کاٹنا ناگزیر ہو گیا تو کاٹ دی گئی۔ ہوش آنے پر شیخ ولید نے فون کر کے والدہ کو اطلاع دی "الحمد اللہ اللہ نے اپنے راستے میں میری ایک ٹانگ قبول کر لی"۔ والدہ نے جو جواب دیا وہ مجاہد ماؤں اور بہنوں کے لیے فکر و عمل کی کئی راہیں کھولتا ہے! فرمایا "تیرے اخلاص میں کمی تھی اس لیے صرف ٹانگ قبول کی گئی، تیرے والد اور 4 بھائیوں کا اخلاص پورا تھا، انکو اللہ نے افغانستان میں شہادت دی تھی"... کیا ہی عجیب لوگ ہیں! "غفلتوں میں پڑے، ساحلوں پر کھڑے" تو ان پر رشک ہی کر سکتے ہیں اور دل اور آنکھیں ان کے احترام میں جھک جاتی ہیں!

ٹیکنالوجی کے بُت کیسے گرے!

انجینئر ابو محمد

صلیبی ٹیکنالوجی کو ناقابل تسخیر سمجھنے والوں کے لیے میدان جہاد کے چشم کشا تجربات کی روداد... یہ تحریر ہلمند کے محاذ پر صلیبی افواج کو ناکوں چنے چبوانے والے مجاہد نے قلم بند کی!

صلیبیوں کی تاریخی شکست:

2001ء میں تنظیم نفاذ شریعت محمدی کی طرف سے لگایا جانے والے امدادی کیمپ کا منظر....ایک 80 سالہ بڑھیالاٹھی ٹیکتی ہوئی آتی ہے اور چھوٹی سی پوٹلی میز پر رکھتے ہوئے یوں گویا ہوتی ہے: افغانستان میں میرے بچوں تک پہنچا دو....پوٹلی میں تیس انڈے رکھے ہوئے تھے....بڑھیا کی نظر میں یہ بچے کون تھے؟

صوبہ قندھار سے ملا عمر مجاہد افغان دھرتی پر ایک مردِ مجاہد نکلا۔ جس نے 95 فیصد افغانستان کو اپنے جرات مندانہ اقدامات سے امارتِ اسلامیہ افغانستان میں بدل دیا۔ ڈنڈ، پنجوالی، سپین بولدک سے شروع ہو کر قندھار شہر، ہلمند نیمروز، فراہ، شین ڈنڈ، ہرات، بادغیس، ارزگان، وردگ، زابل، جلال آباد، صوبہ لوگر، خوست اور ایشیا کے دل کابل تک شریعت کی حاکمیت قائم کی....ان علاقوں میں فتوحات سمیٹنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ و ارفع اخلاق کی حامل انتظامیہ بھی تعینات کی گئی۔ لوگ امن چین کی نیند سونے لگے، اس منزل تک پہنچنے میں سیکڑوں مجاہدین کا پاکیزہ خون بہا.... ملا مشر، ملا بورجان اور دیگر بزرگ و زیرک جنگی ماہرین نے اپنے پاکیزہ لہو سے اس گلستان کی آب یاری کی....افغان مسلمانوں کو انارکی سے نکال کر ایک مرکزیت بخشی گئی، جامعیت کا احساس و شعور زندہ کیا گیا....امن وامان برقرار رکھنے کے لیے امیر المومنین ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ کے ایک اشارہ ابرو پر چار ہزار سال پرانی روایت اسلحہ کلچر کا خاتمہ ہوا، عدل و انصاف کا ڈنکا چہار سو بجنے لگا، شرعی حدود کا نفاذ عام ہوا، جرائم کی شرح میں حیرت انگیز طور پر غیر معمولی کمی آگئی اور آئندہ نسلوں کی دینی و عصری تعلیم کے بڑے بڑے ادارے قائم کیے گئے، مخلوط طرزِ تعلیم کا قلع قمع کیا گیا، تعلیم نسواں کو فروغ بخشا گیا اور حیاو پاک دامنی کی چادر ہر عورت کا حق ٹھہری، سود کی لعنت سے چھٹکارا دلایا گیا، ناجائز ٹیکسوں، لین دین اور قومی گھپلوں کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا، حقوقِ نسواں اور طبّی سہولیات کو گھر کی دہلیز پر فراہم کیا گیا....حرام کاروباوں کا خاتمہ کرنے کے لیے پوست کی کاشت کو پورے افغانستان میں ممنوع قرار دیا گیا....اور پوری دنیا نے اس بات کا اقرار کیا کہ افغانستان سے منشیات اور حرام کاروبار کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے، حلال رزق و بہتر معیشت کے حصول کے لیے جدید صنعتوں کا احیا کیا گیا....آئل ریفائنری کا قیام عمل میں لایا گیا، زرعی اصلاحات، نظام آب پاشی، زکوۃ و عشر، آبی ذخائر اور شاہراہوں کی بحالی، سفری سہولیات پورے افغانستان میں طالبان مجاہدین نے ہی دیں۔

پوری دنیا کا یہ مثالی خطہ کفار کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا، پھر اپنے تئیں اس خطۂ ارضی کے گرد کفار نے گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا....ان دنوں میں طالبان مجاہدین کی بھرپور توجہ افغانستان کے شمال میں رہنے والے وار لارڈ احمد شاہ مسعود اور اس کے پیروکاروں کی جانب مرکوز تھی۔ احمد شاہ مسعود اور اس کی سپاہ کے خلاف جنگ آنکھ مچولی کی کیفیت میں جاری تھی۔ احمد شاہ مسعود اپنی کمائی کا ذریعہ چھوڑنے کو تیار نا تھا....جب کہ امارتِ اسلامیہ پورے ملک میں نفاذِ اسلام کے لیے کوشاں تھی.... اسی دوران میں نائن الیون کا واقعہ ظہور پذیر ہو گیا۔ پورا عالمِ کفر اس واقعہ کو بنیاد بنا کر امارتِ اسلامیہ افغانستان کے درپہ ہو گیا.... امارتِ اسلامیہ کے جہاں دیدہ افراد پر، مشتمل محکمہ خارجہ نے اپنے موقف سے مخالفین کو ہر ممکن طریقہ سے قائل کرنے کی سعی کیا، لیکن اقوام متحدہ (اقوامِ کفریہ) تو پہلے ہی فیصلہ کر چکی تھی کہ ہر حال میں نوزائیدہ اسلامی مملکت، امارتِ اسلامیہ افغانستان کی ضرور اینٹ سے اینٹ بجانی ہے۔ 7 اور 8 اکتوبر 2001ء کی درمیانی شب کو امریکی انصاف 'امارتِ اسلامیہ پر چڑھ دوڑا....اس چڑھائی سے قبل ہی کفار کا اتحاد ہر محاذ پر مورچہ زن ہو چکا تھا....افغانستان کے ہمسایہ مسلم و غیر مسلم ممالک سے معاملات طے کیے جا چکے تھے۔ کوئی دھونس، دھمکی سے سرنڈر ہوا، تو کسی نے ڈالروں کی چکاچوند روشنی سے سرفرازی پائی....ماضی میں طالبان کے ہاتھوں شکست خوردہ کمانڈانوں نے بھی امریکی امداد پر اپنے تیر و ترکش بھر لیے اور امارتِ اسلامیہ کے لیے اپنے کندھے مہیا کر دیے۔

امریکی حملہ سے پہلے ہمدردانِ اسلام تو پھولے نا سما رہے تھے، اور دنیا بھر سے جوق در جوق دین دار طبقہ طالبان کے پاس افغانستان میں آکر جہاد میں اپنا حصہ ڈال رہا تھا۔ طالبان کی نیک نیتی کی بازگشت اسلامی ممالک میں سنائی دے رہی تھی، اس 80 سالہ بڑھیا کو بھی تو طالبان کے دیس کے پڑوس رہنے کی سعادت حاصل تھی....تو یہ تیس

انڈے....اس بزرگ ہستی کی طرف سے ان بچوں کے لیے ہدیۂ خلوص تھا جنہیں پوری دنیا طالبان کے نام سے جانتی ہے۔امارتِ اسلامیہ پر بی۔52بم بار طیاروں نے کارپٹ بم باری کی، ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے اس بم باری سے تہہ خاک ہوئے۔ امریکی انصاف نے ہزاروں مردوزن اور بچوں کو مستقل اپاہج ہونے کا انصاف بھی دیا....کارپٹ بم باری کے جلو میں دین دشمن مختلف ممالک کے آلہ کاروں، کمان دانوں نے زمینی جنگ شروع کردی....طالبان مجاہدین جن کی صفوں میں دنیا بھر سے آئے ہوئے مہاجر مجاہدین بھی تھے نے جنگ شروع کردی.... زمینی جنگ میں مزاحمت کی عمدہ تاریخ رقم کرنے والوں نے ان مخالفین اسلام کی جارحیت، پیش قدمی روکنے کی حتی الامکان کوشش کی....جہاندیدہ طالبان شوری نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کو آئندہ کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے کا اختیار دے دیا۔انہوں نے ایک مومن کی فراست استعمال کرتے ہوئے اس مزاحمت کو گوریلا وار (چھاپہ مار جنگ) میں بدلنے کا فیصلہ دیا کہا کہ امریکہ کو گوریلا وار کے دلدل میں پھنسا کر اس کی چولیں ہلا دی جائیں، پھر عملی طور پر ایسا ہی کیا۔اس دوران یہ خطہ ارضی محبانِ اسلام کی لیے مسدود ہو کر رہ گیا۔ہمسائیہ ملک نے صلیبی فرنٹ لائن اتحادی بن کر امارتِ اسلامیہ افغانستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا۔اور ڈالروں کے عوض یہ تک بھول گئے کہ مسلمان جسدِ واحد کی مانند ہیں اور قرآن کو روندنے والوں کا ساتھ دینے کے لیے کمر بستہ ہو گئے....

اس موقع پر مسلمانانِ پاکستان سے غیور افراد نے سقوطِ کابل کے بعد وہاں جاکر اپنے کندھے صلیبیوں کے خلاف پیش کر دیے۔اس سلسلہ میں تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدی کے مجاہدین کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔یہ وہ وقت تھا جب لٹی پٹی عوام دورانِ جنگ افغانستان سے ہجرت کر رہی تھی۔نفاذِ شریعتِ محمدی کے ان جاں نثار مجاہدین کو فاسق وفاجر جنگی سرداروں نے ظلم وستم سے دوچار کیا، جس کی روداد میڈیا کی زبانی تاریخ کے صفحات پر رقم ہو چکی ہے۔9نومبر 2001ء رضیہ سلطانہ سکول میں شمالی اتحاد والوں اور ہزارہ جات کا وحشیانہ تشدد...24نومبر 2001 بمطابق 9رمضان المبارک قلعہ جنگی میں امتِ مسلمہ کے ماتھے کے جھومروں کو سفاکی و درندگی کا نشانہ بنایا گیا....شمال میں دشتِ لیلیٰ پر کنٹینروں میں ٹھونسے گئے مجاہدین کو صلیبی اتحادیوں، درندوں، مرتدین نے مل کر زندہ درگور کر دیا....ہر جانب لوٹ مار کا بازار گرم ہوا....پل چرخی جیل، شبرغان جیل اور بدنام زمانہ بگرام کے زندانوں میں اسلام کے نام لیواؤں کو پابندِ سلاسل کر دیا گیا اور وہاں سے کیوبا کے عقوبت خانہ گوانتاناموبے منتقل کر دیا گیا....اور مجاہدین ظلم وستم کی چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس کر رہ گئے۔لیکن توکل علی اللہ سے سرشار ان سر بکف مجاہدین نے امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چھاپہ مار جنگ کا آغاز کر دیا...جنگ کے بالکل ابتدائی ایام میں چشمِ فلک نے دو عرب مجاہدین کو جبل السراج پر شمالی وصلیبی اتحادی قافلے پر گھات لگا کر فدا ہوتے دیکھا۔اور اس پہلے حملے نے ہی صلیبیوں کی ماؤں کی گودیں ویران کر کے رکھ دیں....فضاؤں سے بم باری کرنے والوں کو دوبدو جنگ میں سورماؤں کے قتل کے ذریعہ ان کی اصل اوقات یاد دلا دی...شاہی کوٹ کی ایک کارروائی میں بھی مجاہدینِ اسلام نے درجنوں صلیبیوں کو جہنم واصل کیا اور 22صلیبی ہرکاروں کو گرفتار بھی کیا، جنہیں بعد میں قتل کر دیا گیا

طالبان مجاہدین منتشر ہو کر، قریہ قریہ بکھر کر اپنے قدم جمانے کی سعی میں جت گئے۔ عوام صلیبیوں کی آمد اور شمالی اتحاد کی ہولناکیوں سے بے زار ہو چکے تھے۔اور طالبان کے اس سنہرے دور کو یاد کرنے لگے جو طالبان مجاہدین نے انہیں امارت اسلامیہ افغانستان میں دے رکھا تھا۔اب تو نہ دین محفوظ تھا اور نہ ہی عزت...امریکی آشیر باد تلے افغانی کرگھس مرتدین اقتدار کی کشمکش میں صلیبیوں کے آگے سربسجود ہونے لگے اور نام نہاد سابقہ جنگی کمانڈر اپنے اپنے حصے کا فیض لوٹنے لگے۔اس بندر بانٹ میں سب سے زیادہ حصہ حامد کرزئی کو ملا....ایسے میں امیر المومنین رحمہ اللہ نے کمال فراست و فہم کا مظاہرہ کرتے ہوئے طالبان مجاہدین کی ہر محاذ پر تشکیلات کر دیں، کوئی طالب محاذ جنگ پر تو کوئی بستیوں میں دعوتِ جہاد دیتا دکھائی دیتا۔اور کہیں طالبان مجاہدین نے مرتد افغان افواج و صلیبیوں کے خلاف عملی قتال کرنے پر ابھارنے کے لیے اسفار شروع کر دیے...

الحمد اللہ عوام نے مثبت رد عمل کا عندیہ دیا اور گوریلا وار کا حلقہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ ابتدائی دوبدو جنگ کا آغاز ہوا۔روزانہ کی بنیاد پر کہیں نا کہیں، کمین، گھات اور چھاپہ مار حملے کیے جانے لگے۔کہیں کہیں دور سے مارٹر گولے اور بی ایم میزائل بھی فائر کیے جانے لگے۔المختصر مجاہدین اسلام نے پورے افغانستان کو صلیبیوں کے لیے جنگی میدان بنا کر رکھ دیا۔کہیں صلیبی کانوائے پر گھات یا کمین سے حملہ ہوا تو کہیں

صلیبی طیاروں کو نشانہ بنا کر زمیں بوس کیا جانے لگا۔الغرض ہر محاذ پر صلیبی و اتحادی مرتدین کو لاشے اٹھانے پڑے۔اور صلیبی افواج کے کیمپوں اور بیسز میں کھلبلی مچ گئی....اسی دوران میں نصرتِ الٰہی سے مجاہدین نے ایک سادہ سی الیکٹرونک (ڈبلیو کے ایس)ڈیوائس تیار کرلی،(جس کا تذکرہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں)اس نے جدید ٹیکنالوجی کے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔اس جدید ٹیکنالوجی سے مجاہدین کا جانی نقصان غیر معمولی حد تک کم ہو گیا اور صلیبیوں کی اربوں ڈالر سے تیار کردہ ٹیکنالوجی کو چند سکوں میں تیار ہو جانے والی(ڈبلیو کے ایس)ڈیوائس سے ناکوں چنے چبوا دیے۔اس ڈیوائس کا استعمال انتہائی آسان اور سہل تھا۔صلیبیوں کے جانی اور مالی نقصان میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اور جنگ کا پانسہ یکسر بدل گیا۔مجاہدین کا70 سے 80فی صد جنگ کا انحصار اسی ڈیوائس پر ہونے لگا۔اور اس کی پروڈکشن پر طالبان انجینئرز رات دن لگے رہے....مجاہدین کی اس ٹیکنالوجی کے ڈر سے صلیبیوں نے شاہراہوں سے گزرنا ہی ترک کر دیا، کھیتوں کھلیانوں سے اپنے کانوائے سخت نگرانی میں اپنے اپنے کیمپوں کی طرف لوٹانے شروع کر دیے اور اپنے کیمپوں اور بیسز میں محصور ہو کر رہ گئے۔عوام نے صلیبیوں کے دُبک جانے پر سکھ کا سانس لیا۔

لیکن مجاہدین اسلام نے صلیبیوں کا پیچھا ان کی رہائش گاہوں تک بھی نا چھوڑا بلکہ ان کے کیمپوں اور بیسسز کو بھی برباد کرنا شروع کر دیا....کیونکہ ان کیمپوں میں 100فی صد خالص طور پر صرف اور صرف دشمن ہی موجود تھا،اس لیے خوب دل کھول کر ان پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے۔کل تک جو غازیانِ اسلام مزاحمت کر رہے تھے اب وہ الحمدللہ جارح اقوام پر حملہ آور ہو رہے تھے....طالبان مجاہدین نے اپنے شکار(صلیبی افواج)پر حملے کرنے کے لیے نیا لائحہ عمل تیار کیا۔کیونکہ قریباً52 صلیبی ممالک کی افواج ڈبلیو کے ایس WKS ڈیوائیس کے ڈر سے کیمپوں سے باہر نا نکلتی تھیں،اس لیے مجاہدین نے استشہادی (فدائی) کارروائیوں پر غور و خوض شروع کر دیا....اس سلسلہ میں مجاہدین نے مختلف طریقوں سے صلیبیوں کے بیسسز میں گھس کر زیادہ سے زیادہ جانی و مالی نقصان پہنچانے کا کام شروع کر دیا۔کوئی مجاہد انفرادی طور پر بارودی جیکٹ پہن کر اپنے ہدف سے کار ٹکراتا تو کوئی موقع پا کر بارود بھری گاڑی سمیت صلیبی کیمپ میں گھس جاتا، یا پھر آٹھ دس افراد پر مشتمل فدائیانِ اسلام صلیبی ٹھکانوں میں گھس کر جی بھر کر قتال کرتے اور گھنٹوں تادمِ شہادت کارروائی میں مصروف رہتے۔اس طرح کی بھرپور کارروائیوں کے ساتھ ساتھ صلیبیوں کی سپلائی لائن کو بھی غازیانِ اسلام نے تہہ و بالا کر کے رکھ دیا اور سیکڑوں کی تعداد میں آئل ٹینکرز اور سامان حرب سے لدی ہوئی گاڑیوں کو ایک ہی وقت میں نابود کر دیا۔اور اربوں کھربوں ڈالر کی جنگی مشینری اور ساز و سامان کو سکریپ میں بدل کر رکھ دیا....ان حالات میں طالبان مجاہدین نے اپنے اسیر بھائیوں کو بھی یاد رکھا اور قندھار جیل کو دو مرتبہ توڑ کر اپنے ساتھوں کو زندان سے آزاد کرایا۔اسی طرح پل چرخی جیل اور شمالی افغانستان میں صلیبیوں کے زیرِ تسلط دو مزید جیلوں سے بھی اپنے ساتھیوں کو آزادی دلائی۔

ان تمام حالات کو دجالی میڈیا نے منظرِ عام پر نہ آنے دیا اور طالبان کی تمام کارروائیوں پر پردہ ڈالتا رہا....جب کہ امتِ مسلمہ اصل حقائق جاننے کی جستجو میں تھی.... طالبان مجاہدین نے اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے دجالی میڈیا کو سوشل میڈیا پر ناکام کرنے کی سعی شروع کر دی اور اپنی ویب سائٹ سوشل میڈیا پر منظر عام پر لے آئے اور دن رات حقیقت پر مبنی فتوحات اور کارروائیوں کی ویڈیوز جاری کرنا شروع کر دیں....دجالی میڈیا چیخ اٹھا اور اس بات کا برملا اظہار بھی کیا کہ طالبان نے ہمیں اس میدان میں بھی شکست دے دی اور وہ ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔دجالی میڈیا جیسے ہی کوئی من گھڑت خبر شائع کرتا تو اگلے ہی لمحے حقائق و شواہد کے ساتھ اصل خبر طالبان سائٹ پر امتِ مسلمہ کو دیکھنے اور پڑھنے کو مل جاتی....سوشل میڈیا پر پوری دنیا کو صلیبیوں کی افغانستان میں بننے والی درگت کا بر وقت علم ہونا شروع ہو گیا....اس طرح پوری دنیا میں صلیبیوں کی آئے روز جگ ہنسائی شروع ہو گئی....

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

تم ہی تو غم ہمارا ہو

ضرار خان

انہی دنوں میں امارت اسلامیہ کے ایک کمانڈر ملا عبد الحنان بھی وہاں مقید تھے، اُن سے ایک دن بس سر سری سی سلام دعا ہوئی، معلوم ہوا کہ وہ عرصہ چار ماہ سے قید ہیں پھر امارت اسلامیہ کے ایک اور کمانڈر ملا عالم زر حفظہ اللہ سے بات چیت ہوئی، آپ بھی وہاں مقید تھے، آپ بہت ہی پیار کرنے والے انسان تھے، آپ نے بتایا کہ تشدد کی وجہ سے معدے کے مسائل کا شکار ہیں، ایک دن آپ کو حاجت کے لیے لایا جا رہا تھا کہ میں ڈیوٹی پر موجود اہل کار کو باتوں میں لگانے کے لیے کہا کہ اس بے چارے کے ہاتھ میں یہ ڈبہ کیسا ہے کیا اس میں سانپ ہے، میری اس بات پر اہلکار ہنسا اور کہا نہیں یہ بیمار ہے، اور اس دوران وہ کھڑے رہے تو میں نے موقع دیکھ کر اُن سے سیل نمبر بھی پوچھ لیا تھا۔ جب مجھے موقع ملا تو میں نے اُن کو عبد اللہ بھائی کے ذریعے سلام بھیجا اور حال احوال معلوم کیے، ملا عالم زر کا تعلق میرانشاہ کے گاؤں دتہ خیل سے تھا۔ اُنہوں نے تشدد کے دوران پیش آنے والے ایسے ایمان افراز واقعات بیان کیے کہ جن کی تاثیر وہی محسوس کر سکتا ہے جو آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا خود مشاہدہ کر چکا ہو۔ اُنہوں نے بتایا کہ جب شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا تو خواب میں اُن کو نبی کریم صلی اللہ عیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ سلم نے اُنہیں تسلی دی۔ یہ ایسی باتیں تھیں جن کو سن کر ایمان کی کیفیت ہی بدل جاتی تھی۔ یہ تو ایک ساتھی ہیں جن کا قصہ بیان کر رہا ہوں ایسے کئی ساتھی موجود ہیں جو ان آزمائشوں سے گزرے ہیں، جنہوں نے مبشرات کو حسی طور پر محسوس کیا ہے لیکن وہ شیطان کے بہکانے اور ریاکاری کے خوف سے اُنہیں بیان کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔

وہاں ڈیوٹی پر موجود اہل کار میرے بارے میں یقین کر چکے تھے کہ میں ایک بے گناہ شخص ہوں جیسے کسی سے غلط فہمی کی وجہ سے دھر لیا گیا ہے۔ اس لیے اکثر میرے سیل کا دروازہ کھول دیتے اور کہتے وضو کر کے خود بند ہو جانا اور دور اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے اس سے یہ سہولت ہوئی کہ بہت سے پیغام آس پاس کے ساتھیوں کو پہنچ جاتے۔ وقاص بھائی کی ہدایات کافی کام آئیں۔ ایک دن ایک اہل کار آیا اور غصے میں بولا کہ ہمارے افسر بہت غلیظ ہیں اور پھر گالیوں کی برسات اپنے افسروں پر کر دی، یہ سن کر دل کافی ٹھنڈا ہوا۔ میں پوچھا کیوں غصے میں ہو تو کہا "یار ابھی وہ آرہا ہے دورہ کرنے اور مجھے حوالدار نے کہا ہے سب سیلوں کے دروازے صاف کرو، میں کیسے صاف کروں؟" یہ سن کر فوری ایک خیال آیا کہ موقع اچھا ہے ساتھیوں سے سلام دعا کر لی جائے۔ میں نے اُسے کہا کہ تم ایسا کرو مجھے بتاؤ میں جلدی سے تمہاری مدد کرتا ہوں۔ تو اُس نے کہا در میان میں کیمرہ لگا ہے اور اوپر بیٹھے لوگ دیکھ لیں گے۔ میں کہا اس کی فکر نہ کرو، میں نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا کہ اسے کھلا چھوڑ دو تو یہ کیمرے کے سامنے آجائے گا۔ اس پر وہ راضی ہو گیا، اب اُس نے مجھے نکالا اور بتایا کہ سب دروازوں پر یہ کپڑا لگا دو۔ میں کپڑا لے کر چلتا گیا اور دروازوں پر لگاتا گیا ساتھ ساتھ اپنے بھائیوں سے گپ شپ کرتا اور حال احوال بھی معلوم کرتا جاتا۔ اب وہ اہل کار مطمئن ہو کر دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا، میں ایسے ہی سب ساتھیوں سے گھلنے ملنے لگا۔ وقاص بھائی نے جب یہ سب دیکھا تو بہت ہنسے اور کہا "یار آپ تو ہمارے بھی استاد نکلے" اس پر ہم دونوں بہت ہنسے اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ملے۔ اب میں ازبک، چینی، ترکی، عرب بلوچ، پٹھان صومالی مجاہد ساتھیوں کو سلام کرتا ہوا بڑھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد افسر کو راؤنڈ پر آنا تھا اس لیے مجھے دوبارہ بند کر دیا گیا۔

انہی ساتھیوں میں خالد بھائی ذکر کرتا چلوں خالد بھائی عبد اللہ کے آنے سے کچھ ہی پہلے شاید آئے تھے۔ پہلے دن خالد بھائی کو دیکھا تو اشاروں میں کہا "آپ فلاں علاقے ہیں؟" جس وہ مسکرائے اور کہاں کیسے پتہ چلا؟ میں کہا بس اندازہ۔ اب خالد بھائی سے بات چیت شروع کی آپ بھی کشمیر میں محاذ پر وقت لگا چکے تھے اور عمر میں مجھے بڑے بھی تھے۔ مجھے آپ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا یا ایسا سمجھیں کہ آپ کی ہر بات ہی بس پر اثر انداز ہوتی، کبھی میں پریشان ہوتا تو آپ دلاسہ دیتے اور کبھی آپ کو بیٹے کی یاد آتی تو میں حوصلہ دے دیتا۔ آپ کی باتوں میں اکثر بس قرآن وسنت کے حوالے ہوتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ثبات وعزیمت کے واقعات سنا کر اور بزرگان دین کے صبر وہمت کی مثالیں دے کر وہ ہمارا حوصلہ بڑھاتے۔

جب مجھے یہاں تین ماہ ہو گئے تو ایک دن پھر کسی بات کی تفتیش کے لیے مجھے پرانی جگہ پر لے جایا گیا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں چوبیس گھنٹے بیڑی اور ہتھکڑی لگی رہتی تھی۔ جب وہاں پہنچا تو حسب معمول مار پیٹ کا دور شروع ہوا جو کہ اب مجھے ایک نارمل سی چیز محسوس ہوئی۔ پھر ایک افسر آیا جس نے چند سوالات کیے۔ جن کے جوابات میں دیئے اور مکمل طور پر لا علمی کا اظہار کیا۔ اس پر وہ غصہ بھی ہوا اور کہا "لگتا ہے تم ساری عمر اسی جیل میں رہنا چاہتے ہو چلو رہو مجھے کیا ہم تو ویسے بھی لوگوں کو مار کر نالے میں پھینک دیتے ہیں پھر لاوارث لاش سمجھ کر دفنا دیا جاتا ہے تم بھی یہی چاہتے ہو شاید۔" پھر

میری کمر پر ٹائر سے بنے ہوئے تشدد کے آلے سے کچھ ضربیں لگائیں گئیں۔ایک بات جو بھول گیا تھا کہ یہاں تشدد کے لیے جو آلات تھے اُن میں ایک سخت ربڑ کا بنا ہوا آلہ تھا جس کو عام زبان میں 'چھتر' کہتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک ٹیوب ویل کی بلٹ سے بنا ہوا تھا ایک غالباً ٹائر سے بنا ہوا تھا۔اس بعد مجھے گاڑی میں بیٹھا کر واپس لایا گیا۔

اس تشدد کی نوعیت کچھ زیادہ سخت تو نہیں تھی مگر ذہنی طور پر کافی زیادہ اثرات ہوئے۔مجھے سیل میں واپس لا کر بند کر دیا گیا۔مجھے غشی سی طاری ہو گئی اور میں نیم بے ہوش سا ہو گیا۔جب ہوش آیا تو عجیب سی کیفیت تھی۔میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور سوچنے لگ گیا کہ میں یہاں کیوں ہو؟ یہ کون سی جگہ ہے؟ پھر مجھے یہ بھی بھول گیا کہ میرے بہن بھائی کتنے ہیں؟اُن نام وغیرہ سب کچھ بھول گیا۔ڈسپنسر کو لایا گیا۔اُس نے مجھے پوچھا آپ کو کیا ہوا ہے؟ میں بس اُس کی شکل ہی دیکھتا رہا بولنے سے قاصر تھا۔جس پر اُس نے کہا"اس پر شدید تشدد کیا گیا ہے اس کو آرام چاہیے نہیں تو یہ ختم ہو جائے گا"۔یہ بات بعد میں خالد بھائی نے مجھے بتائی۔اب میرے سیل کا دورازہ کھول کر مجھے پر پانی ڈالا گیا مجھے مسلسل قے آ رہی تھی۔اس کے لیے ڈسپنسر نے گولیاں دیں اور شاید نیند کی گولی بھی دی جس کو کھانے کے بعد مجھے چائے پلائی گئی اور میں سو گیا۔جانے کب سویا کچھ معلوم نہیں، کتنی دیر بعد اٹھا یہ بھی معلوم نہیں۔بس اٹھا تو دن کا کوئی وقت تھا۔سامنے خالد بھائی بیٹھے مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔تمام ساتھی کافی پریشان تھے اور اپنے سیلوں میں دعا گو تھے۔جب میں نے اٹھا کر خالد بھائی کی طرف دیکھا تو انھوں نے پوچھا کیسے ہو اب؟ میں کہا الحمد اللہ بالکل ٹھیک ہوں۔انہوں نے شکر ادا کیا پھر کہا

"ان باتوں سے اُمید ہے آپ پریشان نہیں ہوں گے یاد رکھیں آپ کو ان لوگوں نے بہت مارا ہو گا مگر آخر یہ تھک ہی گئے اور آپ پر سزا کا دور ختم ہو گیا مگر اللہ فرماتے ہیں کہ (مفہوم) میں ان کا عذاب مسلسل بڑھتا جاؤں گا یاد رکھنا ایک ٹائم وقت آئے گا کہ آپ اپنی مار پیٹ کے واقعے کو ہنس کر بیان کرو گے مگر جب اللہ تعالیٰ ان کے جرائم کی وجہ سے انہیں عذاب دیں گے تو پھر یہ کسی کو بتا بھی نہیں سکیں گے (ان شاء اللہ)"۔

یہ الفاظ سن کر کافی تسلی ہوئی اور یہ خالد بھائی کے الفاظ ویسے ہی دل و دماغ پر نقش ہو جاتے تھے۔اس جیل میں چار ماہ سے زیادہ رہا۔یہاں ایک سفید بالوں والا کرنل آتا تھا جو خالد بھائی سے اکثر تفتیش کرتا تھا۔اور بس سوالات پوچھتا تھا اور چلا جاتا تھا۔

ایک دن جب ہمیں سردیوں کے آغاز میں پہننے کے لیے نارنجی رنگ کی وہ وردی دی گئی جو گوانتاموبے میں دی جاتی ہے تو ہم کچھ سہم سے گئے کے شاید امریکہ کا ویزہ لگ گیا ہے۔میں نے خالد بھائی کی طرف دیکھا تو وہ بھی کچھ پریشان تھے خیر ہم وردی پہن لی، مجھے اس ٹراؤزر میں کچھ عجیب سا لگا اور پھر عبداللہ بھائی کی ایک بات پر ہنسی بھی آگئی، عبداللہ بھائی کو جو وردی دی گئی اُس کے ٹراؤزر کا الاسٹک ڈھیلا تھا، عبداللہ بھائی نے اہل کار کو بلایا اور کہا"میری یہ شلوار بہت سست ہے"...اس پر میں نے ہنسی کو قابو کرنے کے لیے اپنا منہ کونے میں چھپا لیا....جب اہل کار چلا گیا تو میں خوب ہنسا اور عبداللہ بھائی کو کہا" خان صاحب! سست ہے تو اس کو چست کر لو"وہ سمجھ گئے کہ اردو میں کچھ گربڑ ہو گئی ہے... خالد بھائی نے اس موقعے پر بہت پیارے الفاظ کہے جب ہمیں یہ لباس دیا گیا اور ہم پہن لیا تو خالد بھائی نے کہا"پیارے بھائی ضرار گھبراؤ نہیں انشاءاللہ رب نے ہماری نسبت گوانتاناموبے والے ساتھیوں سے کر دی ہے بس جگہ کا فرق ہے"۔یہ سن کر دل بہت خوش ہو گیا کہ اللہ پاک ہمیں قیامت کے دن بھی اُن کے ساتھ رکھیں گے (ان شاءاللہ)۔خالد بھائی اکثر کشمیر کے قصے سناتے پھر مجھے سے سنتے، خالد بھائی کے ہنسے کے انداز سے بہت ہنسی آتی جس کی اکثر میں اُن کے سامنے نقل اتار لیتا، یوں ایک دن خالد بھائی کو وہاں سے منتقل کر دیا گیا۔مجھے بہت فکر تھی کہ ایسا نہ ہو اُن کو امریکہ کے ہاتھ بیچ دیا گیا ہو۔ایک اہل کار سے باتوں باتوں میں پوچھ ہی لیا تو اُس کہا نہیں وہ ٹھیک ہے اور ہمارے پاس ہے۔کچھ اطمینان ہوا کہ چلو آدھا سچ ہی ہو گا۔

یہاں ایک فلسطینی ساتھی تھے فہد بھائی، خالد بھائی کے جانے کے بعد اُن کو لایا گیا۔وہ ایران سے آتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے، کافی پریشان تھے شروع میں کہ اگر واپس بھی گیا تو سعودی حکومت نہیں چھوڑے گی۔میں نے اُن کو ایک دو بیان یاد کروائے کہ اگر ایسا کہیں تو شاید کچھ آسانی ہو جائے جس پر وہ کچھ مطمئن ہو گئے۔ایک دن اچانک فجر کی نماز کے بعد میرے سیل کی سلاخوں کے آگے کا دروازہ جو کہ ہارڈ بورڈ کا تھا وہ بند کر دیا گیا۔یہاں اہل کاروں سے مجھے جو معلومات ملیں اُن کے مطابق اس طرح کی تمام خفیہ جیلوں کا خرچ امریکہ دیتا ہے، فی قیدی کے کھانے کے لیے دس ڈالر روزانہ مقرر ہیں اور جس کا مینو بھی امریکیو وووں

نے طے کرکے اپنے غلاموں کو دیا تھا۔۔۔پینے کے لیے کمپنی کا صاف شدہ پانی، (بوتل تو کمپنی والے پانی کی ہوتی تھی لیکن وردی والے بوتل میں پانی خود ہی نلکوں سے ڈال کر دیتے تھے)اور ناشتے میں دو انڈے، شام کو دودھ... مگر حقیقت میں ہمیں ایسا کچھ بھی مہیا نہیں کیا جاتا تھا، جو اللہ سے دھوکہ کرنے کی کوشش کرتے ہوں وہ دنیا کے جھوٹے خداؤں سے بھی کیوں دھوکہ نہیں کریں گے۔ میں نماز ادا کر چکا تو سوچ لیا کہ شاید کوئی نئی آزمائش آنے والی ہے اس کے لیے دعا بھی کی اور خود کو تیار بھی کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر بعد مجھے بیڑیوں کی آواز آنے لگی تو سمجھ گیا کہ کہیں جانا ہے مجھے مگر یہ معلوم نہیں کہاں۔ مجھے بیڑی اور ہتھکڑی ڈال کر پٹی اور غلاف پہنا کر اوپر ایک دفتر تھا جو جیل کا حصہ تھا اُس میں لایا گیا وہاں میری تصاویر یں بنائیں گئیں وہاں اچانک میری نظر شیشے پر پڑی تو حیران ہو کہ چہرہ کس قدر بدل گیا ہے۔ یا خود کو بہت عرصہ بعد دیکھا تھا۔ وہاں سے پھر آنکھیں بند کرکے گاڑی میں ڈال دیا گیا۔ یہاں حوالدار اور اہل کاروں نے کہا کہ اب تم ہمارے پاس سے جا رہے ہو۔

میں نے سمجھ گیا کہ اب کسی اور ایجنسی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔اب تک پاکستانی کی کئی ایجنسیاں مجھ سے تحقیق کر چکی تھیں۔ یہاں دوران قید میرے پاؤں میں جلن شروع ہو گئی تھی جو مجھے سردیوں میں اکثر ہو جاتی تھی کیوں کشمیر کی جنگ کے دوران برف میں چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں جل گئے تھے۔ برف کی شدت کی وجہ سے پاؤں کی کھال مردہ ہو جاتی ہے جس پر دوبارہ سردی آئے تو وہ جلن کرنے لگتی ہے میرے ساتھ بھی کچھ ایسا تھا۔اس پر میں نے یہاں دوران قید بتایا کہ میرا سیل بہت ٹھنڈا ہے اس کو بدلہ جائے اور آخر کار بدل ہی دیا گیا مگر کچھ دن بعد یہ منتقلی ہو رہی تھی۔اب گاڑی نے چار سے زیادہ گھنٹے سفر کیا تو ایک مقام پر گاڑی سے اتار لیا گیا اور ایک سیل کے اندر لا کر بند کر دیا گیا۔اس میں نہ تو بستر تھا نہ سردی کو روکنے کے لیے کوئی انتظام۔ہاں ایک بات تھی کہ وضو وغیرہ کے لیے اندر ہی انتظام موجود تھا جو کہ قید کے دوران میں ایک بڑی سہولت ہے۔ یہاں بوری نما کمبل میرے زندان کے سامنے لا کر رکھ دیے گئے تھے۔

جب ہم وہاں سے نکلے تو میں روزے کی حالت میں تھا، تمام ساتھیوں کا معمول تھا سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ سفر اور پھر تصاویر یں بناتے نام وغیرہ لکھتے مغرب ہو گئی تھی افطاری کے لیے پانی تک نہ دیا گیا۔ وضو خانے میں جا کر ٹوٹی سے پانی پیا اور وضو کرکے مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر عشاء ادا کرکے سو گیا۔ فجر کے لیے اٹھایا گیا۔ کمبل اس قدر گندے تھے کہ میرے سارے جسم پر خارش اور الرجی ہو چکی تھی۔اور گردن پر ایک بڑا سا زخم بن گیا تھا۔ یہاں سے تین دن بعد مجھے تفتیش کے لیے بلایا گیا۔ مجھ سے ایسے سوالات کیے گئے جن کا مجھے کوئی علم نہیں تھا۔ جس پر تفتیش کار غصے بھی ہوا۔ کوئی نیازی نام کا افسر تھا۔ وہ باتوں باتوں میں دوسرے کے ساتھ مذاق کر لیتا ہے ہنستا تا کہ میرا ذہن فریش رہے اور اُس کا مطلب پورا ہو جائے۔ یہاں بہت ہی مشکل دن گزرے آخری دنوں میں تو میں نے روزے رکھنا شروع کیے اور نیت کی کہ جب تک اللہ اس جگہ سے نکالیں گے نہیں میں یہ روزے اُس وقت تک رکھوں گا...

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

کیا یہ فوجی ہماری حفاظت کریں گے؟!

اس زمانے میں، میں نے حج کا سفر کیا۔ واپسی پر مجھے براہِ راست پاکستان کا جہاز نہ ملا، شام کے راستے واپس آنا پڑا۔ ہمیں دو دن دمشق رہنا پڑا۔ وہاں ایک بڑی وسیع مسجد تھی اور بڑے بڑے مینار تھے اور بہت خوب صورت تھی جس طرح شاہی مسجد ہے۔ سلیمان خان قانونی ترک بادشاہ گزرا ہے، اس نے بنوائی تھی اور اس کے ساتھ کمرے بنے ہوے تھے۔ پانی کا بڑا انتظام تھا۔ موذن نے لاوڈ سپیکر پر اذان دی۔ جماعت کے وقت ایک امام اور دو آدمی مقامی تھے اور میرے علاوہ تین چار اور پاکستانی تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد ہم نے امام سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے، اتنی بڑی مسجد اور نمازی نہیں ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ مسجد شہر سے الگ ہے، آبادی ذرا دور ہے۔ میں نے کہا کہ مسجد کے ساتھ جو کمرے ہیں، ان میں لوگ رہتے ہیں یا نہیں؟ کہنے لگا اس میں فوجی رہتے ہیں۔ میں نے کہا، وہ مسلمان ہیں؟ اس نے کہا، ہاں مسلمان ہیں۔ میں نے کہا، انہوں نے اذان سنی ہے؟ مسجد کے کمروں میں رہتے ہیں اور نماز نہیں پڑھی۔ اس نے بہت بڑی گالی دے کر کہا کہ اگر یہ نمازی ہوتے تو ہمیں یہودیوں سے ذلیل کراتے؟

(ذخیرۃ الجنان از شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سرفراز خاں صفدر صاحبؒ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷-۲۲۷)

20فروری:

☆ صوبہ بغلان کے صدر مقام میں انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ میں اعلیٰ حکام کا اجلاس جاری تھا، جس پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گرے۔ میزائل حملے میں مرکز کو نقصان پہنچنے کے علاوہ 10 انٹیلی جنس سروس اہل کار بھی مارے گئے۔

☆ صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں پل مومن کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں،پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں مجاہدین نے جوابی کارروائی کی اور شدید جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ بالآخر دشمن نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے پسپائی اپنالی اور 12 صلیبی غلام فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری کٹھ پتلی فوجوں اور کمانڈوز نے شہاب الدین کے علاقے میں مجاہدین پر حملہ کیا اور یہ سلسلہ مغرب تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں بار بار صلیبی غلاموں کو مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوتا رہا اور آخر کا حواس باختہ دشمن نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فرار کی راہ اپنالی۔ جھڑپوں کے دوران 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

21فروری:

☆ صوبہ جوزجان کے صدر مقام شبرغان شہر اور فیض آباد و قوش تپہ اضلاع میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور شدید لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں تین فوجی رینجر گاڑیاں مکمل طور پر ہونے کے علاوہ 11 سیکورٹی اہل کار جن میں اعلیٰ آفسر بھی شامل ہیں، ہلاک و زخمی ہوئے۔

☆ امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے فاریاب، پکتیا اور قندہار صوبوں میں 6 جنگ جو اور سیکورٹی اہل کار مجاہدین سے آملے۔

22فروری:

☆ مجاہدین نے صوبہ بغلان کے صدر مقام میں گورنر ہاؤس پر میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس کے نتیجے میں گورنر ہاؤس کے 13 محافظ اور اعلیٰ عہدیدار ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع ناڑا میں غوایان کٹ کے علاقے میں فوجی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ ہوا اور اس میں سوار 5 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع بالا بلوک میں کٹھ پتلی فوجوں کے مرکز پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اب تک 4 سیکورٹی قتل جبکہ کمانڈر عبدالرازق سمیت متعدد زخمی ہونے کے علاوہ ایک فوجی ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆ صوبہ پروان کے ضلع سیاہ گرد میں فدائی مجاہد نے جنگ جو کمانڈروں پر شہیدی حملہ انجام دیا۔ سفاک جنگ جو کمانڈر مشتاق دیگر اعلی کمانڈروں سمیت پیدل جا رہا تھا، جن پر امارت اسلامیہ کے **فدائی مجاہد شہید محمد رسول تقبلہ اللہ** نے بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ شہیدی حملے میں وحشی کمانڈر مشتاق، اس کا نائب، چوکی کمانڈر نقیب اور ایک جنگ جو کمانڈر خلیل سمیت 12 جنگ جو ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ اورزگان کے ضلع چنارتو میں سفلغ کے علاقے میں واقع پولیس اہل کاروں کی دفاعی چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 5 اہل کار ہلاک ہوئے۔

23فروری:

☆ مجاہدین نے صوبہ روزگان کے چارچینہ ضلع میں افغان فوج پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے 2 فوجی ٹینک، ایک کماز گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 8 فوجی ہلاک جبکہ 9 زخمی ہوئے۔

☆ امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے صوبہ روزگان کے دہراود، چھارچینہ اور چورہ اضلاع میں 22 پولیس اہل کاروں، فوجیوں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے۔

☆ صوبہ غزنی کے کے کوٹہ سنگی کے علاقے میں فوجی رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوئی اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے تین موقع پر ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہوئے۔

24فروری:

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع رودات میں سات سیکورٹی اہل کاروں نے ہتھیار ڈال کر اسلام کے خلاف جنگ سے دستبرداری کا اعلان کیا۔

☆ صوبہ کابل کے ضلع پغمان کے کاریزک گاؤں کے قریب سفاک جنگ جو اور بدنام زمانہ سیاف کے اعتمادی کمانڈر نقیب اللہ کی گاڑی کو مجاہدین نے مقناطیسی بم سے تباہ کر دیا اور اس میں سوار کمانڈر 4 محافظوں سمیت موقع پر ہلاک ہوا۔

☆ صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں مجاہدین اور وحشی امریکی و کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان خونریز جھڑپ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بدولت دشمن کو شرمناک شکست کا سامنا ہوا اور کٹھ پتلی فوجوں نے صلیبی آقاؤں امریکہ سے علاقے پر بمباری کا مطالبہ کیا اور صلیبی درندوں نے غلاموں کے مطالبے پر علاقے پر بی 52، ڈرون اور ہیلی کاپٹروں پر بمباری شروع کی اور ساتھ ہی غلاموں کے ہمراہ زمینی حملے میں بھی حصہ لیا۔ اس سب کے باوجود دن بھر جاری رہنے والی لڑائی میں 11 وحشی امریکی اور 15 کٹھ پتلی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئیں۔

☆ صوبہ میدان وردگ کے ضلع چک میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ اس میں سوار اہل کاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

25 فروری:

☆ صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جو دن کے اختتام تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی اور ٹینک تباہ ہوا۔

☆ امریکی اور کٹھ پتلی فوجوں نے صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین پر حملہ کیا۔ مجاہدین کے شدید مزاحمت کے باعث لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں دشمن کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا ہوا اور ساتھ ہی دشمن نے ڈرون، ہیلی کاپٹروں اور جیٹ طیاروں سے بمباری بھی کی۔ دوسری جانب مجاہدین کے تابڑتوڑ حملوں کے دوران 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہونے کے علاوہ ایک بکتر بند ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆ مجاہدین نے صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر میں افغان فوج پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کمانڈر اسلام سمیت پانچ اہل کار ہلاک جبکہ جبکہ کمانڈر احمد زکی شفیق سمیت سات شدید زخمی ہونے کے علاوہ ایک فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

26 فروری:

☆ پولیس اہل کاروں اور کٹھ پتلی فوجوں کے کاروان پر مجاہدین نے صوبہ خوست کے ضلع نادر شاہ کوٹ میں حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں کمانڈر معاون سمیت 13 اہل کار ہلاک جبکہ کمانڈر ولی جان کے ہمراہ 8 شدید زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں 2 امریکی موقع پر ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر اور ضلع دشت آرچی میں امریکی و کٹھ پتلی فوجوں پر حملے کیے۔ قندوز شہر کے ملرغی، جرگذر، نویان اور کٹہ خیل کے علاقوں میں امریکی سپیشل فورس، کٹھ پتلی فوجوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جو دو گھنٹے تک جاری رہی، جس کے نتیجے میں 2 امریکی سپیشل فورس، 3 کٹھ پتلی سپیشل فورس ہلاک جب کہ 2 امریکی اور 4 کٹھ پتلی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ جوزجان کے صدر مقام شبرغان شہر میں کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 8 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہوئی۔

27 فروری:

☆ فدائی مجاہدین نے کابل شہر کے وسط میں وزارت دفاع کے مین گیٹ کے سامنے شہیدی حملہ سرانجام دی۔ **فدائی مجاہد شہید محمد یوسف عرف عبداللہ تقبلہ اللہ** نے ایسے وقت میں وزارت کے مین گیٹ کے سامنے بارود بھری جیکٹ سے شہیدی حملہ سرانجام دیا، جب اعلیٰ فوجی افسر اور اہل کار آس پاس کھڑے تھے۔ اس شہیدی حملے میں 23 اعلیٰ افسر موقع پر ہلاک جب کہ 29 شدید زخمی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع فراہ رود کے مرکز پر 6 میزائل داغے، جو مرکز کے اندر گرے، جس کے نتیجے میں دو فوجی رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ دشمن کو جانی و مالی نقصانات کا سامنا بھی ہوا۔

☆ صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں کمانڈوز، جنگ جوؤں اور پولیس اہل کاروں نے امارت اسلامیہ کے مجاہدین پر حملہ کیا۔ کٹھ پتلی دشمن کو صلیبی فضائیہ کا تعاون بھی حاصل تھا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور مجاہدین نے خصوصی جنگی حکمت عملی کے تحت دشمن کو ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے کانشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 5 کمانڈوز ہلاک جبکہ 8 زخمی اور دو گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

29فروری:

☆ صوبہ اروزگان کے ضلع چارچینہ میں مجاہدین نے ضلعی مرکز پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جو کئی گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ کی فضل سے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر، پولیس ہیڈکوارٹر اور فوجی یونٹ سمیت 18 چوکیاں فتح، جبکہ دشمن کے 13 فوجی ٹینک، پانچ رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی ساز وسامان بھی غنیمت کر لیا۔

☆ عزم جہاد آپریشن کے سلسلے میں صوبہ ہلمند کے گرشک اور سنگین اضلاع میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں پر حملہ ودھماکہ ہوا۔

☆ اطلاعات کے مطابق پیر اور منگل کی درمیانی شب مقامی وقت کے مطابق رات نو بجے کے لگ بھگ ضلع گرشک کے حیدرآباد کے علاقے میں سنگین جانے والے روڈ پر مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 7 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئیں۔

یکم مارچ

☆ مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع مارجہ کے مرکز اور پولیس ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ رات دس بجے کے لگ بھگ ضلعی مرکز، پولیس ہیڈکوارٹر اور پی آر ٹی پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جو تین گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے ضلعی مرکزاور پولیس ہیڈکوارٹر کی مرکزی ٹاوریں تباہ ہونے کے علاوہ 2 فوجی ٹینک تباہ جبکہ 22 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے

☆ صوبہ روزگان کے ضلع دہراود میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے پولیس اور افغان فوج پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 8 اہل کار ہلاک جن کی لاشیں تاحال وہاں پڑی ہوئی ہیں جبکہ 8 مزید زخمی ہوئیں۔

☆ مجاہدین نے صوبہ غزنی کے ضلع واغظ میں پولیس اہل کاروں کے ٹینک پر ریموٹ کنڑول بم سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ٹینک تباہ ہو گیا اور اس میں سوار 6 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں کمانڈر اور ان کے محافظ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ضلعی بازار میں مجاہدین نے مشہور اور ظالم کمانڈر عبد اللطیف کو محافظ سمیت مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں ہلاک کر دیا۔

2مارچ:

☆ صوبہ ہلمند کے سنگین اور خانشین اضلاع میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں کی چوکیوں پر مجاہدین کا حملہ۔ ضلع سنگین کے حاجی آمین شیلے کے علاقے میں واقع کٹھ پتلی فوجوں کی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جو چار گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ کی نصرت سے 2 چوکیاں فتح، اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 22 ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، ایک اینٹی ائیر گرافٹ گن، ایک امریکن ہیوی مشن گن، 8 امریکن بندوقیں، ایک راکٹ لانچر اور مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا ہے۔

☆ مقامی جنگ جوؤں کے مرکز پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ بدخشان ضلع بہارک میں حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 17 جنگ جو ہلاک جبکہ 15 زخمی ہوئیں۔

☆ کٹھ پتلی فوجوں کی چوکی پر صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں چوکی کے ٹاور تباہ اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 11 ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆ نام نہاد نیشنل آرمی کی چوکی پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں کمانڈر سمیت 8 اہل کاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

☆ مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فوجی مرکز اور چوکی پر حملہ کیا۔ کارروائی کے دوران میں چوکی اور مرکز میں تعینات 32 سیکورٹی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے جب کہ مجاہدین نے دوامریکی ہیوی مشین گنیں، تین امریکی گنیں، ایک امریکن سنائیپر گن اور ہزاروں کی تعداد میں گولیاں اور دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔

☆ صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں ضلعی مرکز کے قریب مجاہدین نے پولیس اہل کاروں پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں دو پولیس اہل کار ہلاک جبکہ ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر حضرت گل شدید زخمی ہو۔ یہ کمانڈر اگلے دن شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مردار ہو گیا۔

3مارچ:

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں کٹھ پتلی فوجوں اور پولیس اہل کاروں کے اہم مرکز اور چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ رات ایک بجے کے لگ بھگ باباجی کے علاقے کے سپین مسجد کے مقام پر واقع اہم فوجی مرکز اور چوکی پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جو دو گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں فوجی یونٹ اور چوکی فتح ہونے کے علاوہ وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 21 اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے

6مارچ:

☆ امارت اسلامیہ کے دعوت و ارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے کنڑ اور ننگرہار صوبوں میں 24 سیکورٹی اہل کار مجاہدین سے آملے۔ صوبہ کنڑ کے ضلع چپہ درہ کے گلسلک، کوڑنگل، دیگل اور نور گل کے علاقوں میں کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے 20 فوجی حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین سے آملے۔

7مارچ:

☆ کٹھ پتلی فوجوں پر مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں حملہ کیا۔ جس میں دو اہل کار ہلاک جبکہ چار زخمی ہونے کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

8مارچ:

☆ نام نہاد نیشنل آرمی کی چیک پوسٹ کو مجاہدین نے صوبہ غور کے ضلع تیورہ میں تباہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق صبح کے وقت خواجہ غار کے علاقے میں واقع کٹھ پتلی فوجوں کی چوکی میں مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیزہ مواد نصب کر لیے، جب کٹھ پتلی فوجیں وہاں پہنچیں تو مجاہدین نے ریموٹ کنڑول کے ذریعے دھماکہ کر دیا، جس سے چوکی تباہ اور وہاں تعینات 15 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

9مارچ:

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے گزشتہ ایک مہینہ سے صوبہ ہلمند کے مختلف علاقوں میں واقع کٹھ پتلی فوجوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں کے متعدد چوکیوں اور فوجی مراکز پر قبضہ جمالنے کے علاوہ متعدد ہلکے وبھاری ہتھیار اور مختلف النوع فوجی سازوسامان بھی غنیمت کر لیا ہے، 9مارچ کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس امارت اسلامیہ کے فدائین نے ضلع گریشک نے پولیس ہیڈ کوارٹر، ضلعی مرکز، انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ اور آس پاس دیگر سرکاری تنصیبات پر حملہ کیا، جو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب مقامی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے تک شدت سے جاری رہا۔ عاس فدائی عملیہ میں پولیس اور فوجی کمانڈروں سمیت 31 اہل کار ہلاک جبکہ 37 زخمی ہونے کے علاوہ تین فوجی بکتر بند ٹینک بھی تباہ اور مراکز کو شدید نقصان پہنچا۔ فدائی کاروائی میں شریک سرفروشوں میں سے پانچ مجاہدین شہید ہوئے جب کہ 2 مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

10مارچ:

☆ مقامی جنگ جوؤں پر مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں نائب کمانڈر اکبر جان سمیت تین جنگ جو ہلاک جبکہ کماندر میر اسلم سمیت 4 شرپسند شدید زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں افغان فوجی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوئی اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے تین موقع پر ہلاک جبکہ چوتھا زخمی ہوا۔

13مارچ:

☆ امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کو لبیک کہتے ہوئے صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر اور ضلع چھارچینہ میں 17 پولیس اہل کار اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

16 جنوری: صوابی میں مردان روڈ پر پولیس لائن صوابی کی گاڑی پر دستی بم حملے میں 5 پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

18 جنوری: بلوچستان کے علاقے مارگٹ میں ایف سی کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں 6 ایف سی اہل کاروں کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

22 جنوری: پشاور کے علاقے یکہ توت میں فائرنگ سے ایلیٹ فورس کے 2 اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

28 جنوری: کوئٹہ کے نواحی علاقے منیر مینگل روڈ پر پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے میں 4 پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

28 جنوری: کوئٹہ کے علاقے سٹیلائٹ ٹاؤن میں پولیس موبائل پر فائرنگ کے نتیجے مین 2 پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

29 جنوری: بلوچستان کے ضلع ژوب میں کینٹ کے مرکزی گیٹ پر فدائی حملے میں 6 سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

یکم فروری: بلوچستان کے ضلع ژوب کے علاقے کانوکئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک ایف سی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

5 فروری: سوات کی تحصیل چارباغ میں اسپیشل پولیس فورس کے اہل کار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

6 فروری: کوئٹہ میں سریاب روڈ پر پولیس اہل کاروں پر فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور 3 کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

12 فروری: ٹانک میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

14 فروری: پشاور کے علاقے حیات آباد میں خیبر خاصہ دار فورس کے حوالدار کو فائرنگ کرکے زخمی کر دیا گیا جب کہ اُس کی گاڑی بطور غنیمت حاصل کر لی گئی۔

18 فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی کے پہاڑی علاقے کڑپہ میں خاصہ دار فورسز کی چوکی پر مجاہدین کے حملے میں 9 خاصہ دار مارے گئے۔

24 فروری: جنوبی وزیرستان کے ضلع وانا کے علاقے تنائی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کے قریب ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجہ میں 5 اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

26 فروری: شمالی وزیرستان کے علاقے مداخیل میں محسود طالبان اور شمالی وزیرستان کے طالبان (امیر گل بہادر) نے سیکورٹی فورسز پر مشترکہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ 16 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

27 فروری: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں سنگروپی کے قریب مجاہدین کے حملے میں کیپٹن سمیت 4 فوجیوں کے ہلاک ہونے کی آئی ایس پی آر نے خبر جاری کی۔

27 فروری: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ریموٹ کنٹرول حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

28 فروری: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبر سنگر میں تحصیل دار کی گاڑی کے قریب بارودی سرنگ دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور 3 کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

یکم مارچ: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار سنگر میں پولیٹیکل انتظامیہ کی گاڑی پر بارودی سرنگ حملہ کیا گیا۔ حملے کے نتیجہ میں دو سرکاری اہل کاروں کے ہلاک جب کہ تحصیل دار فراموش خان اور صوبیدار میجر کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

2مارچ: جنوبی وزیرستان میں زنگی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں 2 فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

5مارچ: بلوچستان کے ضلع پشین میں پولیس چوکی پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

7مارچ: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں ایک پہاڑی فتنے غر کی جانب فوج نے پیش قدمی کی کوشش کی، مجاہدین پہلے سے گھات لگا کر بیٹھے تھے، جونہی فوج گھات میں آئی طالبان نے ان پر شدید حملے کا آغاز کر دیا۔اس حملے کے نتیجے میں 3 فوجی گاڑیاں تباہ اور 13 فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

8مارچ: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال پانتے میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

11مارچ: پشاور کے علاقے رنگ روڈ پر مجاہدین کی فائرنگ سے پاکستانی فوج کا لیفٹیننٹ کرنل طارق غفور ہلاک ہو گیا۔

15مارچ: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک فوجی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

9جنوری: شمالی وزیرستان کے علاقے منگروٹی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر 2میزائل داغے، جس کے نتیجے میں 4افراد شہید ہو گئے۔

23فروری: لوئر کرم ایجنسی کے علاقے صدہ میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان اور 2گاڑیوں پر 4میزائل داغے، جس کے نتیجے میں 4 افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

ماہ فروری 2016ء میں 237 سیکورٹی اہل کار ہلکے وبھاری ہتھیاروں سمیت سرنڈر

امارت اسلامیہ کے دعوت وارشاد کمیشن کے کارکنوں کی دعوت کے سلسلے میں ماہ فروری میں کابل انتظامیہ کی 237 فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور مقامی جنگ جوؤں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے ملک کے مختلف صوبوں میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

صوبہ روزگان میں 59 اہل کار، سات کلاشن کوفوں اور ایک موٹر سائیکل، صوبہ ہلمند میں 14 اہل کار، 4 کلاشن کوفوں اور ایک وائرلیس سیٹ، صوبہ سرپل میں 3 اہل کار، صوبہ فاریاب میں 12 اہل کار، ایک گن، تین موٹر سائیکلوں اور دو وائرلیس سیٹ، صوبہ زابل میں 4 اہل کار، 4 کلاشن کوفوں اور دیگر فوجی ساز وسامان، صوبہ دائیکنڈی میں 12 اہل کار، ایک کلاشن کوف، ایک گن اور دیگر لوازمات، صوبہ غزنی میں 15 اہل کار، ٹینک، 8 کلاشنکوفوں، ایک ہیوی مشین گن، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، صوبہ میدان میں دو اہل کار، صوبہ قندہار میں ایک اہل کار، صوبہ غور میں 36 اہل کار، 14 کلاشنکوفوں اور 9 عدد مارکول، صوبہ ہرات میں 26 اہل کار، صوبہ نیمروز میں ایک اہل کار، صوبہ جوزجان میں 7 اہل کار، دو کلاشن کوفوں اور ایک وائرلیس سیٹ، صوبہ بغلان میں 37 اہل کار اور صوبہ پنج شیر میں 4 اہل کار مخالفت سے دستبردار ہوئے ہیں۔

واضح رہے کہ مجموعی طور پر 237 سیکورٹی اہل کار سرنڈر ہوئے ہیں، جنھوں نے ایک ٹینک، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، ایک ہیوی مشین گن، 9 مارکول گنین، ایک خفیف، 47 کلاشن کوفیں، چار موٹر سائیکلیں، چار وائرلیس سٹیں اور دیگر فوجی ساز وسامان مجاہدین کے حوالے کر دیے ہیں۔

عمل کی گھڑی

یوں نہ بیٹھے ہوئے خالی ہاتھوں کو مل
گھر بچانا ہے اپنا تو گھر سے نکل

بن طلب حال رب بھی بدلتا نہیں
بیچ قرآں کے یہ فیصلہ ہے اٹل

آنسوؤں سے بدلتے ہیں حالات کب
اعدوا لهم ما استطعتم پہ چل

حکمرانیِ ظلم وستم کب تلک
آج اٹھ تو بھی ظالم کے سر کو کچل

طرب وطاؤس میں گم شہ وہم نشیں
اور امت پہ بھاری ہے ایک ایک پل

شاخِ طاغوت ہے تیری جمہوریت
اپنے جھوٹوں پہ یوں سچ کا غازہ نہ مل

سحر تقریر سچ، زور شمشیر حق
اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا محل

هل من مبارز کا اعلان کا سن
دکھا پھر عدوّ کو رموزِ جدل
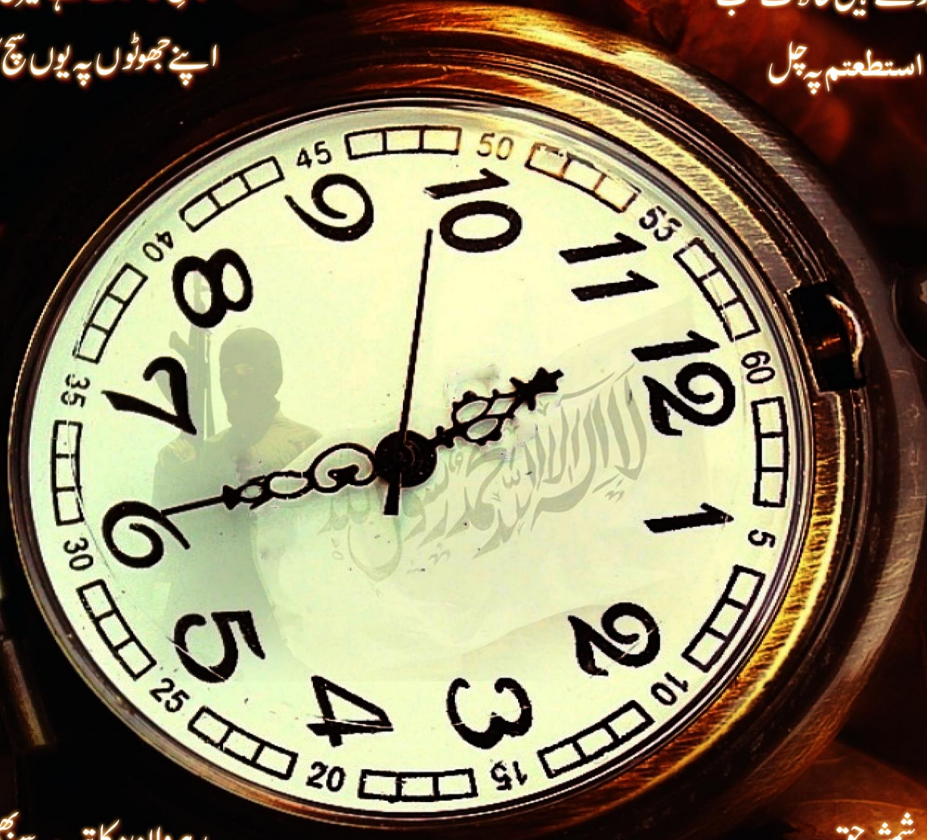
رہروانِ مکاتب سے بھی صدادب!
علم سیکھا بہت اب ہے وقت عمل

خلد میں ہے جنوں محو پرواز بھی
عقل کہتی رہی بس، یہ آج اور کل

وسیم حجازیؔ

مسلح مادیت کا مقابلہ

’’تجربہ کی بات بتاتا ہوں کہ زمانہ اتنا جابر واقع ہوا ہے، اس کے تقاضے اتنے قاہر ہیں کہ اگر ان کے مقابلہ میں ایمان کی طاقت نہ ہو اور وہ نمونے آپ کے سامنے نہ ہوں جو سیرت کے اندر ہم کو ملتے ہیں تو ہم زمانہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہماری نمازیں درست ہوں، یہ طاقت نمازوں سے پیدا ہوتی ہے، دعا سے پیدا ہوتی ہے، تلاوت سے پیدا ہوتی ہے، سجدوں سے مانوس ہونے سے پیدا ہوتی ہے، بندگان خدا کے پاس بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس مسلح مادیت کا مقابلہ کریں جس کو یورپ اور امریکہ نے اپنے بہترین اسلحہ سے مسلح کر رکھا ہے، اس کی ہر چیز اتنی بھانے والی ہے کہ بڑے بڑے شیروں کے پاؤں اکھڑ جائیں تو اس کا مقابلہ ہم محض تنظیم سے، محض اپنے ضابطہ اخلاق سے نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے ہمارے اندر ایمانی طاقت ہونی چاہیے، تعلق مع اللہ ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق ہونا چاہیے، ہم کو ایک سجدہ نصیب ہو جائے جس کی زمین بھی تاب نہ لا سکتی:

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی

اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

روح زمین کانپے نہ کانپے اپنا کلیجہ تو کانپ جائے، اپنا دل تو کانپ جائے، آنکھیں تو اشک بار ہو جائیں، یہ سجدہ جب آپ کو نصیب ہوگا تو آپ کو مادیت پر قابو ہوگا، اب جو دور ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے آپ کو اندر کی طاقت کی ضرورت ہے، آپ کے اندر وہ طاقت ہو، خدا کے نام سے محبت ہو، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو، سنتوں کا اہتمام اور ان کے عظمت آپ کے دل میں بیٹھی ہو، سب سے کوتاہیاں ہوتی ہیں لیکن اپنی کوتاہیوں کو آپ سمجھیں، ان پر اصرار نہ کریں، ان کے لیے دلیلیں نہ دیں۔ خدا آپ کو توفیق دے گا اور یہ کوتاہیاں بھی معاف کر دے گا، بہت ہی پیچیدہ اور نازک دور ہمارے اور آپ کے حصے میں آیا ہے، اس میں اگر دین کے تقاضے پورے کیے اور اسلام کے جھنڈے کو ہم نے سرنگوں ہونے نہیں دیا تو آپ کو جو بھی دنیا میں ملے گا وہ تو خیر ملے گا، لیکن آخرت میں جو کچھ ملے گا، اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے‘‘۔

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ